نوادر

حدیث ① حدثنا عبد اللہ بن محمد عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن ابن سنان عن سعد بن الأصبغ الأزرق قال دخلت مع حصین و رجل آخر علی أبی عبد اللہ ع قال فاستخلی أبو عبد اللہ ع برجل فناجاہ (ما شاء اللہ) قال سمعت أبا عبد اللہ ع یقول للرجل أ فتری اللہ یمن (بعبد) فی بلادہ و یحتج علی عبادہ ثم یخفی عنہ شیئا من أمرہ.

سعد بن اصبغ الازرق نے بیان کیا کہ میں حصین اور ایک آدمی کے ساتھ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا تو ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام ایک آدمی کے ساتھ الگ ہو کر سرگوشی کرنے لگے کچھ دیر کرتے رہے جتنی دیر اللہ نے چاہا۔ راوی کہتا ہے پھر میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو سنا: آپؑ ایک آدمی سے فرما رہے تھے کیا تم دیکھتے ہو کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبد کے ذریعے اس کے وطن میں برکت دے اور اپنے بندوں پر اس کو حجت بنائے پھر اپنے اَمر میں سے کوئی شئی اس سے مخفی رکھے؟۔ (یعنی ایسا نہیں کرتا)۔

باب نمبر ﴿٦﴾

ائمہؑ کا علم آسمان وزمین، جنت وجہنم اور گزشتہ وآئندہ تا قیامت اشیاء پر مشتمل ہے

حدیث ① حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال سئل علي ع عن علم النبي ص فقال علم النبي علم جميع النبيين و علم ما كان و علم ما هو كائن إلى قيام الساعة ثم قال و الذي نفسي بيده إني لأعلم علم النبي ص و علم ما كان و (علم) ما هو كائن فيما بيني و بين قيام الساعة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے نبیؐ کے علم کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: نبیؐ کا علم تمام انبیاء کے علم پر حاوی تھا اسی طرح تمام گزشتہ چیزوں اور تا قیامت آنے والی چیزوں پر حاوی تھا پھر فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں نبیؐ کے علم کو جانتا ہوں اور تمام گزشتہ وآئندہ علم جو تا قیامت واقع ہوگا سب کو بھی جانتا ہوں۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن يونس بن يعقوب عن الحارث بن المغيرة و عبد الأعلى و عبيدة بن بشير قال قال أبو عبد الله ع ابتداء منه و الله إني لأعلم ما في السماوات و ما في الأرض

و ما فی الجنة و ما فی النار و ما کان و ما یکون إلی أن تقوم الساعة (ثم سکت) ثم قال أعلمه من کتاب (الله) أنظر إلیه هکذا ثم بسط کفیه (ثم قال) إن الله یقول (ونزلنا إلیك الکتاب تبیانا کل شیء).

حارث بن مغیرہ، عبدالاعلی اور عبیدہ بن بشیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! میں آسمانوں اور زمینوں کی باتیں جانتا ہوں نیز جو کچھ جنت اور جہنم میں ہے اور جو کچھ ہو چکا یا قیامت تک ہوگا۔ پھر کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: میں اللہ کی کتاب سے اِن تمام باتوں کو جانتا ہوں۔ یہ ہمارے سامنے اسی طرح ہیں جیسے ہمارے ہاتھ کی ہتھیلی۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ’’اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی جو ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے‘‘۔ (نحل۔ ۸۹)

حدیث ③ حدثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو الزیات عن یونس عن عبد الأعلی بن أعین قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إنی لأعلم ما فی السماء و أعلم ما فی الأرض و أعلم ما فی الجنة و أعلم ما فی النار و أعلم ما کان و أعلم ما یکون علمت ذلك فی کتاب الله إن الله تعالی یقول (فیه تبیان کل شیء).

عبدالاعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: میں آسمان و زمین اور جنت و جہنم میں جو کچھ ہے سب جانتا ہوں اور جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا سب جانتا ہوں ان تمام چیزوں کا علم کتاب اللہ میں ہے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن منصور بن یونس عن حماد

اللحام قال قال أبو عبد الله ع نحن و الله نعلم ما في السماوات و ما في الأرض و ما في الجنة و ما في النار و ما بين ذلك قال فبهت أنظر إليه قال فقال يا حماد إن ذلك من كتاب الله إن ذلك في كتاب الله إن ذلك في كتاب الله ثم تلا هذه الآية (وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ شَهِيداً عَلَيْهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ وَ جِئْنا بِكَ شَهِيداً عَلى هؤُلاءِ وَ نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً لِكُلِّ شَيْءٍ وَ هُدىً وَ رَحْمَةً وَ بُشْرى لِلْمُسْلِمِينَ) إنه من كتاب الله فيه تبيان كل شيء فيه تبيان كل شيء.

حماد اللحام نے بیان کیا ہے کہ ابو عبد اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! جو کچھ آسمانوں میں ہے ہم اسے جانتے ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے اسے بھی ہم جانتے ہیں اور جو کچھ جنت وجہنم میں ہے اسے بھی جانتے ہیں اور جو کچھ اس کے درمیان ہے اسے بھی جانتے ہیں۔ راوی کہتا ہے میں آپؑ کو حیرانی سے دیکھتا رہا تو آپؑ نے فرمایا: اے حماد: یہ تمام علم اللہ کی کتاب سے ہے پھر آپؑ نے یہ آیت پڑھی ﴿وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا عَلَيْهِمْ مِّنْ اَنْفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيْدًا عَلٰى هٰٓؤُلَاۗءِ ۭ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً وَّبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِيْنَ﴾ ''اور جس دن ہم ہر امت میں انہی میں سے ایک گواہ انہی کے برخلاف کھڑا کریں گے اور (اے رسولؐ) تمھیں ان سب پر گواہ لائیں گے اور ہم نے تم پر (ایسی) کتاب نازل کی جو ہر چیز کا کھلا کھلا بیان ہے اور مسلمانوں کے لئے ہدایت اور رحمت اور بشارت ہے''۔ (نحل۔ ۸۹) یہ باتیں کتاب اللہ سے ہیں جس میں ہر بات کا کھلا کھلا بیان ہے۔

حدیث ۵ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن يونس عن الحارث بن المغيرة و عدة من أصحابنا فيهم عبد الأعلى و عبيدة بن عبد الله بن بشر الخثعمي و عبد الله بن بشير سمعوا أبا عبد الله ع يقول إني لأعلم ما في

السماوات و أعلم ما فی الأرضین و أعلم ما فی الجنة و أعلم ما فی النار و أعلم ما كان و ما يكون(قال) ثم مكث هنيئة فرأى أن ذلك كبر على من سمعه فقال علمت من كتاب الله إن الله يقول (فيه تبيان كل شیء).

حارث بن مغیرہ نے اپنے چند ساتھیوں سے بیان کیا جن میں عبدالاعلی، عبیدہ بن عبداللہ بن بشر الخثعمی اورعبداللہ بن بشر ہیں وہ کہتے ہیں انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: میں جانتا ہوں جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے اور میں جانتا ہوں جو کچھ جنت وجہنم میں ہے اور میں جانتا ہوں جو کچھ ہو چکا اور جو کچھ آئندہ ہوگا (راوی کہتا ہے) پھر آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام تھوڑی دیر خاموش رہے اور دیکھا کہ یہ چیز سننے والوں پر بھاری ہے تو فرمایا: میں نے یہ کتاب اللہ سے معلوم کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن يونس بن يعقوب عن الحارث بن المغيرة و عبيدة بن عبد الله بن بشر الخثعمي سمعوا أبا عبد الله ع يقول إني لأعلم ما في السماوات أو ما في الأرضين و أعلم ما في الجنة و أعلم ما في النار و أعلم ما كان و ما يكون ثم مكث هنيئة فرأى أن ذلك كبر على من سمعه فقال له علمت ذلك من كتاب الله إن الله يقول (فيه تبيان كل شیء).

حارث بن مغیرہ اور عبیدہ بن عبداللہ بن بشر خثعمی نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: جو کچھ آسمانوں اور زمینوں میں ہے میں جانتا ہوں اور جو کچھ جنت وجہنم میں ہے اسے بھی جانتا ہوں اور میں وہ بھی جانتا ہوں جو ہو چکا اور وہ بھی جانتا ہوں جو ہوگا۔ پھر تھوڑی دیر خاموش رہے تو دیکھا کہ جس نے اس کو سنا اس پر یہ کلام بھاری گزرا تو فرمایا: میں نے یہ اللہ کی کتاب سے معلوم کیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ اس میں ہر چیز کا کھلا بیان ہے۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ کو گزشتہ اور آئندہ تا قیامت تمام علم دیا گیا ہے

حدیث ① حدثنا ابراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا مع أبي عبد الله ع جماعة من الشيعة في الحجر فقال علينا عين؟ فالتفتنا يمنة و يسرة فلم نر أحدا فقلنا ليس علينا عين فقال و رب الكعبة و رب الكعبة ثلاث مرات لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما و لأنبأتهما بما ليس في أيديهما لأن موسى و الخضر أعطيا علم ما كان و لم يعطيا علم ما هو كائن (إلى يوم القيامة) و إن رسول الله أعطى علم ما كان و ما هو كائن إلى يوم القيامة فورثناه من رسول الله ص وراثة.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ حجر میں شیعوں کی ایک جماعت تھے پس آپؑ نے فرمایا: کوئی ہماری جاسوسی کر رہا ہے۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھا تو ہمیں کوئی نہ دکھا پس ہم نے کہا ہماری کوئی جاسوسی نہیں کر رہا۔ آپؑ نے فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! (تین مرتبہ فرمایا) اگر میں موسیٰ وخضرؑ کے درمیان ہوتا تو اُنہیں بتاتا کہ میں اُن دونوں سے زیادہ جانتا ہوں اور اُن کو وہ خبر بھی دیتا جو اُن کے علم میں نہیں تھی کیونکہ موسیٰ وخضرؑ کو ما کان (یعنی جو گزر گیا) کا علم دیا گیا تھا اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اس کا علم اُنہیں نہیں دیا گیا لیکن رسولؐ اللہ جو گزر گیا وہ بھی جانتے ہیں اور جو قیامت تک ہونے والا ہے اسے بھی جانتے ہیں پس ہم اس علمِ رسولؐ کے وارث بنے۔

حدیث ② حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر ع عن علي بن معبد عن جعفر بن عبد الله عن حماد عن عبد الله بن عبد الرحمن (بن أبي عمرو) عن معاوية بن وهب قال استأذنت على أبي عبد الله ع فأذن لي فسمعته يقول في كلام له يا من خصنا بالوصية و أعطانا علم ما مضى و علم ما بقي و جعل أفئدة من الناس تهوي إلينا و جعلنا ورثة الأنبياء.

معاویہ بن وھب نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملاقات کی اجازت مانگی تو آپؑ نے مجھے اجازت دے دی میں نے آپؑ سے سنا آپؑ اپنے ایک کلام میں کہہ رہے تھے ''اے وہ ذات جس نے ہمیں وصیت سے مخصوص کیا اور ہمیں ما کان (جو ہو چکا) کا علم دیا اور ما یکون (جو آئندہ ہونے والا ہے) کا بھی علم دیا اور لوگوں کے دلوں کو ایسا بنا دیا کہ وہ ہماری طرف جھکتے ہیں اور ہمیں انبیاء کا وارث بنایا۔

حدیث ③ حدثنا عمران بن موسى عن موسى بن جعفر عن علي بن معبد عن جعفر بن عبد الله (ابن) حماد عن عبد الله بن عبد الرحمن عن معاوية بن وهب عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول اللهم يا من أعطانا علم ما مضى و (علم) ما بقي و جعلنا ورثة الأنبياء و ختم بنا الأمم السالفة و خصنا بالوصية.

معاویہ بن وھب نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ''اے اللہ! اے وہ ذات جس نے ہمیں گزری ہوئی چیزوں کا اور آئندہ آنے والی چیزوں کا علم دیا اور ہمیں انبیاء کا وارث بنایا اور ہم پر گزشتہ امتوں کو ختم کیا اور ہمیں وصیت کے ساتھ مخصوص کیا۔

نوادر

حدیث ① حدثنا عبد اللہ بن جعفر عن محمد بن عیسی عن إسماعیل بن سهل عن إبراهیم بن عبد الحمید عن زرارة عن أبي عبد اللہ ع في قوله (هذا ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِي) فقال ذِكْرُ مَنْ مَعِيَ ما هو كائن وَ ذِكْرُ مَنْ قَبْلِي ما قد كان.

زرارہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿هٰذَا ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ وَذِكْرُ مَنْ قَبْلِيۗ ط﴾ ''یہ ذکر ہے اُن کا جو میرے ساتھ ہیں اور اُن کا (بھی) ذکر ہے جو مجھ سے پہلے ہو گزرے''۔ (انبیاء۔ ۲۴) کے متعلق فرمایا (ذِكْرُ مَنْ مَّعِيَ) سے مراد وہ ہے جو ہونے والا ہے اور (ذِكْرُ مَنْ قَبْلِيۗ) سے مراد وہ ہے جو ہو چکا ہے۔

باب نمبر (۸)

ائمہؑ کو شبِ جمعہ مزید علم سے استفادہ ہوتا ہے

حدیث ① أحمد بن موسى عن جعفر بن محمد بن مالك الكوفي عن يوسف الأبزاري عن المفضل قال قال لي أبو عبد الله ع ذات يوم و كان لا يكنيني قبل ذلك يا أبا عبد الله فقلت (له) لبيك جعلت فداك قال إن لنا في كل ليلة جمعة سرورا قلت زادك الله و ما ذاك؟ قال إنه إذا كان ليلة الجمعة وافى رسول الله ص العرش و وافى الأئمة معه و وافينا معهم فلا ترد أرواحنا إلى أبداننا إلا بعلم مستفاد و لو لا ذلك (لا نفدنا).

مفضل نے بیان کیا کہ ایک دن ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا اور اس سے پہلے وہ مجھے کنیت سے نہیں بلاتے تھے آپؑ نے فرمایا: اے ابوعبداللہ! میں نے کہا لبیک میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: ہمیں ہر شبِ جمعہ کچھ سرور حاصل ہوتا ہے۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپؑ کو مزید سرور دے لیکن یہ کیا ہوتا ہے؟۔ فرمایا: جب شب جمعہ ہوتی ہے تو رسولؐ اللہ کی روح عرش پر آتی ہے اور ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ارواح بھی آپؐ کے ساتھ ہوتی ہیں اور ہماری ارواح بھی اُن کے ساتھ ہوتی ہیں پس ہماری ارواح ہمارے ابدان میں نہیں لوٹتیں مگر علم کے ساتھ۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم لوگوں سے ممتاز نہ ہوتے۔

حدیث ② حدثنا (الحسن بن احمد) عن أحمد بن محمد عن الحسن بن العباس بن حريش عن أبي جعفر ع قال إن لنا في ليالي الجمعة لشأنا من الشأن

قلت (جعلت فداك أى شأن؟) قال تؤذن للملائكة و النبيين و الأوصياء الموتى و أرواح الأوصياء (الاحياء) (و الوصى الذى بين ظهرانيكم يعرج بها إلى السماء) فيطوفون بعرش ربهم أسبوعا و هم يقولون سبوح قدوس رب الملائكة و الروح حتى إذا فرغوا صلوا خلف كل قائمة له ركعتين ثم ينصرفون فتنصرف الملائكة بما وضع الله فيها من الاجتهاد شديدا عظامهم لما رأوا و قد زيد فى اجتهادهم و خوفهم مثله و ينصرف النبيون و الأوصياء و أرواح الأحياء شديدا اجبهم و قد فرحوا أشد الفرح لأنفسهم و يصبح (الوصى و) الأوصياء قد ألهموا إلهاما من العلم (علما جما مثل جم الغفير) ليس شىء أشد سرورا منهم اكتم فو الله لهذا أعز عند الله من كذا و كذا عندك حسبته قال (يا محبور) و الله ما يلهم الإقرار بما ترى إلا الصالحون قلت و الله ما عندى كثير صلاح قال لا تكذب على الله فإن الله قد سماك صالحا حيث يقول (أُولٰئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِنَ النَّبِيِّينَ وَ الصِّدِّيقِينَ وَ الشُّهَدَاءِ وَ الصَّالِحِينَ) يعنى الذين آمنوا بنا و بأمير المؤمنين و ملائكته و أنبيائه و جميع حججه عليه و على محمد و آله الطيبين الطاهرين الأخيار الأبرار السلام.

حسن بن عباس بن حریش نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: شبِ جمعہ ہماری ایک نئی شان ہوتی ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیسی شان ہوتی ہے۔آپؑ نے فرمایا: فرشتے اذان کہتے ہیں اور تمام انبیاء و اوصیاء جوفوت ہو چکے ہیں اور زندہ اوصیاء کی ارواح اور وہ وصی بھی جو تم میں موجود ہے انہیں آسمان تک لے جایا جاتا ہے پس وہ اپنے رب کے عرش کے گرد ایک

ہفتہ گھومتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں سبوح قدوس رب الملائکۃ و الروح۔''وہ پاک ہے مقدس ہے ملائکہ اور روح کا رب ہے''۔جب فارغ ہوتے ہیں تو ہر ستون کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے ہیں پھر واپس چلے جاتے ہیں پھر فرشتے بھی واپس چلے جاتے ہیں بمع شدید کوشش کے جو اللہ نے ان کیلئے مقرر کی ہے جبکہ وہ اپنی بڑائی دیکھتے ہیں حالانکہ اُن کی کوشش اور خوف میں بہت زیادہ اضافہ ہو چکا ہوتا ہے اور انبیاء و اوصیاء اور وہ وصی جو تم میں موجود ہے اُن کی ارواح واپس آتی ہیں تو انہیں بہت زیادہ خوشی ہوتی ہے اور وہ اپنے نفسوں کے لیے بہت خوش ہوتے ہیں۔وصی اور دیگر اوصیاء کو صبح کے وقت بہت زیادہ علم عطاء ہوتا ہے اور وہ بہت خوش ہوتے ہیں ان سے زیادہ کوئی سرور میں نہیں ہوتا وصی بہت زیادہ خوش ہوتا ہے اور دیگر اوصیاء بھی خوش ہوتے ہیں اور انہیں بہت سا علم بھی الہام ہوتا ہے جو بہت زیادہ ہوتا ہے مثلِ جم غفیر۔ان سے زیادہ کوئی سُرور میں نہیں ہوتا اور وہ اس سُرور کو چھپاتے ہیں اللہ کی قسم! یہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت والا مقام ہوتا ہے۔پھر فرمایا:۔اے محبور! اللہ کی قسم صالحین کے علاوہ اس کا کوئی اقرار نہیں کرے گا۔(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں تو اتنا زیادہ صالح نہیں ہوں۔فرمایا: اللہ پر جھوٹ نہ بولو بے شک اللہ نے تمھارا نام صالح رکھا ہے جہاں فرمایا:﴿فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ﴾''تو وہ اُن لوگوں کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ تعالٰی نے انعام کیا ہے کہ بعض نبیوں میں سے ہیں اور بعض صدیقوں میں سے ہیں اور بعض شہیدوں میں سے ہیں اور بعض صالحین میں سے ہیں''۔(نساء۔ ۶۹) یعنی: جو لوگ ہم پر، امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام پر، فرشتوں پر، انبیاء پر اور اُن کی تمام دلیلوں پر اور محمدؐ وآل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لائے جو طیب، طاہر اور ابرار ہیں ہمارا اُن پر سلام ہو۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن أحمد عن علی بن سلیمان عن محمد بن

جمهور عمن رفعه إلى أبي عبد الله ع قال قال إن لنا في كل ليلة الجمعة وفدة إلى ربنا فلا ننزل إلا بعلم مستطرف.

محمد بن جمہور نے اس شخص سے بیان کیا جس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم ہر شبِ جمعہ اپنے رب کے پاس مہمان ہوتے ہیں پس ہم بہت بہترین علم کے ساتھ ہی لوٹتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا الحسن بن علي بن معاوية عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن أبي أيوب و حدثني الخضر بن عيسى عن الكاهلي عن عبد الله بن أيوب عن أبي يحيى الصنعاني عن أبي عبد الله ع قال قال يا أبا يحيى إن لنا في ليالي الجمعة لشأن من الشأن قال فقلت له جعلت فداك و ما ذلك الشأن؟ قال يؤذن لأرواح الأنبياء الموتى و أرواح الأوصياء الموتى و روح الوصي الذي بين ظهرانيكم يعرج بها إلى السماء حتى توافي عرش ربها فتطوف بها أسبوعا و يصلي عند كل قائمة من قوائم العرش ركعتين ثم ترد إلى الأبدان التي كانت فيها فتصبح الأنبياء و الأوصياء قد ملئوا و أعطوا سرورا و يصبح الوصي الذي بين ظهرانيكم و قد زيد في علمه مثل جم الغفير.

ابویحییٰ الصنعانی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابویحییٰ! شبِ جمعہ ہم ایک نئی شان میں ہوتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا شان ہوتی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: فوت شدہ انبیاء واوصیاء کی ارواح اور اس وصی کی روح کے لئے جو تمھارے درمیان ہے اذان کہی جاتی ہے پھر اُن کو آسمان کی طرف اٹھایا جاتا ہے جب وہ اپنے رب کے عرش کے سامنے جاتے ہیں تو اس کے گرد ایک ہفتہ طواف کرتے ہیں اور عرش کے بادلوں میں ہر پائے کے پاس دو رکعت نماز پڑھتے

ہیں پھر وہ ارواح اپنے ابدان میں لوٹائی جاتی ہیں جن میں وہ تھیں پس انبیاء و اوصیاء سرور سے بھر جاتے ہیں جو وصی تمھارے پاس ہے اس کے علم میں مثلِ جمِ غفیر کے اضافہ ہوجاتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا سلمة (بن الخطاب) عن عبد الله بن محمد عن الحسين بن أحمد المنقري عن يونس بن أبي الفضل عن أبي عبد الله ع قال ما من ليلة جمعة إلا و لأولياء الله فيها سرور قلت كيف ذاك جعلت فداك؟ قال إذا كانت ليلة الجمعة وافى رسول الله العرش (و وافى الأئمة العرش) و وافيت معهم فما أرجع إلا بعلم مستفاد و لو لا ذلك لنفد ما عندنا.

یونس ابو الفضل نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہر شبِ جمعہ اولیاء اللہ کے لیے سرور ہوتا ہے۔میں نے کہا یہ کیسے ہوتا ہے میں آپؑ پر قربان جاؤں؟۔فرمایا: جب شبِ جمعہ ہوتی ہے تو اللہ کے رسولؐ عرش پر چلے جاتے ہیں اور ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام بھی عرش پر جاتے ہیں اور میں بھی اُن کے ساتھ ہوتا ہوں پس میں علمِ مستفاد لے کر واپس آتا ہوں اگر ایسا نہ ہوتو جو کچھ ہمارے پاس موجود ہے وہ ختم ہو جائے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن إسحاق عن الحسن بن عباس بن حريش عن أبي جعفر ع قال قال أبو عبد الله ع و الله إن أرواحنا و أرواح النبيين لتوافي العرش (كل ليلة جمعة) فما ترد في أبداننا إلا بجم الغفير من العلم.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابوعبداللہ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہر شبِ جمعہ ہماری اور انبیاء کی ارواح عرش کے مقابل ہوتی ہیں پس جب ہماری ارواح ہمارے ابدان میں واپس آتی ہیں تو علم کا جم غفیر لے کر آتی ہیں۔

باب نمبر ﴿۹﴾

امیر المومنین علیؑ کے اس فرمان کا بیان کہ اگر میرے لیے مسند بچھادی جاتی تو میں تورات، انجیل، زبور اور فرقان کے مطابق فیصلہ کرتا

حدیث ① (حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا) محمد بن الحسن الصفار عن يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن إبراهيم بن عبد الحميد عن أبي حمزة الثمالي قال قال علي عليه السلام لو ثنيت لي وسادة لحكمت بين أهل القرآن بالقرآن حتى يزهر إلى الله و لحكمت بين أهل التوراة بالتوراة حتى يزهر إلى الله و لحكمت بين أهل الإنجيل بالإنجيل حتى يزهر إلى الله و لحكمت بين أهل الزبور بالزبور حتى يزهر إلى الله و لو لا آية في كتاب الله لأنبأتكم بما يكون حتى تقوم الساعة.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھادی جائے تو میں اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلے کروں حتٰی کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اسی طرح اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلے کروں حتٰی کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر

گامزن ہوجائیں اسی طرح اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلے کروں حتیٰ کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اور اسی طرح اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلے کروں یہاں تک کہ وہ بھی اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اگر ایک آیت قرآن میں نہ ہوتی تو میں وہ چیزیں بیان کرتا جو قیامت تک وقوع پزیر ہونے والی ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن حماد عن أبي الجارود عن الأصبغ بن نباتة قال قال أمير المؤمنين ع لو كسرت لي وسادة فقعدت عليها لقضيت بين أهل التوراة بتوراتهم و أهل الإنجيل بإنجيلهم و أهل الزبور بزبورهم و أهل الفرقان بفرقانهم بقضاء يصعد إلى الله يزهر و الله ما نزلت آية في كتاب الله في ليل أو نهار إلا و قد علمت فيمن أنزلت و لا ممن مر على رأسه المواسي من قريش إلا و قد نزلت فيه آية من كتاب الله تسوقه إلى الجنة أو إلى النار فقام إليه رجل فقال يا أمير المؤمنين ما الآية التي نزلت فيك؟ قال له أ ما سمعت الله يقول (أَ فَمَنْ كانَ عَلى بَيِّنَةٍ مِنْ رَبِّهِ وَ يَتْلُوهُ شاهِدٌ مِنْهُ) قال رسول الله ص على بينة من ربه و أنا شاهد له فيه و أتلوه معه.

اصبغ بن نباتہ نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھا دی جاتی اور میں اس پر بیٹھ جاتا تو اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلہ کرتا اھل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلہ کرتا اھل زبور کے درمیان زبور سے فیصلہ کرتا اور اھل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلہ کرتا ایسا فیصلہ جو اللہ کی طرف روشن ہو کر چڑھتا۔ اللہ کی قسم! قرآن میں جو آیت بھی رات یا دن میں نازل ہوئی میں اُس کا علم رکھتا ہوں اور نہیں ہے کوئی قریش میں سے کہ جس کے سر پر استرا چلا ہو مگر یہ کہ اس

کے متعلق قرآن کی ایک آیت نازل ہوئی ہے جو اس کو جنت یا جہنم کی طرف لے جاتی ہے۔
ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا: اے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؑ کے متعلق کونسی آیت نازل ہوئی ہے؟۔
آپؑ نے فرمایا: کیا تُو نے یہ آیت نہیں سنی ﴿اَفَمَنۡ کَانَ عَلٰی بَیِّنَۃٍ مِّنۡ رَّبِّہٖ وَیَتۡلُوۡہُ شَاہِدٌ مِّنۡہُ﴾ ''پس کیا وہ شخص جو اپنے رب کی طرف سے ایک واضح دلیل پر ہے اور ایک گواہ اس کے پیچھے ہی پیچھے آتا ہو جو اُسی کا جُز ہو''۔ (ھود۔ ۱۷) رسولؐ اللہ نے فرمایا: ''علیؑ اپنے رب کی طرف سے واضح دلیل پر ہے'' اور اس آیت میں، میں رسولؐ اللہ کے لئے گواہ بھی ہوں اور میں ہی ہوں جو آپؐ کا بلافصل خلیفہ ہوں۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف بن حماد عن داود بن فرقد عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لو ثني الناس لي وسادة كما ثني (لي ابن) صوحان لحكمت بين أهل التوراة بالتوراة حتى يظهر ما بين السماء و الأرض (و لحكمت بين اهل الانجيل بالانجيل) حتى يظهر ما بين السماء و الأرض و لحكمت بين أهل الزبور بالزبور حتى يظهر ما بين السماء و الأرض و لحكمت بين أهل الفرقان بالفرقان حتى يظهر ما بين السماء و الأرض.

داؤد بن فرقد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر لوگ میرے لیے مسند بچھا دیں جیسے ابن صوحان نے بچھائی تھی تو میں اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے وہ ظاہر ہو جائے اور میں اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے ظاہر ہو جائے اور میں اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے

سب ظاہر ہو جائے پھر میں اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلے کروں یہاں تک کہ آسمان و زمین کے درمیان جو کچھ ہے سب ظاہر ہو جائے۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن عاصم بن حميد عن أبي بصير قال سمعت (منهال ابن عمر و قال أخبرني) زاذان قال سمعت عليا أمير المؤمنين ع و هو يقول ما من رجل من قريش جرى عليه المواسى إلا و قد نزلت فيه آية أو آيتان تقوده إلى الجنة أو تسوقه إلى النار و ما من آية نزلت في بر أو بحر أو سهل أو جبل إلا و قد عرفته حيث نزلت و فيمن نزلت و لو ثنيت لي وسادة لحكمت بين أهل التوراة بتوراتهم و بين أهل الإنجيل بإنجيلهم و بين أهل الزبور بزبورهم و بين أهل الفرقان بفرقانهم حتى تظهر إلى الله.

ابو بصیر نے بیان کیا کہ میں نے منہال بن عمرو سے سنا اس نے کہا مجھے زاذان نے بیان کیا کہ میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: نہیں ہے قریش میں سے کوئی شخص جس کے استرا ابھی چلا ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق ایک آیت یا دو آیتیں نازل ہوئی ہیں جو اسے جنت کی طرف یا جہنم کی طرف لے جاتی ہے اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت خشکی میں یا سمندر میں نرم زمین پر یا سخت زمین پر مگر یہ کہ مجھے معلوم ہے وہ کہاں اور کس کے متعلق نازل ہوئی۔ اگر میرے لیے مسند بچھا دی جائے تو میں اہل تورات کے درمیان تورات سے فیصلہ کروں، اہل انجیل کے درمیان انجیل سے فیصلہ کروں، اہل زبور کے درمیان زبور سے فیصلہ کروں اور اہل قرآن کے درمیان قرآن سے فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہو جائیں۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون القداح عن جعفر ع عن أبيه عن علي بن أبي طالب ع أنه قال لو

وضعت لی وسادۃ ثم اتکیت علیہا لقضیت بین أھل التوراۃ بالتوراۃ حتی تظھر إلی ربہا و لو وضعت لی وسادۃ ثم اتکیت علیہا لقضیت بین أھل الإنجیل بالإنجیل حتی یزھر إلی ربہ و لو وضعت لی و سادۃ ثم اتکیت علیہا لقضیت بین أھل الزبور بالزبور حتی یزھر إلی ربہ و لو وضعت لی وسادۃ ثم اتکیت علیہا لقضیت بین أھل القرآن بالقرآن حتی یظھر إلی ربہ.

عبداللہ بن میمون القداح نے امام جعفر صادق علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اپنے والدگرامی علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ علی ابن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھائی جاتی اور میں اس مسند پر بیٹھتا تو اہل تورات کے درمیان تورات کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجاتے پھر میرے لیے مسند بچھائی جاتی تو میں اہل انجیل کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک وہ اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجاتے پھر اگر میرے لئے مسند بچھائی جاتی اور میں اس پر بیٹھتا تو میں اہل زبور کے درمیان زبور کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اپنے رب کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجاتے پھر اگر میرے لئے مسند بچھائی جاتی اور میں اِس پر بیٹھتا تو میں اہل قرآن کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ بھی اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجاتے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن عیسی عن عبد الرحمن عن فضیل عن أبی بکر الحضرمی عن سلمۃ بن کھیل قال قال علی ع لو استقامت لی الأمۃ و ثنیت لی الوسادۃ لحکمت فی التوراۃ بما أنزل اللہ فی التوراۃ و لحکمت فی الإنجیل بما أنزل اللہ فی الإنجیل و لحکمت فی الزبور بما أنزل اللہ فی الزبور حتی یزھر إلی اللہ و إنی قد حکمت فی القرآن بما أنزل اللہ.

سلمہ بن کھیل نے بیان کیا کہ میں نے حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: اگر میرے لیے امت استقامت پکڑتی اور میرے لیے مسند بچھائی جاتی تو میں تورات سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا اسی طرح انجیل سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا اور زبور سے اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجاتے اور میں قرآن سے بھی اللہ کے نازل کردہ کے مطابق فیصلے کرتا۔

حدیث ۷ حدثنا سلمة بن الخطاب عن عبد الله بن محمد عن عبد الله بن قاسم عن عمرو بن أبي المقدام يرفعه إلى أمير المؤمنين ع قال لو ثنيت لي وسادة لحكمت بين أهل القرآن بالقرآن حتى يظهر إلى الله و لحكمت بين أهل التوراة بالتوراة حتى يظهر إلى الله و لحكمت بين أهل الإنجيل بالإنجيل حتى يزهر إلى الله و لحكمت بين أهل الزبور بالزبور حتى يزهر إلى الله و لو لا آية في كتاب الله لأنبأتكم بما يكون حتى تقوم الساعة.

عمرو بن ابی المقدام نے اس روایت کو امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اگر میرے لیے مسند بچھا دی جائے تو میں اہل قرآن کے درمیان قرآن کے مطابق فیصلہ کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اسی طرح اہل تورات کے درمیان تورات کے مطابق فیصلے کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اور میں اہل انجیل کے درمیان انجیل کے مطابق فیصلے کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں پھر اہل زبور کے درمیان زبور کے مطابق فیصلے کروں یہاں تک کہ وہ اللہ کی طرف ہدایت کے راستے پر گامزن ہوجائیں اگر ایک آیت کتاب اللہ میں نہ ہوتی تو میں تمھیں قیامت تک ہونے والی باتیں بتا دیتا۔

حدیث ⑧ حدثنا الحسن بن أحمد عن أبيه (احمد بن محمد بن عیسیٰ) عن الحسن بن عباس بن حريش عن أبي جعفر ع قال قال علي و الله لا يسألني أهل التوراة ولا أهل الإنجيل ولا أهل الزبور ولا أهل الفرقان إلا فرقت بين أهل كل كتاب بحكم ما في كتابهم.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر مجھ سے اہل تورات، اہل انجیل، اہل زبور اور اہل قرآن سوال کریں تو میں اُن کے درمیان الگ الگ فیصلے کرسکتا ہوں جو اُن کی کتابوں کے مطابق ہوں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن عيسى بن عبد الله عن أبيه عن جده عن علي ع قال لأنا أعلم بالتوراة من أهل التوراة و أعلم بالإنجيل من أهل الإنجيل.

عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے بیان کیا کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں تورات کو اہل تورات سے زیادہ جانتا ہوں اور اسی طرح انجیل کو اہل انجیل سے زیادہ جانتا ہوں۔

باب نمبر (۱۰)

ائمہؑ کے پاس انبیاء کی کتب تورات، انجیل، زبور اور صحف ابراہیم ہیں

حدیث ① حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن شعيب الخزاز عن ضريس الكناسي قال كنت عند أبي عبد الله ع و عنده أبو بصير فقال أبو عبد الله ع إن داود ورث الأنبياء و إن سليمان ورث داود و إن محمدا ورث سليمان و ما هناك و إنا ورثنا محمدا و إن عندنا صحف إبراهيم و ألواح موسى فقال له أبو بصير إن هذا لهو العلم فقال يا أبا محمد ليس هذا هو العلم إنما هذا الأثر إنما العلم ما حدث بالليل و النهار يوما بيوم و ساعة بساعة.

ضریس الکناسی نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا اور آپکے پاس ابوبصیر بھی موجود تھے کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: داؤدؑ انبیاء کے وارث ہوئے اور سلیمانؑ داؤدؑ کے وارث ہوئے اور محمدؐ سلیمانؑ کے وارث ہوئے اور ہم محمدؐ کے وارث ہوئے ہمارے پاس صحفِ ابراھیمؑ اور موسیٰ کی الواح موجود ہیں۔ ابوبصیر نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابومحمد! یہ تو کچھ علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے علم تو وہ ہے جو صبح و شام اور دن بدن اور ہر لمحہ ظہور کررہا ہے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عیسی عن أبی محمد الأنصاری عن صباح المزنی عن الحارث بن حصیرة المزنی عن الأصبغ بن نباتة قال لما قدم علی الکوفة صلی بهم أربعین صباحا (یقراء فی الصلاة) (سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى) فقال المنافقون و الله ما یحسن أن یقرأ ابن أبی طالب القرآن و لو أحسن أن یقرأ (ابن ابی طالب القران) لقرأ بنا غیر هذه السورة قال فبلغه ذلك فقال ویلهم إنی لأعرف ناسخه و منسوخه و محکمه و متشابهه و فصله من وصله و حروفه من معانیه و الله ما حرف نزل علی محمد ص إلا و أنا أعرف فیمن أنزل و فی أی یوم نزل و فی أی موضع نزل ویلهم أما یقرءون (إِنَّ هٰذا لَفِي الصُّحُفِ الْأُولى صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَ مُوسى) و الله عندی ورثتها من رسول الله و ورثها رسول الله ص من إبراهیم و موسی ویلهم و الله إنی أنا الذی أنزل الله فی (وَ تَعِيَها أُذُنٌ واعِيَةٌ) فإنا کنا عند رسول الله فیخبرنا بالوحی فأعیه (و یفوتهم) فإذا خرجنا قالوا ماذا قال آنفا.

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں جب علی علیہ الصلوۃ والسلام کوفے میں آئے تو چالیس دن کوفے والوں کو نماز پڑھائی صبح کی نماز میں پڑھتے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى﴾ "تو اپنے سب سے برتر رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے"۔ (اعلیٰ۔ ۱) تو منافقوں نے کہا اللہ کی قسم علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام اچھی طرح قرآن بھی نہیں پڑھ سکتے اگر قرآن پڑھ سکتے تو کوئی اور سورہ بھی ہمیں پڑھ کر سناتے۔ جب آپؑ تک یہ بات پہنچی تو آپؑ نے فرمایا: ویل ہو اُن پر میں قرآن کے ناسخ ومسوخ، محکم ومتشابہ، فصل ووصل اور حروف و معانی کو جانتا ہوں اللہ کی قسم! کوئی حرف بھی محمدؐ پر نازل نہیں ہوا مگر یہ کہ میں اُسے جانتا ہوں کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوا اور کس دن نازل ہوا اور کس جگہ نازل ہوا۔ ویل ہو اُن پر کیا انہوں نے نہیں

پڑھا﴿اِنَّ هٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی ۝۱۸ صُحُفِ اِبْرٰهِیْمَ وَمُوْسٰی ۝۱۹﴾"یقیناً یہ (بات) پہلے صحیفوں میں ہے۔ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں"۔ (اعلیٰ۔ ۱۸،۱۹) اللہ کی قسم! میرے پاس وہ وراثت ہے جس کا میں نبیؐ سے وارث ہوا اور آپؐ ابراھیم و موسیٰ سے وارث ہوئے۔ویل ہو اُن پر میں وہ ہوں جس کے متعلق یہ آیت نازل ہوئی ﴿وَّتَعِیَهَاۤ اُذُنٌ وَّاعِیَةٌ﴾"اور اسے ایک یاد رکھنے والا کان یاد رکھے"۔ (حاقہ۔ ۱۲) پس ہم رسولؐ اللہ کے پاس ہوتے تو آپؐ ہمیں وحی کی خبر دیتے پس ہم اِسے یاد کرلیا کرتے۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسن بن إبراهيم عن يونس بن عبد الرحمن عن هشام بن الحكم فی حديث بريهة حين سأل موسى بن جعفر ع (بريهة) (فقال يا بريهة) كيف علمك بكتابك؟ قال أنا به عالم قال فكيف ثقتك بتأويله؟ قال ما أوثقنی بعلمی فيه قال فابتدأ موسى ع فی قراءة الإنجيل فقال بريهة و المسيح لقد كان يقرأها هكذا و ما قرأ هذه القراءة إلا المسيح ثم قال إياك كنت أطلب منذ خمسين سنة قال هشام فدخل بريهة و المرأة علی أبی عبد الله و حكى هشام الكلام الذی (جرى بين موسى و بين بريهة) فقال بريهة جعلت فداك أين لكم التوراة و الإنجيل و كتب الأنبياء؟ فقال هی عندنا وراثة من عندهم نقرؤها كما قرءوها و نقولها كما قالوها و الله لا يجعل حجة فی أرضه يسئل عن شیء فيقول لا أدری فلزم بريه أبا عبد الله ع حتى مات.

ھشام بن الحکم نے بریہہ کی حدیث میں بیان کیا کہ جب موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بریہہ سے پوچھا کہ اے بریہہ! اپنی کتاب کے متعلق تیرا کیا علم ہے؟۔اس نے کہا میں اسے جانتا ہوں۔آپؑ نے

فرمایا: اس کی تاویل میں تیرا علم کیسا ہے؟۔ اُس نے کہا اس کے متعلق میں اپنے علم پر بہت زیادہ اعتماد کرتا ہوں۔ پس امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انجیل کی قراءت شروع کی تو بریہہ نے کہا مسیح بھی اسی طرح پڑھتے تھے اور یہ قراءت صرف مسیح کرتے تھے پھر کہا میں آپؑ کو پچاس سال سے تلاش کرتا رہا۔

ہشام کہتے ہیں میں نے وہ کلام جو موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بریہہ کے درمیان ہوا تھا وہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بیان کر دیا پھر جب بریہہ اور ایک عورت ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور بریہہ نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں تورات، انجیل اور انبیاء کی کتب آپؑ سے کیا مقام رکھتی ہیں تو آپؑ نے فرمایا: میرے پاس جو کچھ موجود ہے وہ اُن کی وراثت ہے ہم اسے اُسی طرح پڑھتے ہیں جس طرح انہوں نے اِسے پڑھا اور اُسی طرح کہتے ہیں جس طرح انہوں نے کہا۔ پھر فرمایا: اللہ تعالیٰ کسی ایسے شخص کو اپنی زمین پر حجت نہیں بناتا کہ اس سے کسی شئی کے متعلق سوال کیا جائے اور وہ کہے میں نہیں جانتا۔ پس بریہہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے تا وقتِ وفات جدا نہیں ہوا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال قال لي يا أبا محمد إن الله لم يعط الأنبياء شيئا إلا (و قد أعطاه محمدا ص) و قد أعطى محمدا ص جميع ما أعطى الأنبياء و عندنا الصحف التي قال الله (صُحُفِ إِبْراهِيمَ وَمُوسى) قلت جعلت فداك وهي الألواح؟ قال نعم.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے ابا محمد! اللہ تعالیٰ نے جو کچھ انبیاء کو دیا وہ سب محمدؐ کو بھی دیا اور ہمارے پاس صحف ہیں۔ جس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿صُحُفِ اِبۡرٰهِيۡمَ وَمُوۡسٰى﴾ ''ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں''۔ (اعلیٰ۔۱۹) (ابوبصیر کہتے ہیں) میں

نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ الواح ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع أنه سأله عن قول الله تعالى (وَ لَقَدْ كَتَبْنا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ) ما الذكر و ما الزبور؟ قال الذكر عند الله و الزبور الذي نزل على داود و كل كتاب نزل فهو عند العالم.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا انہوں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ﴾ ''اور یقیناً ہم نے زبور میں بعد ذکر کے یہ لکھ دیا تھا''۔(انبیاء۔۱۰۵) کے متعلق پوچھا کہ ذکر کیا ہے اور زبور کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ذکر اللہ کے پاس ہے اور زبور وہ ہے جو اللہ نے داؤدؑ پر نازل کی اور تمام نازل کردہ کتابیں عالم کے پاس ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا علي بن خالد عن يعقوب (بن يزيد) عن عباس الوراق عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن ليث المرادي (أنه حدثه) عن سدير بحديث فأتيته فقلت إن ليث المرادي حدثني عنك بحديث فقال و ما هو؟ قلت جعلت فداك حديث اليماني قال نعم كنت عند أبي جعفر ع فمر بنا رجل من أهل اليمن فسأله أبو جعفر عن اليمن فأقبل يحدث فقال له أبو جعفر ع (هل تعرف دار كذا و كذا؟ قال نعم او رأيتها؟ قال: فقال له ابو جعفر ع) هل تعرف صخرة (عندها) في موضع كذا و كذا؟ (قال نعم و رأيتها) فقال الرجل ما رأيت رجلا أعرف بالبلاد منك فلما قام الرجل قال لي أبو جعفر ع يا أبا الفضل تلك الصخرة التي حيث غضب موسى فألقى الألواح فما ذهب من التوراة التقمته الصخرة فلما بعث الله رسوله أدته إليه

وهو عندنا.

ابن مسکان نے بیان کیا کہ مجھے سدیر سے ایک حدیث پہنچی پس میں ان کے پاس آیا اور میں نے کہا کہ لیث مرادی نے مجھے ایک حدیث آپ سے بیان کی ہے انہوں نے کہا وہ کون سی حدیث ہے میں نے کہا میں آپ پرقربان جاؤں وہ یمانی کی حدیث ہے انہوں نے کہا ہاں! میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا پس ہمارے پاس سے ایک آدمی گزرا جو یمن سے تعلق رکھتا تھا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے یمن کے متعلق پوچھا تو وہ حدیثیں بیان کرنے لگا۔ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا: کیا تو فلاں فلاں مکانات جانتا ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں نے انہیں دیکھا ہے۔ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تُو اس پتھریلی زمین کو جانتا ہے جو اس کے پاس ہے اور فلاں فلاں جگہ پر واقع ہے؟۔ اس نے کہا جی ہاں! میں اسے جانتا ہوں اور میں نے اسے دیکھا ہے۔پھر اس آدمی نے کہا میں نے کوئی آدمی بھی آپؑ سے زیادہ شہروں کو پہچاننے والا نہیں دیکھا۔ جب وہ آدمی کھڑا ہوا تو ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابوالفضل! یہ وہ پتھریلی زمین ہے جہاں موسیٰ ناراض ہوئے اور الواح پھینک دی تو جو کچھ تورات میں سے نکل گیا اس کو اُس پتھریلی زمین نے اپنا لقمہ بنا لیا پھر جب اللہ نے اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا تو وہ اُنہیں دے دیا گیا اور اب وہ ہمارے پاس ہے۔

حديث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن (يحيى) الحلبي عن عبد الله بن مسكان عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع يا أبا محمد عندنا الصحف التي قال الله (صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَ مُوسَى) قلت الصحف هي الألواح؟ قال نعم.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابومحمد! ہمارے پاس وہ صحیفے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى﴾ (۱۹) ’’ابراہیم اور موسیٰ کے صحیفوں میں‘‘۔

(اعلیٰ۔ ۱۹) میں نے عرض کیا صحیفوں سے مراد اِن کی الواح ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن عيسى (او) عمن رواه عن محمد قال حدثني عبد الله بن إبراهيم الأنصاري الهمداني عن أبي خالد القماط عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول لنا ولادة من رسول الله ص طهر و عندنا صحف إبراهيم و موسى ورثناها من رسول الله ص.

ابی خالد القماط نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا آپؑ نے فرمایا: ہماری طاہر ولادت نبیؐ سے ہے اور ہمارے پاس ابراھیم وموسیٰ کے صحیفے ہیں ہم ہی نبیؐ سے ان کے وارث بنے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين عن أحمد بن الحسن الميثمي عن فيض بن المختار عن أبي عبد الله ع قال إن رسول الله ص أفيضت إليه صحف إبراهيم و موسى فائتمن عليها رسول الله ص عليا و ائتمن عليها (علي) الحسن و ائتمن (الحسن) عليها الحسين حتى انتهت إلينا.

فیض بن المختار نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ کی طرف ابراھیم اور موسیٰ کے صحیفے پہنچے پس آپؐ نے ان پر علی علیہ الصلوۃ والسلام کو امانت دار جانا اور علی علیہ الصلوۃ والسلام نے حسن علیہ الصلوۃ والسلام کو امانت دار جانا اور حسن علیہ الصلوۃ والسلام نے حسین علیہ الصلوۃ والسلام کو امانت دار جانا یہاں تک کہ یہ ہم تک پہنچے۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن عبد الله بن مسكان و شعيب الحداد عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع عندنا الصحف الأولى صحف إبراهيم و موسى فقال له ضريس أ ليست هي الألواح؟ فقال

نعم.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس صحف اولیٰ، صحف ابراھیم وموسیٰ ہیں۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے کہا یہی الواح ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑪ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران الهمداني عن يونس عن علي الصائغ قال لقي أبا عبد الله ع محمد بن عبد الله بن الحسن فدعاه محمد إلى منزله فأبى(ابو عبدالله) أن يذهب معه وأرسل معه إسماعيل و أومأ إليه أن كف ووضع يده على فيه وأمره بالكف فلما انتهى إلى منزله أعاد إليه الرسول يسأله إتيانه فأبى أبو عبد الله ع و أتى الرسول محمدا فأخبره بامتناعه فضحك محمد ثم قال ما منعه من إتياني إلا أنه ينظر في الصحف قال فرجع إسماعيل فحكى لأبي عبد الله ع الكلام فأرسل أبو عبد الله رسولا من قبله إليه و قال له إن إسماعيل أخبرني بما كان منك و قد صدقت إني أنظر في الصحف الأولى صحف إبراهيم و موسى فاسأل نفسك و أباك هل ذلك عند كما؟ قال فلما إن بلغه الرسول سكت فلم يجب بشيء فأخبر الرسول أبا عبد الله ع بسكوته فقال أبو عبد الله ع إذا أصاب وجه الجواب قل الكلام.

علی الصائغ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو محمد بن عبداللہ بن حسن ملا تو اس نے آپؑ کو اپنے گھر جانے کی دعوت دی لیکن ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے انکار کر دیا مگر اس کے ساتھ اسماعیل کو بھیج دیا جب آپؑ اپنے گھر پہنچے تو محمد نے دوبارہ ایلچی کو ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو لانے کے لیے بھیجا لیکن آپؑ نے پھر انکار کر دیا پس ایلچی محمد کے پاس آیا اور آپؑ کے نہ آنے کی اطلاع دی تو محمد ہنس پڑا پھر مضحکہ خیز انداز میں کہا میرے پاس آنے سے اُنہیں کیا چیز مانع ہے سوائے اس کے کہ وہ صحیفوں میں

دیکھتے ہیں۔ جب اسماعیل ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور آپؑ کو یہ بات بتائی تو آپؑ نے اپنی طرف سے ایک ایلچی محمد کی طرف بھیجا اور فرمایا: اسماعیل نے مجھے وہ بات بتائی جو تُو نے اُن سے کی اور واقعی تُو نے سچ کہا کہ ہم صحف اولیٰ ابراھیم وموسیٰ کے صحیفوں کو دیکھتے ہیں پس اپنے آپ سے اور اپنے باپ سے پوچھ لے کہ کیا یہ بات تمھیں معلوم ہے؟۔ جب ایلچی نے جا کر یہ کہا تو محمد خاموش رہا اور کوئی جواب نہ دیا۔ ایلچی نے واپس آکر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بتایا کہ اُس نے کوئی جواب نہیں دیا پس ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب جواب کا سر ادرست ہو تو کلام کم ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن أبي خالد القماط عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول عندنا صحف إبراهيم و موسى و ورثنا من رسول الله ص.

ابو خالد القماط نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس ابراھیم وموسیٰ کے صحائف ہیں ہم رسولؐ سے ان کے وارث بنے۔

حدیث ⑬ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن ابن قياما قال دخلت على أبي الحسن الرضا ع و قد ولد له أبو جعفر ع فقال إن الله قد وهب لي من يرثني و يرث آل داود.

ابن قیامہ نے بیان کیا کہ میں ابی الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ کا ایک بیٹا ابوجعفر تھا پس آپؑ نے فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے وہ کچھ بخشا جو میرا بھی وارث ہے اور آل داؤد کا بھی وارث ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا سلمة بن الخطاب (عن عبد الله بن محمد) عن عبد

الله بن القاسم عن ذرعة عن المفضل قال قال أبو عبد الله ع ورث سليمان داود و إن محمدا ورث سليمان و إنا ورثنا محمدا ص و إنا عنده علم التوراة و الإنجيل و الزبور و تبيان ما في الألواح قال قلت إن هذا لهو العلم قال ليس هذا العلم إنما العلم ما يحدث يوما بيوم و (ساعة بعد ساعة).

مفضل نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: داوَدؑ وارث سلیمانؑ ہوئے اور محمدؐ سلیمانؑ کے وارث ہوئے اور ہم محمدؐ کے وارث ہوئے ہمارے پاس توارت، انجیل، زبور اور جو کچھ الواح میں بیان ہوا سب کا علم ہے۔(مفضل کہتے ہیں) میں نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہ علم تو کچھ بھی نہیں ہے علم تو وہ ہے جو دن بدن اور ہر لحظہ ظہور کر رہا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

الواح کا علم آلِ محمدؑ کی طرف کس طرح پہنچا

حدیث ① حدثنا محمد بن عیسی عن صفوان (بن یحیی) و عبد الرحمن عن عاصم بن حمید عن أبی بصیر قال أخبرنی المنهال بن عمرو عن زاذان قال سمعت علیا (امیر المومنین ع) یقول ما من رجل من قریش جرت علیه المواسی إلا و قد نزلت فیه آیة أو آیتان تقوده إلی الجنة أو تسوقه إلی النار و ما من آیة نزلت فی بر أو بحر أو سهل أو جبل إلا و قد عرفت کیف نزلت و فیما انزلت.

ابوبصیر نے منھال بن عمرو سے بیان کیا کہ زاذان نے کہا میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: نہیں ہے قریش میں سے کوئی آدمی جس پر استرا ابھی چلا ہو مگر یہ کہ اس کے متعلق ایک یا دو آیتیں نازل ہوئی ہیں جو اس کو جنت یا جہنم کی طرف لے جاتی ہیں اور نہیں نازل ہوئی کوئی آیت خشکی یا سمندر میں، پہاڑ یا میدان میں مگر یہ کہ میں جانتا ہوں کہ کیسے اور کس کے متعلق نازل ہوئی۔

حدیث ② حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن إسماعیل بن سهل عن إبراهیم بن عبد الحمید عن سلیمان عن أبی عبد الله ع قال إن فی صحیفة من الحدود ثلث جلدة من تعدی ذلك كان علیه حد جلدة.

سلیمان نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: صحیفے میں جو حدود ہیں وہ تین کوڑے ہیں جس نے

اس سے زیادتی کی اس کی سزا ایک کوڑا ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عبد الحمید عن یونس بن یعقوب عن منصور بن حازم عن أبي عبد الله ع قال قلت إن الناس يذكرون أن عندكم صحيفة طولها سبعون ذراعا فيها ما يحتاج إليه الناس و إن هذا هو العلم فقال أبو عبد الله ع ليس هذا هو العلم إنما هو أثر عن رسول الله إن العلم الذي يحدث في كل يوم و ليلة.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا لوگ کہتے ہیں آپؑ کے پاس صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو ضرورت ہے اور یہ واقعی علم ہے۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ تو کچھ بھی علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے جو رسولؐ اللہ سے پہنچا ہے علم تو وہ ہے جو ہر رات اور دن ظہور کر رہا ہے۔

حدیث ④ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى عن موسى بن جعفر البغدادي عن علي بن أسباط عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالي عن أبي عبد الله ع قال إن في الجفر أن الله تبارك و تعالى لما أنزل ألواح موسى ع أنزلها عليه و فيها تبيان كل شيء و هو كائن إلى أن تقوم الساعة فلما انقضت أيام موسى أوحى الله إليه أن استودع الألواح و هي زبرجدة من الجنة الجبل فأتى موسى الجبل فانشق له الجبل فجعل فيه الألواح ملفوفة فلما جعلها فيه انطبق الجبل عليها فلم تزل في الجبل حتى بعث الله نبيه محمدا فأقبل ركب من اليمن يريدون النبي فلما انتهوا إلى الجبل انفرج الجبل و خرجت الألواح ملفوفة كما وضعها موسى فأخذها القوم فلما وقعت في

أيديهم ألقى فى قلوبهم أن لا ينظروا إليها و هابوها حتى يأتوا بها رسول الله ص و أنزل الله جبرئيل على نبيه فأخبره بأمر القوم و بالذى أصابوا فلما قدموا على النبى ص ابتدأهم النبى فسألهم عما وجدوا فقالوا و ما علمك بما وجدنا؟ فقال أخبرنى به ربى و هى الألواح قالوا نشهد أنك رسول الله فأخرجوها فدفعوها إليه فنظر إليها و قرأها و كتابها بالعبرانى ثم دعا أمير المؤمنين ع فقال(له) دونك هذه ففيها علم الأولين و علم الآخرين و هى ألواح موسى و قد أمرنى ربى أن أدفعها إليك قال يا رسول الله لست أحسن قراءتها قال إن جبرئيل أمرنى أن آمرك أن تضعها تحت رأسك ليلتك هذه فإنك تصبح و قد علمت قراءتها قال فجعلها تحت رأسه فأصبح و قد علمه الله كل شىء فيها فأمره رسول الله ص أن ينسخها فنسخها فى جلد شاة و هو الجفر و فيه علم الأولين و الآخرين و هو عندنا و الألواح و عصا موسى عندنا و نحن ورثنا النبى ص.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جفر میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے موسیٰ پر الواح نازل کیں جس میں ہر چیز کی وضاحت تھی اور قیامت تک ہونے والی باتیں تھیں پس جب موسیٰ کے ایام ختم ہوئے تو اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ الواح کو محفوظ کردیں جو زبرجد کی تھیں اور جنت کے ایک پہاڑ سے آئی تھیں پس موسیٰ پہاڑ پر آئے اور ان کے لیے پہاڑ شق ہوگیا جب انہوں نے اس میں الواح رکھ دی تو وہ دوبارہ بند ہوگیا وہ الواح ہمیشہ اسی پہاڑ میں رہیں حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو مبعوث فرمایا پس یمن کا ایک قافلہ آپؐ کی طرف آرہا تھا جب وہ اُسی پہاڑ کے پاس پہنچا تو وہ پہاڑ کھل گیا اور لپٹی ہوئی الواح سامنے آگئیں جس طرح انہیں موسیٰ نے رکھا تھا پس اِن لوگوں نے وہ

لے لیں پھر جب وہ الواح اِن لوگوں کے ہاتھوں میں آ گئیں تو ان کے دل میں الہام کر دیا گیا کہ وہ ان الواح میں جو کچھ ہے اس کو نہ دیکھیں اور اس سے ڈرتے رہیں حتٰی کہ رسولؐ اللہ کے پاس آ جائیں۔ اللہ نے رسولؐ اللہ پر جبرائیلؑ کو نازل کیا پس وہ نبیؐ کے پاس آئے اور آپؐ کو اُن لوگوں سے اور جو کچھ اُنہیں ملا تھا اُس سے آگاہ کیا۔ جب وہ لوگ نبیؐ کے پاس پہنچے تو نبیؐ نے ان سے بات کرنے میں پہل کی اور ان سے اس چیز کے متعلق پوچھا جو اُنہیں ملی تھی تو وہ کہنے لگے جو چیز ہمیں ملی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کا کیسے علم ہو گیا؟ ۔آپؐ نے فرمایا: مجھے میرے رب نے اطلاع دی اور وہ الواح ہیں۔ اُن لوگوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں اور اُنہوں نے وہ الواح نکال کر آپؐ کے حوالے کر دیں آپؐ نے ان کو دیکھا اور پڑھا وہ عبرانی میں لکھی ہوئی تھیں پھر امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور آپؐ سے فرمایا: یہ سنبھال لو ان میں اولین و آخرین کا علم ہے اور یہ موسیٰ کی الواح ہیں۔ میرے رب نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں انہیں تمہارے حوالے کر دوں۔ امیرؑ المومنین نے فرمایا: یا رسولؐ اللہ میں تو اچھی طرح ان کو پڑھ بھی نہیں سکتا۔ آپؐ نے فرمایا: جبرائیل نے مجھے بتایا ہے کہ میں تمہیں حکم دوں کہ تم اس رات ان کو اپنے سر کے نیچے رکھ لینا جب صبح ہو گی تو یہ تمھیں پڑھنا آ جائیں گی۔ آپؑ نے اس کو اپنے سر کے نیچے رکھ لیا تو اس طرح ہو گئے کہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے انہیں سکھا دیا پھر رسولؐ اللہ نے انہیں حکم دیا کہ وہ انہیں لکھیں پس آپؑ نے اس کو بکری کے چمڑے پر لکھا یہ وہی جفر ہے اس میں اولین و آخرین کا علم ہے وہ ہمارے پاس ہے اور الواح اور عصاءِ موسیٰ بھی ہمارے پاس ہے اور ہم نبیؐ کے وارث ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن البرقي عن ابن سنان أو غيره عن بشر ان عن حمران بن أعين قال قلت لأبي عبد الله ع عند كم التوراة و الإنجيل و الزبور و ما في الصحف الأولى صحف إبراهيم و موسى؟ قال نعم

قلت إن هذا لهو العلم الأكبر قال يا حمران (لو لم يكن غير ما كان) و لكن ما يحدث الله بالليل و النهار علمه عندنا أعظم.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا آپؑ کے پاس تورات، انجیل اور زبور ہے اور وہ ہے جو صحف اولیٰ ابراھیم وموسیٰ کے صحیفوں میں ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔ میں نے عرض کیا یہ علم اکبر ہے۔فرمایا: اے حمران! اگر یہ نہیں بھی ہوتا سوائے ما کان کے تو بھی جو کچھ اللہ تعالیٰ دن اور رات میں ظہور کرتا ہے اس کا علم ہمارے نزدیک اعظم ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن صباح المزني عن الحارث بن حصيرة عن حبة بن جوين العرني قال سمعت أمير المؤمنين عليا ع يقول إن يوشع بن نون كان وصي موسى بن عمران و كانت ألواح موسى عن زمرد أخضر فلما غضب موسى أخذ الألواح من يده فمنها ما تكسر و منها ما بقي و منها ما ارتفع فلما ذهب عن موسى الغضب قال يوشع بن نون أعندك تبيان ما في الألواح؟ قال نعم فلم يزل يتوارثها رهط من بعد رهط حتى وقعت في أيدي أربعة رهط من اليمن و بعث الله محمدا ص بتهامة و بلغهم الخبر فقالوا ما يقول هذا النبي ص؟ قيل ينهى عن الخمر و الزناء و يأمر بمحاسن الأخلاق و كرم الجوار فقالوا هذا أولى بما في أيدينا منا فاتفقوا أن يأتوه في شهر كذا و كذا فأوحى الله إلى جبرئيل أن ائت النبي ص فأخبره (الخبر) فأتاه فقال إن فلانا و فلانا و فلانا و فلانا ورثوا (ما كان في) ألواح موسى و هم يأتوك في شهر كذا و كذا في ليلة كذا و كذا فسهر لهم تلك الليلة فجاء الركب فدقوا عليه الباب و هم يقولون يا

محمد قال نعم یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان و یا فلان بن فلان (و یا فلان بن فلان) أین الکتاب الذی توارثتموہ من یوشع بن نون وصی موسی بن عمران؟ قالوا نشھد أن لا إلہ إلا اللہ وحدہ لا شریک لہ و أنک (محمدا رسول اللہ ص) و اللہ ما علم بہ أحد قط منذ وقع عندنا قبلک قال فأخذہ النبی ص فإذا ھو کتاب بالعبرانیۃ دقیق فدفعہ إلی و وضعتہ عند رأسی فأصبحت بالکتاب و ھو کتاب بالعربیۃ جلیل فیہ علم ما خلق اللہ منذ قامت السماوات و الأرض إلی أن تقوم الساعۃ فعلمت ذلک.

حبہ بن جوین العرنی نے بیان کیا کہ میں نے امیر المومنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: یوشع بن نون موسیٰ بن عمران کے وصی تھے اور موسیٰؑ کی الواح سبز زمرد کی تھیں جب موسیٰ غضب ناک ہوئے تو تختیاں نیچے پھینک دیں ان میں سے کچھ ایسی تھیں جو ٹوٹ گئیں کچھ بچ گئیں کچھ اٹھائی گئیں جب موسیٰ حالتِ غضب سے باہر آئے تو یوشع بن نون نے کہا کیا آپ کے پاس تختیوں میں جو لکھا تھا اُس کی وضاحت موجود ہے انہوں نے کہا ہاں موجود ہے۔ پس ایک کے بعد دوسرا قبیلہ اِس کا وارث ہوا یہاں تک کہ یہ چار آدمیوں کے ہاتھ لگیں جو یمن سے تعلق رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو تہامہ میں مبعوث کیا اور ان تک آپؐ کی بعثت کی خبر پہنچائی تو وہ لوگ کہنے لگے یہ نبیؐ کیا حکم دیتے ہیں؟۔ کہا گیا یہ شراب اور زنا سے روکتے ہیں اور محاسنِ اخلاق اور اچھی ہمسائیگی کا حکم دیتے ہیں تو وہ کہنے لگے یہ اس سے بہتر ہے جو ہمارے پاس ہے پس انہوں نے اتفاق کیا کہ فلاں فلاں مہینے میں وہ آپؐ کے پاس آئیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریلؑ کو یہ وحی کی کہ نبیؐ کے پاس جاؤ اور انہیں یہ خبر دو پس جبرائیلؑ آپؐ کے پاس آئے اور کہا کہ فلاں، فلاں، فلاں اور فلاں شخص موسیٰ کی تختیوں میں جو کچھ ہے اس کے وارث ہو گئے اور وہ آپؐ کے پاس فلاں فلاں مہینے میں آئیں گے اور فلاں فلاں رات کو آئیں

گے۔جب وہ رات آئی تو آپؐ اس رات بیدار رہے یہاں تک کہ وہ قافلہ آ گیا اور دروازہ کھٹکھٹایا انہوں نے کہا اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ نے فرمایا: ہاں اے فلاں بن فلاں۔اے فلاں بن فلاں۔فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں۔جس کتاب کے تم یوشع بن نون سے وارث ہوئے وہ کہاں ہے؟۔ انہوں نے کہا ہم گواہی دیتے ہیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اللہ کی قسم! یہ بات کسی اور کو معلوم نہیں تھی صرف ہم تک ہی محدود تھی۔(پھر امیرؑالمومنین نے) فرمایا: نبیؐ نے اس کتاب کو لے لیا جس پر دقیق عبرانی لکھی ہوئی تھی پس آپؐ نے وہ میرے حوالے کر دی اور میں نے اس کو اپنے سر کے پاس صبح تک رکھا تو وہ عربی میں کتاب جلیل ہو گئی اس میں ان تمام چیزوں کا علم تھا جو اللہ نے آسمانوں اور زمینوں کے قائم ہونے سے لے کر قیامت تک خلق کیا اور خلق کرے گا پس میں نے وہ سب کچھ معلوم کر لیا۔

حدیث ۷ حدثنا معاوية بن حكيم عن (محمد بن سعيد بن غزوان) عن رجل عن أبي جعفر ع قال دخل عليه رجل من أهل بلخ فقال (له) يا خراساني تعرف وادي كذا و كذا؟ قال نعم قال له تعرف صدعا في الوادي من صفته كذا و كذا؟ قال نعم قال من ذلك (الصدع) يخرج الدجال قال ثم دخل عليه رجل من أهل اليمن فقال له يا يماني أتعرف شعب كذا و كذا؟ قال (له) نعم قال له تعرف شجرة في الشعب من صفتها كذا و كذا؟ قال له نعم قال له تعرف صخرة تحت الشجرة؟ قال له نعم قال فتلك الصخرة التي حفظت ألواح موسى على محمد ص.

محمد بن سعید بن غزوان نے ایک شخص سے بیان کیا کہ بلخ کا ایک آدمی ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپؑ نے اس سے فرمایا: اے خراسانی کیا تو فلاں فلاں وادی کو جانتا ہے اس نے کہا جی ہاں! پس

آپؑ نے فرمایا: اسی سوراخ سے دجال نکلے گا۔ پھر ایک اور آدمی آیا جو اہل یمن سے تھا۔ آپؑ نے اس سے فرمایا: اے یمانی کیا تو فلاں طبقے کو جانتا ہے؟۔ اس نے کہاہاں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تُو اس طبقے میں فلاں درخت کو جانتا ہے جو فلاں فلاں صفات رکھتا ہے؟۔ اس نے کہا: ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تُو اس شجر کے نیچے پہاڑ کو جانتا ہے؟۔ اس نے کہاہاں۔ آپؑ نے فرمایا: یہی وہ پہاڑ ہے جس میں موسیٰ کی الواح حضرت محمدؐ کے لیے محفوظ کر دی گئیں۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہؑ کے پاس وہ جامع صحیفہ ہے جو رسولؐ اللہ کی املاء اور علیؑ کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبیه (علی بن النعمان) عن بکر بن کرب قال کنا عند أبی عبد الله ع فسمعناه یقول أما و الله (ان)عندنا ما لا نحتاج إلی الناس و إن الناس لیحتاجون إلینا إن عندنا الصحیفة سبعون ذراعا بخط علی و إملاء رسول الله ص و علی أولادهما فیها من کل حلال و حرام و إنکم لتأتوننا فتدخلون علینا فنعرف خیارکم من شرارکم.

بکر بن کرب نے بیان کیا کہ ہم ابو عبداللہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھے تو ہم نے آپؑ کو فرماتے ہوئے سنا: خبردار! اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایسی چیز ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے علی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اور رسول اللہ نے جسکا املاء کیا ہے اس میں ہر حرام و حلال موجود ہے اور تم ہمارے پاس آتے ہو تو ہم تمہارے اچھے اور بُرے لوگوں کو جانتے ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن الحسن بن محبوب عن علی بن

رئاب (عن أبي عبيدة) عن ابي عبدالله عليه السلام أنه سئل عن الجامعة قال تلك صحيفة سبعون ذراعا في عرض الأديم مثل فخذ الفالج فيها كل ما يحتاج (الناس إليه) وليس من قضية إلا وهي فيها حتى أرش الخدش.

ابی عبیدہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جامع کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ صحیفہ ہے جو چوڑائی میں ستر ذراع ہے کوہانوں والے اونٹ کی ران کی طرح اس میں وہ سب کچھ موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں اور کوئی ایسا واقعہ نہیں مگر وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حديث ۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندنا الصحيفة سبعون ذراعا املى رسول الله ص وخطه علي ع بيده ما من حلال ولا حرام إلا وهو فيها حتى أرش الخدش.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جس کو نبیؐ نے املاء کیا اور جس کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہر حرام وحلال اس میں موجود ہے یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حديث ۴ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض رجاله عن أحمد بن عمر الحلبي عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع يا أبا محمد إن عندنا الجامعة و ما يدريهم ما الجامعة؟ قال قلت جعلت فداك و ما الجامعة؟ قال صحيفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله ص (وإملاه) من فلق فيه و خطه علي ع بيمينه فيها كل حلال و حرام و كل شيء يحتاج إليه

الناس حتی الأرش فی الخدش.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابومحمد! ہمارے پاس ایک جامعہ ہے اور انہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں جامعہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ذراع نبیؐ کی ذراع سے ہے آپؐ نے اس کا اِملاء کیا اور علیؑ نے اپنے دائیں ہاتھ سے اسے لکھا ہے۔ اس میں تمام حرام وحلال موجود ہیں اور ہر وہ شئی موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ ایک خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ۵ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن إبراهیم بن عبد الحمید و (أبی المغرا) عن حمران بن أعین عن أبی جعفر ع قال أشار إلی بیت کبیر و قال یا حمران إن فی هذا البیت صحیفة طولها سبعون ذراعا بخط علی و إملاء رسول الله و لو ولینا الناس لحکمنا بینهم بما أنزل الله لم نعد ما فی هذه الصحیفة.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک بڑے گھر کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: اے حمران اس گھر میں ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا اور جسکا اِملاء رسولؐ نے کیا ہے اگر ہم تمام لوگوں کو حکم دیں تو ان کے درمیان اس طرح فیصلہ کریں جس طرح اللہ نے نازل کیا ہے جو اس صحیفہ میں ہے۔

حدیث ۶ حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی الوشاء عن عبد الله بن سنان عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول إن عندنا صحیفة طولها سبعون ذراعا إملاء رسول الله ص و خطه علی بیده و إن فیها لجمیع ما یحتاج إلیه الناس حتی أرش الخدش.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جسے نبیؐ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور اس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں ایک خراش کی بھی دیت موجود ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن (القاسم عن بريد بن معاوية العجلي) عن محمد بن مسلم قال قال أبو جعفر ع إن عندنا صحيفة من كتب علي طولها سبعون ذراعا فنحن نتبع ما فيها لا نعدوها و سألته عن ميراث العلم ما بلغ أجوامع هو من العلم أم فيه تفسير كل شيء من هذه الأمور التي (يتكلم فيها) الناس مثل الطلاق و الفرائض؟ (فقال إن عليا كتب العلم كله القضاء و الفرائض) فلو ظهر أمرنا لم يكن شيء إلا فيه (سنة) نمضيها.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایک صحیفہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابوں میں سے ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو کچھ اس میں درج ہے ہم اس پر عمل کرتے ہیں اور اس سے تجاوز نہیں کرتے۔(محمد بن مسلم کہتے ہیں) میں نے آپؑ سے میراثِ علم کے متعلق پوچھا کہ جو علم پہنچا کیا وہ جامع ہے یا اِس میں تفسیر بھی ہے مثلاً طلاق اور فرائض جیسے امور جن میں لوگ کلام کرتے ہیں؟ ۔فرمایا: بے شک علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سارا علم قضاء اور فرائض میں لکھ دیا پس اگر ہمارا کوئی بھی مسئلہ پیدا ہو جس کا حل اس میں موجود ہو اور وہ سنت ہو تو ہم اِس پر عمل کریں گے۔

حدیث ⑧ حدثنا يعقوب بن يزيد (أو عمن رواه عن يعقوب) عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندنا لصحيفة يقال لها الجامعة ما من حلال و لا حرام إلا و

هو فيها حتى أرش الخدش.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ انہوں نے ابوعبداللہ سے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جسے جامعہ کہتے ہیں تمام حرام وحلال اس میں موجود ہیں حتیٰ کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حديث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن علي بن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال أخرج إلي أبو جعفر ع صحيفة فيها الحلال و الحرام و الفرائض قلت ما هذه؟ قال هذه إملاء رسول الله ص و خطه علي بيده قال قلت فما تبلى؟ قال فما يبليها؟ قلت و ما تدرس؟ قال و ما يدرسها؟ قال هي الجامعة أو (هي) من الجامعة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک صحیفہ نکال کر لائے جس میں حلال وحرام اور فرائض تھے میں نے عرض کیا یہ کیا ہے؟۔فرمایا: اسے رسولؐ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ نے لکھا ہے۔میں نے عرض کیا یہ تو بوسیدہ ہو چکی ہوگی؟۔فرمایا: اسے بوسیدہ کونسی چیز کرسکتی ہے؟۔میں نے عرض کیا یہ کب مٹے گی۔آپؑ نے فرمایا: اسے کونسی چیز مٹا سکتی ہے یہ جامعہ سے ہے۔

حديث ⑩ حدثنا يعقوب بن إسحاق الرازي عن الحريري عن أبي عمران الأرمني عن عبد الله بن الحكم عن منصور بن حازم او عبد الله بن أبي يعفور قال قال أبو عبد الله ع إن عندي صحيفة طولها سبعون ذراعا فيها ما يحتاج إليه حتى إن فيها أرش الخدش.

عبداللہ بن حکم نے منصور بن حازم یا عبداللہ بن ابی یعفور سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس کا طول ستر ذراع ہے اس میں وہ تمام چیزیں ہیں جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں معمولی خراش کی بھی دیت کا ذکر کیا گیا ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن الحسن بن علی بن فضال عن أبیه عن ابن بکیر عن محمد بن عبد الملك قال كنا عند أبي عبد الله ع نحوا من ستين رجلا قال فسمعته يقول عندنا و الله صحيفة طولها سبعون ذراعا ما خلق الله من حلال أو حرام إلا و هو فيها حتى إن فيها أرش الخدش.

محمد بن عبد الملک نے بیان کیا کہ ہم ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقریباً ستر آدمی تھے تو میں نے سنا آپؑ فرما رہے تھے: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال وحرام مقرر کیا وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسین عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل بن جميل بياع الجواري عن جابر بن يزيد عن أبي جعفر ع قال قال امير المومنين ع إن عندی لصحيفة فيها تسعة عشر ة صحيفة قد حباها رسول الله ص.

جابر بن یزید نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں انیس صحیفے ہیں جو نبیؐ نے حبا کئے تھے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عیسی عن صفوان عن عبد الله بن مسكان عن زرارة قال دخلت عليه و في يده صحيفة فغطاها مني بطيلسانه ثم أخرجها فقرأها على أن ما يحدث بها المرسلون كصوت السلسلة أو كمناجاة الرجل صاحبه.

زرارہ نے بیان کیا کہ میں امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ کے ہاتھ میں ایک صحیفہ تھا جسے آپؑ نے اپنی

سبز چادر میں ڈھانپ رکھا تھا پھر آپؑ نے اُسے باہر نکالا اور میرے سامنے اسے پڑھنا شروع کیا اور آپؑ کی آواز سرگوشی کی طرح تھی۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب عن معتب قال قال أخرج إلينا أبو عبد الله ع صحيفة عتيقة من صحف علي ع فإذا فيها ما تقول إذا جلسنا لنتشهد.

معتب نے بیان کیا کہ ہمارے سامنے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک پرانا صحیفہ نکال کر لائے جو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحیفوں میں سے تھا اس میں وہ اذکار تھے جو ہم تشہد میں پڑھتے ہیں۔

حدیث ⑮ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن حماد بن عثمان عن عمرو بن أبي المقدام عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول و ذكر ابن شبرمة فقال أبو عبد الله ع أين هو من الجامعة إملاء رسول الله و خطه علي بيده فيها الحلال و الحرام حتى أرش الخدش.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جبکہ میں سن رہا تھا اور ابن شبرمہ نے کہا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس وہ جامعہ ہے جسے رسولؐ اللہ نے لکھوایا ہے اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا ہے اس میں حلال وحرام بھی ہیں یہاں تک کہ اس میں ایک خراش کی دیت بھی موجود ہے۔

حدیث ⑯ حدثنا عبد الله بن محمد بن الوليد (او) عمن رواه (عن محمد ابن الوليد) عن يونس بن يعقوب عن منصور بن حازم قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندنا صحيفة فيها ما يحتاج إليه حتى إن فيها أرش

الخدش.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ⑰ حدثنا علی بن إسماعیل عن علی بن النعمان عن سوید عن أبی أیوب (عن أبی بصیر) عن أبی جعفر ع قال کنت عنده فدعا بالجامعة فنظر فیها ابو جعفر ع فإذا فیها المرأة تموت و تترك زوجها لیس لها وارث غیره قال فله المال کله.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا آپؑ نے جامعہ منگوائی اور اس میں امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیکھا کہ اگر کوئی عورت مرجائے اور اس کے وارثوں میں اس کے شوہر کے علاوہ کوئی نہ ہو تو سارا مال شوہر کو ملے گا۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن أبان عن عبد الرحمن بن أبی عبد الله (عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول) إن فی البیت صحیفة طولها سبعون ذراعا ما خلق الله من حلال و لا حرام إلا و فیها حتی أرش الخدش.

عبدالرحمن بن ابی عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: میرے گھر میں ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال یا حرام خلق کیا وہ سب اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا العباس بن معروف عن القاسم بن عروة و عبد

الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن القاسم بن العروة عن ابن العباس عن أبي عبد الله ع قال و الله إن عندنا لصحيفة طولها سبعون ذراعا فيها جميع ما يحتاج إليه الناس حتى أرش الخدش إملاء رسول الله ص و كتبه علي بيده ص.

ابو العباس نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے یہاں تک کہ معمولی خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے یہ رسولؐ اللہ کی لکھوائی ہوئی اور علی علیہ الصلوۃ والسلام کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی کتاب ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن قاسم بن يزيد عن محمد عن أحدهما ع قال إن عندنا صحيفة من كتاب علي أو مصحف علي ع طولها سبعون ذراعا فنحن نتبع ما فيها فلا نعدوها.

محمد نے انہی دونوں آئمہ علیہ الصلوۃ والسلام میں سے ایک سے روایت کیا کہ ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے وہ علی علیہ الصلوۃ والسلام کی کتاب یا ان کے مصحف سے ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے پس ہم اس کی پیروی کرتے ہیں اس سے تجاوز نہیں کرتے۔

حدیث ㉑ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن يونس بن يعقوب عن منصور بن حازم عن أبي عبد الله ع قال قلت يذكرون عندكم صحيفة طولها سبعون ذراعا فيها ما يحتاج الناس إليه حتى أرش الخدش قال و إن هذا لهو العلم قال فقال أبو عبد الله ع ليس هذا هو العلم إنما هو أثر عن رسول الله

ص إن العلم الذي يحدث في كل يوم و ليلة.

منصور بن حازم نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: لوگ کہتے ہیں آپؑ کے پاس صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ میں نے عرض کیا یہ تو واقعی علم ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: یہ کچھ علم نہیں یہ تو بس اور بس اثر ہے جو نبیؐ سے ہم تک پہنچا ہے علم تو وہ ہے جو ہر دن اور رات میں ظہور کرتا ہے۔

حدیث ۲۲ حدثنا محمد بن عيسى عن يونس عن حماد عن عمرو بن أبي المقدام عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول و ذكر ابن شبرمة في فتياء أفتى بها أين هو من الجامعة إملاء رسول الله بخط علي ع فيها جميع الحلال و الحرام حتى أرش الخدش.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا اور ابن شبرمہ نے بھی اس کا ذکر کیا کہ آپؑ نے فرمایا: یہ جامعہ سے ہے جسے رسولؐ اللہ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھوں سے لکھا اس میں تمام حرام وحلال ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی ہے۔

حدیث ۲۳ حدثنا محمد بن عيسى عن فضالة عن أبان عن أبي شيبة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ضل علم ابن شبرمة عند الجامعة(ان الجامعة) لم تدع لأحد كلاما فيها علم الحلال و الحرام إن أصحاب القياس طلبوا العلم بالقياس فلم يزدهم من الحق إلا بعدا و إن دين الله لا يصاب بالقياس.

ابی شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ابن شبرمہ کا علم جامعہ کے پاس

گم ہو گیا یقیناً جامعہ نے کسی کے لیے موقعِ کلام نہیں چھوڑا اس میں حلال وحرام کا علم ہے اہل قیاس اپنا علم قیاس سے لیتے ہیں جو حق سے صرف دور ہی کرتا ہے اور اللہ کا دین قیاس سے حاصل نہیں ہوتا۔

حدیث ۲۴ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن قاسم عن عبد الله بن سنان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن جبرئيل أتى رسول الله بصحيفة مختومة بسبع خواتيم من ذهب و أمر إذا حضره أجله أن يدفعها إلى علي بن أبي طالب فيعمل بما فيه و لا يجوزه إلى غيره و أن يأمر كل وصي من بعده أن يفك خاتمه و يعمل بما فيه و لا يجوز غيره

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرمارہے تھے کہ جبرائیلؑ رسولؐ اللہ کے پاس ایک مہر شدہ خط لے کر آئے جس پر سونے کی سات مہریں لگی ہوئی تھیں اور وہ یہ حکم لے کر آئے کہ جب آپؐ کی اجل آپہنچے تو یہ علی بن ابیطالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دیجئے پس وہ اس پر عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں وہ اپنے بعد ہر وصی کو حکم دیں کہ وہ اپنی مہر کھول کر اس پر عمل کرے اور وہ اس سے تجاوز نہ کریں۔

باب نمبر ﴿۱۳﴾

ایک اور باب جس میں کتب کے معاملے کا ذکر ہے

حدیث ① حدثنا (علی بن الحسن بن علی بن فضال) عن أبیه عن إبراهیم بن محمد الأشعری عن مروان عن الفضیل بن یسار قال قال لی أبو جعفر ع یا فضیل عندنا کتاب علی سبعون ذراعا ما علی الأرض شیء یحتاج إلیه إلا و هو فیه حتی أرش الخدش ثم خطه بیده علی إبهامه.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے فضیل! ہمارے پاس کتابِ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو بھی زمین پر ضرورت کی چیز ہے وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی پھر اپنے ہاتھ سے اپنے انگوٹھے پر ایک لکیر کھینچی۔

حدیث ② حدثنا علی بن الحسن عن أبیه عن إبراهیم بن محمد عن مروان قال سمعت أبا عبد الله ع یقول عندنا کتاب علی ع سبعون ذراعا.

مروان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس کتابِ علیؑ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن أبی عمیر عن محمد بن حکیم عن أبی الحسن ع قال إنما هلك من كان قبلكم

بالقياس (و) إن الله تبارك و تعالى لم يقبض نبيه حتى أكمل له جميع دينه فى حلاله و حرامه فجاء كم بما تحتاجون إليه فى حياته و تستغيثون به و بأهل بيته بعد موته و إنها مصحف عند أهل بيته حتى إن فيه لأرش خدش الكف ثم قال إن أبا حنيفة لعنه الله ممن يقول قال على و أنا قلت.

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: پہلے جو لوگ ہلاک ہوئے وہ قیاس سے ہلاک ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کو اُس وقت تک اپنے پاس نہیں بلایا جب تک اُس کا دین مکمل نہیں ہو گیا رسولؐ اللہ نے تمام حلال و حرام جس کے تم محتاج تھے اپنی حیات میں بیان کر دیئے پس تم نبیؐ کی مدد کے طالب رہے اور آپؐ کی وفات کے بعد آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام کی مدد کے طالب ہو۔ یقیناً آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام ہی کے پاس مصحف ہے (اس میں ہر شئی کا بیان ہے) حتٰی کہ اس میں ہتھیلی کی خراش پر دیت بھی موجود ہے۔ پھر فرمایا: ابوحنیفہ پر لعنت ہو وہ کہتا ہے علی علیہ الصلوۃ والسلام بھی کہتے تھے اور میں بھی کہتا ہوں۔

حديث ۞ ④ ۞ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن على عن عبد الرحيم بن محمد الأسدى عن عنبسة العابد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن فى كتاب الذى هو إملاء رسول الله ص و خطه على بيده إن كان فى شىء شؤم ففى اللسان۔

عنبسہ عابد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: بیشک اس کتاب میں جو رسولؐ اللہ نے لکھوائی اور علی علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھی درج ہے کہ اگر کسی چیز میں نحوست ہے تو زبان میں ہے۔

حديث ۞ ⑤ ۞ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن على عن عبد الله بن

سنان عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن عندنا جلدا سبعون ذراعا أملى رسول الله و خطه علی بيده و إن فيه جميع ما يحتاجون إليه حتى أرش الخدش.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: ہمارے پاس ایک کتاب ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو رسولؐ اللہ نے لکھوائی اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھی اور اس میں وہ تمام چیزیں موجود ہیں جن کے تم محتاج ہو یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حديث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد بن عبد الله بن ميمون القداح عن أبي عبد الله ع عن أبيه قال في كتاب علي كل شيء يحتاج (الناس) إليه حتى أرش الخدش و الأرش.

عبداللہ بن میمون القداح نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ کتاب علیؑ میں وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ دیت اور خراش کی دیت بھی۔

حديث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن حماد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما خلق الله حلالا و لا حراما إلا و له حد كحد الدور (و إن حلال محمد حلال إلى يوم القيامة و حرامه حرام إلى يوم القيامة و لأن عندنا صحيفة طولها سبعون ذراعا و ما خلق الله حلالا و لا حراما إلا فيها) فما كان من الطريق فهو من الطريق و ما كان من الدور فهو من الدور حتى أرش الخدش و ما سواها و الجلدة و نصف الجلدة.

حماد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: اللہ نے جو بھی حلال یا حرام خلق

کیا اس کی ایک حد ہے جس طرح شہروں کی حد ہوتی ہے اور حلالِ محمدؐ قیامت تک حلال ہے اور حرامِ محمدؐ قیامت تک حرام ہے ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال وحرام پیدا کیا وہ اس میں موجود ہے پس جو طریق سے تھا وہ طریق سے ہے اور جو شہر سے تھا وہ شہر سے ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت اور اس کے علاوہ ایک کوڑا اور آدھا کوڑا بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن الحسين عن ابن سنان عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال إن الحسين لما حضره الذي حضره دعا ابنته الكبرى فاطمة فدفع إليها كتابا ملفوفا و وصية ظاهرة و وصية باطنة و كان علي بن الحسين مبطونا لا يرون إلا أنه لما به فدفعت فاطمة الكتاب إلى علي بن الحسين ثم صار ذلك (الكتاب) إلينا فقلت فما في ذلك؟ فقال فيه و الله جميع ما يحتاج إليه ولد آدم إلى أن تفنى الدنيا.

ابن سنان نے ابن الجارود سے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہادت سے پہلے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک کتابِ ملفوف اُن کے حوالے کی اور ایک وصیت ظاہری کی اور ایک وصیتِ باطنی کی پس فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے وہ کتاب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیدی پھر یہ کتاب ہماری طرف آ گئی۔(ابن جارود کہتا ہے) میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس میں وہ تمام مسائل ہیں جس کے بنی آدم محتاج ہیں جو تا قیامت پیش آتے رہیں گے۔

حدیث ⑨ و عن حنان عن عثمان بن زياد قال دخلت على أبي عبد الله فقام بإصبعه على ظهر كفه فمسحها عليه ثم قال إن عندنا لأرش هذا فما دونه.

عثمان بن زیاد نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپؑ اپنی انگلی اپنی ہتھیلی کی

پشت پر رکھے کھڑے تھے پھر آپؑ نے اپنی انگلی کو ہتھیلی کی پشت پر پھیرا پھر فرمایا: ہمارے پاس اس کی دیت بھی لکھی ہوئی ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسين بن سعيد عن جعفر بن بشير عن رجل عن أبي عبد الله ع قال ما ترك علي ع شيئا إلا كتبه حتى أرش الخدش.

جعفر بن بشیر نے ایک آدمی سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوۃ والسلام نے کچھ نہیں چھوڑا اور سب کچھ لکھ دیا یہاں تک کہ معمولی خراش کی دیت بھی۔

حدیث ⑪ حدثنا موسى بن جعفر عن (محمد بن جعفر) عن محمد بن عبد الجبار عن ابن أبي نجران (او عمن حدثه عن أبي الجارود) عن ابي الجارود (عن ابي جعفر عليه السلام) قال لما حضر من أمر الحسين (ما حضر دفع وصية ظاهرة في كتاب مدرج إلى ابنته فلما أن كان من أمر الحسين ع ما كان دفعت ذلك إلى علي بن الحسين ع) قال قلت و ما فيه يرحمك الله؟ قال ما يحتاج إليه ولد آدم منذ كانت الدنيا إلى أن تفنى.

ابی الجارود نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب حسین علیہ الصلوۃ والسلام کا وقتِ شہادت قریب آیا تو آپؑ نے وصیت ظاہری ایک کتاب میں درج شدہ اپنی بیٹی کے حوالے کر دی جب حسین علیہ الصلوۃ والسلام کی شہادت ہوگئی تو انکی بیٹی نے وہ وصیت علی بن حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے کر دی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ اس میں کیا تھا؟۔آپؑ نے فرمایا: تمام وہ چیزیں جن کی بنی آدم کو احتیاج تھی دنیا کے قیام سے اس کے فنا ہونے تک سب اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة عن أبي عبد الله ع أنه سئل عن الجامعة فقال تلك صحيفة سبعون ذراعا في عرض الأديم.

ابی عبیدہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے جامعہ کے متعلق پوچھا گیا آپؑ نے فرمایا: یہ ایک صحیفہ ہے جس کی چوڑائی ستر ذراع ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن (محمد بن الفضيل) عن بكر بن كرب الصيرفي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما لهم و لكم؟ و ما يريدون منكم؟ و ما يعيبونكم؟ يقولون الرافضة نعم و الله رفضتم الكذب و اتبعتم الحق أما و الله إن عندنا ما لا نحتاج إلى أحد و الناس يحتاجون إلينا إن عندنا الكتاب بإملاء رسول الله ص و خط علي بيده صحيفة طولها سبعون ذراعا فيها كل حلال و حرام.

بکر بن کرب صیرفی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اُن کو تم سے کیا نسبت ہے وہ تم سے کیا چاہتے ہیں اور وہ تم پر کیا عیب لگا سکتے ہیں؟ وہ تمھیں رافضہ کہتے ہیں ہاں! اللہ کی قسم تم نے جھوٹ کو چھوڑ کر حق کی پیروی کی ہے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ کچھ ہے کہ ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس رسولؐ اللہ کی املاء کی ہوئی کتاب جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا موجود ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اس میں ہر حلال وحرام موجود ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن حسان و يعقوب بن إسحاق عن أبي عمران الأرمني عن (محمد بن علي عن علي بن أسباط) عن يعقوب بن سالم عن أبي

الحسن العبدی عن علی بن میسرۃ عن أبی أراکۃ قال کنا مع علی بمسکن فحدثنا أن علیا ع ورث من رسول اللہ السیف و بعض یقول البغلۃ و بعض یقول ورث صحیفۃ فی حمائل السیف إذ خرج علی ع و نحن فی حدیثہ فقال(و) ایم اللہ لو (انبسط و یؤذن) لی لحدثتکم حتی یحول الحول لا أعید حرفا و ایم اللہ إن عندی لصحف کثیرۃ قطائع رسول اللہ ص و(أھل بیتہ) و إن فیھا لصحیفۃ یقال لہ العبیطۃ و ما ورد علی العرب أشد علیھم منھا و إن فیھا لستین قبیلۃ من العرب مبھرجۃ ما لھا فی دین اللہ من نصیب.

علی بن میسرہ نے ابی اراکہ سے بیان کیا کہ ہم علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ایک مکان میں تھے پس ہمیں یہ حدیث بیان کی گئی کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام رسولؐ اللہ کی تلوار کے وارث ہوئے۔بعض نے کہا کہ خچر کے وارث ہوئے اور بعض نے کہا صحیفے کے وارث ہوئے جو تلوار کے قبضے کے اندر ہے۔(گفتگو چل ہی رہی تھی کہ) اچانک علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آ گئے اور ہم آپؑ ہی کے متعلق حدیث پر گفتگو کر رہے تھے۔پس آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اگر میں تمھیں حدیثیں سناؤں تو ایک سال تک میں بیان کرتا رہوں اور ایک حرف بھی نہ دوہراؤں اور اللہ کی قسم! میرے پاس بہت سے صحیفے ہیں جو رسولؐ اللہ اور اھل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جاگیر ہیں ان میں ایک صحیفہ ہے جس کو عبیطہ کہتے ہیں اور عرب پر اس سے زیادہ سخت اور کوئی چیز وارد نہیں ہوئی اس میں ستر عرب قبیلے ہیں جو بالکل باطل ہیں جن کا اللہ کے دین میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن عیسی عن فضالۃ عن أبان عن أبی شیبۃ قال سمعت أبا عبد اللہ ع یقول ضل علم ابن شبرمۃ عند الجامعۃ إن الجامعۃ لم تدع لأحد کلاما فیھا علم الحلال و الحرام إن أصحاب القیاس طلبوا

العلم بالقياس فلم يزدهم من الحق إلا بعدا و إن دين الله لا يصاب بالقياس.

ابی شیبہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ابن شبرمہ کا علم جامعہ کے پاس گم ہو گیا ہے جامعہ نے کسی کیلئے کلام کی گنجائش نہیں چھوڑی اس میں حلال وحرام سب موجود ہے۔ اصحابِ قیاس علم کو قیاس سے طلب کرتے ہیں پس قیاس انہیں حق سے دور کر دیتا ہے اور اللہ کے دین تک قیاس سے نہیں پہنچا جا سکتا۔

حدیث ⑯ محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان (عن عبد الله بن قاسم) عن عبد الله بن سنان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن جبرئيل أتى رسول الله ص بصحيفة مختومة بسبع خواتيم من ذهب و أمره إذا حضره أجله أن يدفعها إلى علي بن أبي طالب ع فيعمل بما فيها و لا يجوزه إلى غيره.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: جبرائیلؑ نبیؐ کے پاس ایک مہر شدہ صحیفہ لے کر آئے جس کو سونے کی سات مہریں لگی ہوئی تھیں وہ آپؐ کے لیے حکم لے کر آئے کہ جب آپؐ کی وفات کا وقت قریب آجائے تو یہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دیں پس جو کچھ اس میں ہے وہ اس کے مطابق عمل کریں اور اس سے تجاوز نہ کریں۔

حدیث ⑰ حدثنا محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حكيم عن أبي الحسن ع قال إنما هلك من كان قبلكم بالقياس و إن الله تبارك و تعالى لم يقبض نبيه حتى أكمله جميع دينه في حلاله و حرامه فجاءكم بما تحتاجون إليه في حياته و تستغيثون به و بأهل بيته بعد موته و إنها صحيفة عند أهل بيته حتى إن فيه أرش الخدش ثم قال إن أبا حنيفة ممن

يقول قال علي ع و قلت أنا.

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابوالحسن نے فرمایا: پہلے لوگ قیاس سے ہلاک ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے نبیؐ کو اس وقت تک فوت نہیں کیا جب تک اپنے کُل دین کو ان کے ذریعہ مکمل نہیں کر دیا اور آپؐ کی حیات میں تمام حلال وحرام مکمل نہیں کر دیے۔ پس تم ان کی طرف ضرورت مند ہوتے تو وہ تمھاری ضرورت پوری کرتے اور آپؐ کی وفات کے بعد تم آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے مدد چاہتے ہو۔ آپؐ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس یہ صحیفہ ہے (جس میں ہر شئ کی وضاحت ہے) یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔ پھر فرمایا: ابوحنیفہ کہتا ہے کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی کہا ہے اور میں نے بھی کہا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہؑ کو جفر، جامعہ اور مصحف فاطمہؑ دیا گیا

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن الحسین بن أبی العلاء قال سمعت أبا عبد الله ع یقول عندی الجفر الأبیض قال قلنا و أی شیء فیه؟ قال فقال لی زبور داود و توراة موسی و إنجیل عیسی و صحف إبراهیم و الحلال و الحرام و مصحف فاطمة ما أزعم أن فیه قرآنا و فیه ما یحتاج الناس إلینا و لا نحتاج إلی أحد (شیء) حتی إن فیه (الحد بالجلدة) و نصف الجلدة و ثلث الجلدة و ربع الجلدة و أرش الخدش و عندی الجفر الأحمر (و ما یدریهم ما الجفر؟) قال قلنا جعلت فداك و أی شیء فی الجفر الأحمر؟ قال السلاح و ذلك أنها تفتح للدم یفتحها صاحب السیف للقتل فقال له عبد الله بن أبی یعفور أصلحك الله فیعرف هذا بنو الحسن؟ قال إی و الله کما یعرف اللیل أنه لیل و النهار أنه نهار و لکن یحملهم الحسد و طلب الدنیا و لو طلبوا الحق (بالحق) لکان خیرا لهم.

ابی العلاء نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: میرے پاس سفید جفر ہے۔ میں نے عرض کیا اس میں کیا ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا: داؤدؑ کی زبور، موسیٰؑ کی تورات، عیسیٰؑ کی انجیل، ابراہیمؑ کے صحیفے، حلال وحرام، مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اور گمان کیا جاتا ہے کہ اس میں قرآن ہے اور ہم کسی شئی کے

محتاج نہیں بلکہ لوگ ہمارے محتاج ہیں۔(اس میں ہر شئی کی وضاحت ہے) یہاں تک کہ اس میں ایک کوڑے، نصف کوڑے، تین کوڑے اور چار کوڑوں کی حد بھی موجود ہے بلکہ اس میں ایک خراش کی دیت بھی موجود ہے۔(پھر فرمایا) میرے پاس سرخ جفر ہے اور اُنہیں کیا معلوم کہ جفر کیا ہے؟۔ ہم نے عرض کیا ہم آپؑ پر فدا ہوں سرخ جفر میں کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس میں ہتھیار ہیں اسے خون کے لیے کھولا جاتا ہے اور اسے صاحب سیف قتال کے لیے کھولتا ہے۔عبداللہ بن یعفور نے عرض کیا: اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے کیا بنو حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام اِسے نہیں پہچانتے؟۔آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں اللہ کی قسم! وہ اسے ایسے ہی پہچانتے ہیں جس طرح دن اور رات کو پہچانتے ہیں لیکن حسد اور طلبِ دنیا ان کو ابھار رہی ہے اگر وہ حق کے ذریعے حق کو طلب کریں تو ان کیلئے بہتر ہو۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه الحسن بن علي بن فضال عن ابن بكير (و أحمد بن محمد) عن محمد بن عبد الملك قال كنا عند أبي عبد الله ع نحوا من ستين رجلا و هو وسطنا فجاء عبد الخالق بن عبد ربه فقال له كنت مع إبراهيم بن محمد جالسا فذكروا أنك تقول إن عندنا كتاب علي ع فقال لا و الله ما ترك علي كتابا وإن كان ترك علي كتابا ما هو إلا إهابين و لوددت أنه عند غلامي هذا (فما أبالي) عليه قال فجلس أبو عبد الله ع ثم أقبل علينا فقال (ما هو و الله) كما يقولون إنهما جفران مكتوب فيهما لا و الله إنهما لإهابان عليهما أصوافهما و أشعارهما مدحوسين كتبنا في أحدهما (و في الآخر) سلاح رسول الله ص و عندنا و الله صحيفة طولها سبعون ذراعا ما خلق الله من حلال و (لا) حرام إلا و هو فيها حتى إن فيها أرش الخدش و قام بظفرة على ذراعه فخط به و عندنا مصحف (فاطمه عليه

السلام) أما و الله ما هو بالقرآن.

محمد بن عبدالملک نے بیان کیا ہم ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تقریباً ساٹھ آدمی موجود تھے اور آپؑ ہمارے درمیان تھے کہ عبد الخالق بن عبد ربہ آیا اور اس نے آپؑ سے کہا: میں ابراھیم بن محمد کے ساتھ تھا تو انہوں نے ذکر کیا آپؑ دعویٰ کرتے ہیں کہ آپؑ کے پاس کتابِ علیؑ ہے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں! اللہ کی قسم علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کوئی کتاب نہیں چھوڑی اور اگر کوئی کتاب چھوڑی ہے تو وہ وہی ہے جو دوکھالوں کے درمیان ہے اور میں چاہتا ہوں کہ وہ (کتاب) میرے اِس غلام کے پاس رہے کیونکہ مجھے اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ (راوی کہتا ہے) پھر ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہے جس طرح وہ کہتے ہیں۔ یہ دو جفر ہیں جو لکھی ہوئی ہیں۔ (پھر فرمایا) نہیں اللہ کی قسم! یہ دوکھالیں ہیں ان پر ان کی اُون بھی ہے اور اِن کے بال بھی ہیں۔ ایک میں ہماری کتابیں ہیں اور دوسرے میں رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں اور اللہ کی قسم! ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے اللہ نے جو بھی حلال وحرام پیدا کیا ہے وہ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی ہے اور اپنے ناخن سے اپنی ذراع پر خط کھینچا۔ پھر فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے خبر دار وہ قرآن نہیں ہے۔

حدیث ۳ حدثنا أحمد بن محمد عن (الحجال عبدالله بن محمد) عن أحمد بن عمر (الحلبي) عن أبي بصير قال دخلت على أبي عبد الله ع فقلت له إني أسألك جعلت فداك عن مسألة ليس هاهنا أحد يسمع كلامي؟ (قال) فرفع أبو عبد الله ع سترا بيني و بين بيت آخر فاطلع فيه ثم قال يا أبا محمد سل عما بدا لك قال قلت جعلت فداك إن الشيعة يتحدثون أن رسول الله ص علم عليا ع بابا يفتح منه ألف باب قال فقال أبو عبد الله ع يا أبا محمد علم و الله

رسول الله علیا ألف باب یفتح له من کل باب ألف باب قال قلت له (هذا و الله العلم)قال فنکت ساعة فی الأرض ثم قال إنه لعلم و ما هو بذلك(قال) ثم قال یا أبا محمد و إن عندنا الجامعة و ما یدریهم ما الجامعة؟ قال قلت جعلت فداك و ما الجامعة؟ قال صحیفة طولها سبعون ذراعا بذراع رسول الله ص و إملاء من فلق فیه و خط علی بیمینه فیها کل حلال و حرام و کل شیء یحتاج الناس إلیه حتی الأرش فی الخدش و ضرب بیده إلی فقال تأذن لی یا أبا محمد؟ قال قلت جعلت فداك إنما أنا لك اصنع ما شئت قال فغمزنی بیده فقال حتی أرش هذا کأنه مغضب قال قلت جعلت فداك هذا و الله العلم قال إنه لعلم و لیس بذلك ثم سکت ساعة ثم قال إن عندنا الجفر و ما یدریهم ما الجفر؟ مسك شاة أو جلد بعیر قال قلت جعلت فداك ما الجفر؟ قال وعاء أحمر أو أدم أحمر فیه علم النبیین و الوصیین (و علم العلماء الذین وضوا من بنی اسرائیل)قلت هذا و الله هو العلم قال إنه لعلم و ما هو بذلك ثم سکت ساعة ثم قال و إن عندنا لمصحف فاطمة ع و ما یدریهم ما مصحف فاطمة؟ قال (قلت جالت فداك وما مصحف فاطمة؟قال) مصحف فیه مثل قرآنکم هذا ثلاث مرات و الله ما فیه من قرآنکم (حرف واحد) (إنما هو شیء) (أملاها الله و أوحی إلیها) قال قلت هذا و الله هو العلم قال إنه لعلم و لیس بذاك قال ثم سکت ساعة ثم قال إن عندنا لعلم ما کان و ما هو کائن إلی أن تقوم الساعة قال قلت جعلت فداك هذا و الله هو العلم قال إنه لعلم و ما هو بذاك قال قلت جعلت فداك فأی شیء هو العلم؟ قال ما

یحدث باللیل و النھار الأمر بعد الأمر و الشیء بعد الشیء إلی یوم القیامة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو میں نے آپؑ سے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ سے ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں مگر یہاں آپؑ کے علاوہ کوئی اور تو نہیں جو میرا کلام سن رہا ہو۔(ابوبصیر کہتے ہیں) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرے اور دوسرے گھر کے سامنے سے پردہ اٹھایا اور دیکھا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا پھر فرمایا: اے ابا محمد! پوچھو جو ضروری سمجھتے ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعہ کہتے ہیں رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم کا ایک ایسا باب سکھایا جس سے ہزار دروازے کھلتے ہیں۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابومحمد! اللہ کی قسم نبیؐ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو علم کے ہزار باب سکھائے اور ہر باب سے ہزار باب کھلتے ہیں۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم یہ وہی علم ہے۔ آپؑ نے تھوڑی دیر زمین کریدی پھر فرمایا یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں۔ پھر فرمایا: اے ابومحمد ہمارے پاس جامعہ ہے اور اُنہیں کیا معلوم کہ جامعہ کیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ جامعہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: وہ ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو نبیؐ کی ذراع سے ہے جسے آپؑ کے دہنِ مبارک نے لکھوایا اور جسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دائیں ہاتھ نے لکھا ہے اس میں ہر حلال وحرام موجود ہے اور وہ سب کچھ ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی پھر (امامؑ نے) اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم مجھے اس کی اجازت دیتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مولا میں آپؑ ہی کا (غلام) ہوں جو چاہے کیجئے۔ پس آپؑ نے اپنا ہاتھ مجھے مارا اور فرمایا: یہاں تک کہ اس کی دیت بھی بشرطیکہ وہ غضبناک ہو۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بے شک علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس جفر ہے اور اُنہیں کیا معلوم جفر کیا ہے۔ وہ بکری کی کھال ہے یا اونٹ کی کھال ہے۔ میں نے کہا جفر کیا ہے؟۔ آپؑ نے

فرمایا: ایک سرخ برتن ہے یا سرخ کھال ہے جس میں انبیاء و اوصیاء کا علم ہے اور ان علماء کا علم ہے جو بنی اسرائیل میں سے پہلے گزر گئے۔ میں نے عرض کیا یہ وہی علم ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: بیشک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام بھی ہے اور اُنہیں کیا معلوم مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟۔فرمایا: مصحف میں جو کچھ ہے وہ تمھارے قرآن کے مقابلے میں تین گنا زیادہ ہے اللہ کی قسم! اس میں تمہارے قرآن سے ایک حرف بھی نہیں ہے یہ تو ایسی چیز ہے جسے اللہ نے فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو لکھوایا اور آپؑ کی طرف وحی کیا۔ میں نے عرض کیا اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں پھر آپؑ تھوڑی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: ہمارے پاس اس کا بھی علم ہے جو گزر گیا اور اس کا بھی علم ہے جو قیامت تک ہونے والا ہے۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں اللہ کی قسم! یہ وہی علم ہے۔آپؑ نے فرمایا: بے شک یہ علم ہے مگر وہ علم نہیں۔ میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر وہ علم کیا ہے۔آپؑ نے فرمایا: جو قیامت تک دن اور رات میں امر کے بعد امر میں اور شئی کے بعد شئی میں ظہور کرتا رہے گا۔

حدیث ۴ حدثنا حمزة بن يعلى عن محمد بن الفضيل عن الربعي عن رفيد مولى أبي هبيرة قال قلت لأبي عبد الله ع جعلت فداك يا ابن رسول الله يسير القائم بسيرة علي بن أبي طالب في أهل السواد؟ فقال لا يا رفيد إن علي بن أبي طالب سار في أهل السواد بما في الجفر الأبيض و إن القائم يسير في العرب بما في الجفر الأحمر قال فقلت له جعلت فداك و ما الجفر الأحمر؟ قال فأمر إصبعه إلى حلقه فقال هكذا يعني الذبح ثم قال يا رفيد إن لكل أهل بيت مجيبا شاهدا عليهم شافعا لأمثالهم.

رفید مولیٰ ابن ھبیرہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: اے فرزندِ رسولؐ میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اہل السواد میں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت پر چلیں گے۔ آپؑ نے فرمایا: نہیں اے رفید! بے شک علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل سواد میں اس طرح چلے جس طرح جفر ابیض (سفید جفر) میں ہے اور قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام عرب میں اُس طرح چلیں گے جس طرح جفر احمر (سرخ جفر) میں ہے۔ میں نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں جفر احمر (سرخ جفر) کسے کہتے ہیں۔ آپؑ نے اپنی انگلی اپنے گلے پر پھیری اور فرمایا: اسے کہتے ہیں یعنی ذبح کرنا۔ پھر فرمایا: اے رفید! بے شک کُل اہلِ بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے ایک نجیب ہے جو اُن پر گواہ ہے اور اپنے جیسے دوسروں کا شافع ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن علي بن سعيد قال كنت جالسا عند أبي عبد الله ع و عنده محمد بن عبد الله بن علي إلى جنبه جالسا و في المجلس عبد الملك بن أعين و محمد الطيار و شهاب بن عبد ربه فقال رجل من أصحابنا جعلت فداك إن عبد الله بن الحسن يقول (ليس) لنا في هذا الأمر ما ليس لغيرنا فقال أبو عبد الله ع بعد كلام أما تعجبون من عبد الله يزعم أن أباه علي لم يكن إماما و يقول إنه ليس عندنا علم و صدق و الله ما عنده علم و لكن و الله و أهوى بيده إلى صدره إن عندنا سلاح رسول الله ص و سيفه و درعه و عندنا و الله مصحف فاطمة ما فيه آية من كتاب الله و إنه لإملاء رسول الله ص و خطه علي ع بيده و عندنا و الله الجفر و ما يدرون ما هو؟ أ مسك شاة أو مسك بعير؟ ثم أقبل إلينا و قال أبشروا أ ما ترضون أنكم تجيئون يوم القيامة آخذين

بحجزة علی ع و علی آخذ بحجزة رسول الله ص.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور آپؑ کے پہلو میں محمد بن عبداللہ بن علی بیٹھے ہوئے تھے اور مجلس میں عبدالملک بن اعین اور محمد طیار اور شہاب بن عبدربہ بھی تھے پس ہمارے ساتھیوں میں سے ایک نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں عبداللہ بن حسن کہتا ہے جو امر ہمارے لیے نہیں وہ امر ہمارے غیر کے لیے بھی نہیں۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ کلام کے بعد فرمایا: کیا تمھیں عبداللہ پر تعجب نہیں ہوتا جو کہتا ہے کہ ہمارے جد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام امام نہیں تھے اور کہتا ہے ہمارے پاس کوئی علم نہیں ہے۔(پھر فرمایا) اللہ کی قسم! اس نے سچ کہا اس کے پاس کوئی علم نہیں۔پھر آپؑ نے اپنے ہاتھ سے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: لیکن اللہ کی قسم! ہمارے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں آپؐ کی تلوار اور درع ہے اور اللہ کی قسم! ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں قرآن کی ایک آیت بھی نہیں ہے جسے نبیؐ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا ہے۔(پھر فرمایا) اللہ کی قسم! ہمارے پاس جفر ہے اور اُنہیں کیا معلوم جفر کیا ہے؟ وہ بکری یا اونٹ کی کھال ہے؟۔پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: خوش ہو جاؤ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ تم قیامت کے دن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دامن پکڑے ہوئے آؤ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نبیؐ کا دامن پکڑے ہوں۔

حدیث ﴿٦﴾ حدثنا أحمد بن محمد و محمد بن الحسين عن الحسن بن محبوب عن علي بن رئاب عن أبي عبيدة قال سأل أبا عبد الله ع بعض أصحابنا عن الجفر فقال هو جلد ثور (رثٌّ) مملو علما فقال له فالجامعة؟ قال تلك صحيفة طولها سبعون ذراعا في عرض الأديم مثل فخذ الفالج فيها كلما يحتاج الناس إليه و ليس من قضية إلا و (هي) فيها حتى أرش الخدش قال له

فمصحف فاطمة؟ فسكت طويلا ثم قال إنكم لتبحثون عما تريدون و عما لا تريدون إن فاطمة مكثت بعد رسول الله ص خمسة و سبعين يوما و قد كان دخلها حزن شديد على أبيها و كان جبرئيل يأتيها فيحسن عزاها على أبيها و يطيب نفسها و يخبرها عن أبيها و مكانه و يخبرها بما يكون بعدها في ذريتها و كان علي يكتب ذلك فهذا مصحف فاطمة.

ابی عبیدہ نے بیان کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہمارے ساتھیوں میں سے کسی نے پوچھا: جفر کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا وہ بیل کی بوسیدہ کھال ہے مگر علم سے بھری ہوئی۔اُس نے کہا جامعہ کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: یہ صحیفہ ہے جو چوڑائی میں ستر ذراع لمبا ہے دوکوہانوں والے اونٹ کی ران کی طرح اس میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہے اور ہر قسم کا حکم اس میں موجود ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔اُس نے کہا: مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟۔آپؑ کافی دیر خاموش رہے پھر فرمایا: تم جس سے چاہتے ہو بحث کرتے ہو اور جس سے نہیں چاہتے نہیں کرتے۔حضرت فاطمہؑ نبیؐ کے بعد 75 دن زندہ رہیں آپؑ کو اپنے بابا کی وفات کا بہت دکھ پہنچا تھا جبرائیل آپؑ کو تسلی دیتے تھے اور انہیں خوش رکھتے اور آپؑ کے بابا کا مرتبہ اور مقام بتاتے آپؑ کے بعد آپؑ کی ذریت کے ساتھ جو واقعات رونما ہونے والے تھے وہ بتاتے اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ سب لکھتے رہتے پس یہی مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے۔

حدیث ۷ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم أو غيره عن (أحمد بن ابي بشر) عن بكر بن كرب الصيرفي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أما و الله إن عندنا ما لا نحتاج إلى أحد و الناس يحتاجون إلينا إن عندنا لكتابا إملاء رسول الله و خطه على علي صحيفة فيها كل حلال و حرام و إنكم لتأتونا

فتسألونا فنعرف (إذ أخذتم به و نعرف إذا تركتموه).

بکر بن کرب الصیر فی نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو یہ کہتے ہوئے سنا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ کچھ ہے جس سے ہم کسی کے محتاج نہیں بلکہ تمام لوگ ہمارے محتاج ہیں ہمارے پاس ایک کتاب ہے جو رسولؐ اللہ نے لکھوائی اور اسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھا اس میں ہر حلال وحرام موجود ہے۔تم ہمارے پاس آتے ہو اور ہم سے سوال کرتے ہو پس ہم اُسے پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو اپناتا ہے اور اُسے بھی پہچانتے ہیں جو ہمارے حکم کو ترک کر دیتا ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن علي بن أبي حمزة عن عبد صالح ع قال عندي مصحف فاطمة ليس فيه شيء من القرآن.

علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ امام عبدالصالح نے فرمایا: میرے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے جس میں قرآن سے کچھ بھی نہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه (الحسن) عن أبي المعزى عن عنبسة بن مصعب قال كنا عند أبي عبد الله ع فأثنى عليه بعض القوم حتى كان من قوله و أخزى الله (عدوك) من الجن و الإنس (قال) فقال أبو عبد الله لقد كنا و عدونا كثير و لقد أمسينا و ما أحد أعدى لنا من ذوي قراباتنا و من ينتحل حبنا (حتى) إنهم ليكذبون علينا في الجفر قال قلت أصلحك الله و ما الجفر؟ قال و هو و الله مسك ماعز و مسك ضأن ينطق أحدهما بصاحبه فيه سلاح رسول الله ص و الكتب و مصحف فاطمة أما و الله ما أزعم أنه قرآن.

عنبسہ بن مصعب نے بیان کیا کہ ہم ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھے پس آپؑ کی بعض لوگوں نے

تعریف کی یہاں تک کہ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ آپؑ کے دشمن کو ذلیل کرے چاہے وہ جنوں سے ہو یا انسانوں سے ہو۔(راوی کہتا ہے) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم اور ہمارے دشمن بہت تھے بتحقیق ہم نے شام کی پس ہمارے اقرباء اور ہم سے محبت کی نسبت رکھنے والوں نے ہمارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں کی یہاں تک کہ وہ جفر میں ہم پر جھوٹ بولتے ہیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا اللہ تعالیٰ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے جفر کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ بکری اور بھیڑ کی کھال ہے جس کا ایک پہلو دوسرے سے جڑا ہوا ہے اس میں نبیؐ کے ہتھیار کتابیں اور مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے جو قرآن سے الگ ایک مصحف ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي (الوشا) عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال ذكر له وقيعة ولد الحسن و ذكرنا الجفر فقال و الله إن عندنا لجلدي ماعز و ضأن إملاء رسول الله ص و خط علي و إن عندنا لصحيفة طولها سبعون ذراعا و أملاها رسول الله و خطها علي بيده و إن فيها لجميع ما يحتاج إليه حتى أرش الخدش.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ ابی عبداللہ کے سامنے ابن حسن کے قصے کا ذکر ہوا اور ہم نے جفر کا ذکر کیا پس آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس بکری کی اور بھیڑ کی کھالیں ہیں جس پر رسولؐ اللہ کی املاء کردہ باتیں علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں نے لکھیں اور ہمارے پاس ایک صحیفہ ہے جس کی لمبائی ستر ذراع ہے جو رسولؐ اللہ نے لکھوایا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ سے لکھا اس میں تمام وہ چیزیں ہیں جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن أحمد بن العباس بن معروف عن أبي القاسم الكوفي عن بعض أصحابه قال ذكر ولد الحسن الجفر فقالوا ما هذا

بشيء فذكر بشر ذلك لأبي عبد الله ع قال نعم هما إهابان إهاب ماعز و إهاب ضأن مملوان علما كتب فيهما كل شيء حتى أرش الخدش.

ابو القاسم الکوفی نے بعض اپنے ساتھیوں سے بیان کیا کہ حسن کے لڑکے نے جفر کا ذکر کیا تو لوگ کہنے لگے یہ تو کوئی شئی نہیں۔ جب یہ بات ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے ذکر کی گئی تو آپؑ نے فرمایا: ہاں وہ دو چمڑے ہیں ایک بکری کا اور ایک بھیڑ کا یہ علم سے بھرے ہوئے ہیں ان میں ہر چیز لکھی گئی ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن موسى عن علي بن إسماعيل (عن صفوان) عن عبد الله بن المغيرة عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول ويحكم أتدرون ما الجفر؟ إنما هو جلد شاة ليست بالصغير ولا بالكبيرة فيها خط علي و إملاء رسول الله ص من فلق فيه ما من شيء يحتاج إليه إلا و هو فيه حتى أرش الخدش.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: تمہارے لیے ہلاکت ہو کیا تم جانتے ہو جفر کیا ہے وہ بکری کا چمڑا ہے جو نہ ہی بہت زیادہ چھوٹا ہے اور نہ ہی بہت زیادہ بڑا۔ اسے علی علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا اور رسول اللہ نے اپنے دہن مبارک سے لکھوایا اس میں ہر وہ شئی موجود ہے جس کے لوگ محتاج ہیں یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن رفيد مولى ابن هبيرة عن أبي عبد الله ع قال قال لي يا رفيد كيف أنت إذا رأيت أصحاب القائم قد ضربوا فساطيطهم في مسجد الكوفة ثم أخرج المثال الجديد على العرب الشديد؟ قال قلت جعلت فداك ما هو؟ قال الذبح قال قلت بأي شيء

يسير فيهم؟ بما سار علی بن أبي طالب في أهل السواد؟ (قال لا يا رفيد) إن عليا ع سار بما فی الجفر الأبيض و هو الكف و هو يعلم أنه سيظهر على شيعته من بعده و أن القائم يسير بما فی الجفر الأحمر و هو الذبح و هو يعلم أنه لا يظهر على شيعته.

رفید مولیٰ ابن ھبیر ہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے رفید! تمھارا کیا حال ہوگا جب تم قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اصحاب کو مسجد کوفہ میں اپنے خیمے لگاتے دیکھو گے پھر عرب پر ایک مثالِ جدید ظاہر ہوگی۔(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ذبح کرنا۔(رفید کہتے ہیں) میں نے عرض کیا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن میں کیسی سیرت اختیار کریں گے کیا وہی سیرت اختیار کریں گے جو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اہل السواد میں اختیار کی تھی؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں اے رفید! ابوالائمہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی سیرت اختیار کی تھی جو جفر ابیض (سفید جفر) میں آپؑ کے لئے درج تھی اور وہ مہربانی اور درگزر کی سیرت تھی کیونکہ آپؑ کو معلوم تھا کہ میرے بعد شیعہ مغلوب ہوجائیں گے مگر قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ سیرت اختیار کریں گے جو آپؑ کے لیے جفر احمر (سرخ جفر) میں درج ہے اور وہ ہے ذبح کرنا کیونکہ آپؑ کو معلوم ہوگا کہ میرے بعد شیعہ تا ابد مغلوب نہیں ہوں گے۔

حديث ۱۴ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن على بن النعمان عن أبي زكريا يحيى بن عمرو الزيات عن أبان و عبد الله بن بكير قال لا أعلمه إلا ثعلبة (ولا اعلمه الا و)علاء بن رزين عن محمد بن مسلم قال (بلغ ابا عبدالله مايقول عبدالله بن الحسن فی ابيه على بن ابی طالب انه لم يكن امام حتى خرج و اشهر سيفه وانما يصلح في قريش نفی الامامة قال فقال عبدالله ع)

لأقوام كانوا يأتونه (ويسألونه) عما خلف رسول الله ص إلى علي ع و عما خلف علي إلى الحسن ع و لقد خلف رسول الله ص عندنا جلدا ما هو جلد جمال و لا جلد ثور و لا جلد بقرة إلا إهاب شاة فيها كلما يحتاج إليه حتى أرش الخدش و الظفر و خلفت فاطمة مصحفا ما هو قرآن و لكنه كلام من كلام الله أنزل عليها إملاء رسول الله و خط علي ع.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کچھ بتایا گیا جو عبداللہ بن الحسن نے آپؑ کے جد علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کہا کہ وہ امام نہیں تھے حتٰی کہ وہ نکلے اور تلوار نکال لی اور قریش میں امامت کی نفی کرنا ہی بہتر ہے (راوی کہتا ہے) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان لوگوں سے فرمایا: تم نے اس کے متعلق اُس سے سوال نہیں کیا جو رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف چھوڑا اور بتحقیق رسولؐ اللہ ہمارے پاس ایک جلد (کھال) چھوڑ گئے جو کہ نہ اونٹ کی ہے نہ بیل کی اور نہ ہی گائے کی مگر وہ بکری کی کھال ہے۔ وہ تمام چیزیں اس میں موجود ہیں جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے حتٰی کہ خراش کی دیت بھی اس میں موجود ہے اور فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام نے مصحف چھوڑا جو کہ قرآن نہیں تھا لیکن وہ اللہ کے کلام سے ایک کلام ہے جو اللہ نے آپؑ پر نازل کیا جسے رسولؐ اللہ نے لکھوایا اور حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے لکھا۔

حدیث ⑮ حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد بن الحسين عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن علي بن سعيد قال كنت قاعدا عند أبي عبد الله ع و عنده أناس من أصحابنا فقال له معلى بن خنيس جعلت فداك ما لقيت من الحسن بن الحسن ثم قال له الطيار جعلت فداك بينا أنا أمشي في بعض السكك إذ لقيت محمد بن عبد الله بن الحسن على حمار حوله أناس من الزيدية

فقال لی أیها الرجل إلی إلی فإن رسول الله قال من صلی صلواتنا و استقبل قبلتنا و أکل ذبیحتنا فذلك المسلم الذی له ذمة الله و ذمة رسوله من شاء أقام و من شاء ظعن فقلت له اتق الله و لا تغرنك هؤلاء الذین حولك فقال أبو عبد الله للطیار (ولم تقل له غیره؟) قال لا قال فهلا قلت له إن رسول الله ص قال ذلك و المسلمون مقرون له بالطاعة فلما قبض رسول الله ص و وقع الاختلاف انقطع ذلك فقال محمد بن عبد الله بن علی العجب لعبد الله بن الحسن أنه یهزأ و یقول هذا فی جفرکم الذی تدعون فغضب أبو عبد الله ع فقال العجب لعبد الله بن الحسن یقول لیس فینا إمام صدق ما هو بإمام و لا کان أبوه إماما و یزعم أن علی بن أبی طالب لم یکن إماما و یرد ذلك و أما قوله فی الجفر فإنما هو جلد ثور مذبوح کالجراب فیه کتب و علم ما یحتاج الناس إلیه إلی یوم القیامة من حلال و حرام إملاء رسول الله ص و خطه علی ع بیده و فیه مصحف فاطمة ما فیه آیة من القرآن و إن عندی خاتم رسول الله ص و درعه و سیفه و لواءه و عندی الجفر علی رغم أنف من زعم.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس کھڑا تھا اور ہمارے ساتھیوں میں سے دیگر بھی کچھ لوگ موجود تھے تو معلیٰ بن خنیس نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے حسن بن حسن نہیں ملا پھر طیار نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں ایک دفعہ گلیوں سے گزر رہا تھا تو مجھے محمد بن عبداللہ بن حسن ملا جو ایک گدھے پر سوار تھا اُسکے گرد زیدیہ کے کچھ لوگ تھے۔پس اُس نے مجھ سے کہا اے شخص ادھر آ ادھر آ رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے ہمارے قبلے کو اپنا قبلہ بنائے اور ہمارا ذبیحہ بھی کھائے تو وہ ایسا مسلمان ہے جس کا ذمہ اللہ اور اس کے

رسولؐ نے لیا ہے پھر چاہے وہ ٹھہرے یا کوچ کر جائے۔میں نے کہا اللہ سے ڈر جاؤ یہ لوگ جو تمہارے پاس ہیں یہ تمہیں دھوکے میں نہ ڈال دیں۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے طیار سے فرمایا: تم نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کہا۔انہوں نے کہا نہیں۔پس آپؑ نے فرمایا: تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ رسولؐ اللہ نے یہ اس وقت فرمایا تھا جبکہ لوگ اطاعت پر قائم تھے جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو اختلاف پڑ گیا اور یہ بات قطع ہوگئی۔محمد بن عبداللہ بن علی نے کہا عبداللہ بن الحسن پر تعجب ہے کہ وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے کیا یہ بات تمھاری جفر میں ہے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام جلال میں آ گئے اور فرمایا: عبداللہ بن الحسن پر تعجب ہے وہ کہتا ہے کہ ہم میں کوئی امام نہیں ہے۔وہ سچ کہتا ہے نہ وہ امام ہے نہ اس کا باپ امام ہے۔(پھر فرمایا) وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں اور وہ امامت کا رد کرتا ہے جفر کے متعلق بھی اس کا یہی کہنا ہے۔(پھر آپؑ نے فرمایا) وہ (یعنی جفر) تو بس اور بس ذبح شدہ بیل کی کھال ہے جس طرح ایک تھیلا ہوتا ہے جس میں کتب ہیں اور اس میں حلال و حرام کا وہ علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج رہے گی یہ اللہ کے رسولؐ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس میں مصحفِ فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اور اس میں قرآن کی کوئی آیت نہیں ہے۔میرے پاس نبیؐ کی مہر ہے آپؐ کی درع اور علم ہے اور میرے پاس جفر ہے انکار کرنے والوں کی چاہت کے خلاف۔

حدیث ⑯ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن رجل عن سليمان بن خالد قال قال أبو عبد الله ع إن في الجفر الذي يذكرونه لما يسوؤهم لأنهم لا يقولون الحق و الحق فيه فليخرجوا قضايا علي ع و فرائضه إن كانوا صادقين و سلوهم عن الخالات و العمات و ليخرجوا مصحف فاطمة فإن فيه وصية فاطمة (و معه) سلاح رسول الله ص إن الله

يقول (ائْتُونِي بِكِتابٍ مِنْ قَبْلِ هذا أَوْ أَثارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ).

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جفر میں جس کا وہ ذکر کرتے ہیں وہ چیز ہے جو انہیں پریشان کر دیتی ہے کیونکہ وہ حق نہیں کہتے حالانکہ سارا حق اسی میں ہے اگر وہ سچے ہیں تو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فیصلے اور فرائض لے آئیں اور ان سے خالاؤں اور پھوپھیوں کے متعلق پوچھا جائے وہ مصحف فاطمہؑ لے آئیں۔اس (جفر) میں فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کی وصیت بھی ہے اور اسکے ساتھ رسولؐ اللہ کے ہتھیار بھی ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿اِیْتُوْنِیْ بِکِتٰبٍ مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ اَوْ اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ﴾ ''اگر تم سچے ہو تو میرے پاس اس سے پہلے کی کوئی کتاب یا کسی علم کا بقیہ لے آؤ''۔(احقاف۔۴)۔

حدیث ۱۷ حدثنا محمد بن عبد الحميد عن محمد بن عمرو عن حماد بن عثمان عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي عبد الله ع الذي إملى جبرئيل على علي ع أقرآن هو؟ قال لا.

عمرو بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جو کچھ جبرائیل نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نازل کیا وہ قرآن ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: وہ قرآن نہیں ہے۔

حدیث ۱۸ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن حماد بن عثمان (الناب) قال سمعت أبا عبد الله ع يقول تظهر الزنادقة في سنة ثمانية و عشرين و مائة و ذلك لأني نظرت في مصحف فاطمة قال فقلت و ما مصحف فاطمة ع؟ فقال إن الله تبارك و تعالى لما قبض نبيه ص دخل على فاطمة من وفاته من الحزن ما لا يعلمه إلا الله عز و جل فأرسل إليها ملكا يسلي عنها غمها و يحدثها فكشت ذلك إلى أمير المؤمنين ع فقال لها إذا أحسست بذلك

فسمعت الصوت فقولی لی فأعلمته فجعل یکتب کلما سمع حتی أثبت من ذلك مصحفا قال ثم قال أما إنه لیس فیه من الحلال و الحرام و لکن فیه علم ما یکون.

حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ۱۲۸ھ میں زنادقہ ظاہر ہو جائیں گے کیونکہ میں نے یہ بات مصحف فاطمہؑ میں دیکھی ہے۔(راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبیؐ کو اپنے پاس بلالیا تو حضرت فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو اتنا غم اور دکھ پہنچا کہ اسے صرف اللہ ہی جانتا ہے پس اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جو انہیں تسلی دینے لگا اور ان کا غم دور کرنے لگا اور ان سے باتیں کرنے لگا جب یہ بات حضرت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے آئی تو آپؑ نے حضرت فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: جب تمہیں اس کا احساس ہو اور تم اس کی آواز سنو تو مجھے بتا دینا جب آپؑ نے انہیں بتایا تو وہ لکھنے لگے اور جو کچھ سنا لکھ دیا یہاں تک کہ ایک مصحف لکھ دیا۔پھر آپؑ نے فرمایا: خبردار! اس میں حلال وحرام نہیں بلکہ ما کان و ما یکون کا علم ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا السندی بن محمد عن أبان بن عثمان عن علی بن الحسن عن أبی عبد الله ع قال (قلت) إن عبد الله بن الحسن یزعم أنه لیس عنده من العلم إلا ما عند الناس فقال صدق و الله عبد الله بن الحسن ما عنده من العلم إلا ما عند الناس و لکن عندنا و الله الجامعة فیها الحلال و الحرام و عندنا الجفر أ یدری عبد الله بن الحسن ما الجفر؟ مسك بعیرٍ أم مسك شاة؟ و عندنا مصحف فاطمة ع أما و الله ما فیه حرف من القرآن و لکنه إملاء رسول الله و خط علی کیف یصنع عبد الله إذا جاء الناس من کل أفق و

یسألونه.

علی بن حسن نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: عبداللہ بن الحسن کہتا ہے کہ اُس کے پاس وہی علم ہے جولوگوں کے پاس علم ہے۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! عبداللہ بن حسن نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جولوگوں کے پاس علم ہے لیکن اللہ کی قسم! ہمارے پاس جامعہ ہے اس میں حلال وحرام ہیں اور ہمارے پاس جفر ہے کیا عبداللہ بن الحسن کومعلوم ہے جفر کیا ہے؟۔وہ اونٹ یا بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم! تمہارے اس قرآن کا اس میں ایک حرف بھی نہیں لیکن وہ رسولؐ اللہ کالکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کالکھا ہوا ہے۔(پھرفرمایا) جب ہرطرف سےلوگ پوچھنے آئیں گےتوعبداللہ اس وقت کیا کرے گا۔

حدیث ۲۰ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى (عن معلى بن عثمان) عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع أنه قال في بني عمه ولو أنكم إذا سألوكم وأجبتموه واحتجوكم بالأمر كان أحب إلى (فتقولون) لهم إنا لسنا كما يبلغكم ولكنا قوم نطلب هذا العلم عند من هو أهله ومن صاحبه وهو السلاح عند من هو؟ وهو الجفر عند من هو؟ ومن صاحبه؟ فإن يكن عندكم فإنا نبايعكم وإن يكن عند غيركم فإنا نطلبه حتى نعلم.

معلیٰ بن خنیس نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اپنے چچازادوں کےمتعلق فرمایا: اگر وہ تم سےسوال کریں اورتم انہیں جواب دواوروہ تم پرامر کےساتھ دلیل پیش کریں تو مجھے یہ چیز بہت محبوب ہے کہ تم انہیں کہو ہم ایسے نہیں جس طرح انہیں پہنچا ہے بلکہ ہم لوگ یہ علم اس سے لیتے ہیں جو اس کا اہل اور مالک ہواور وہ ہتھیار کس کے پاس ہیں؟ اور وہ جفر کس کے پاس ہے؟ اور اس کا مالک کون ہے اگر وہ تمہارے پاس ہیں تو ہم تمہاری بیعت کرتے ہیں اگر کسی اور کے پاس ہیں تو اس کو تلاش

کرتے ہیں حتیٰ کہ ہم جان لیں۔

حدیث ۲۱ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن ابن فضال عن حماد بن عثمان قال حدثنی أبو بصير قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما مات أبو جعفر ع حتى قبض مصحف فاطمة ع.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس وقت تک شہادت نہیں ہوئی جب تک مصحفِ فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو (میں نے) اپنے قبضے میں نہ لے لیا۔

حدیث ۲۲ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن نعيم بن قابوس قال قال لي أبو الحسن ع (علي ابني أكبر) ولدي و أسمعهم لقولي و أطوعهم لأمري ينظر في الكتاب الجفر معي وليس ينظر فيه إلا نبي أو وصي نبي.

نعیم بن قابوس نے بیان کیا کہ مجھے ابوالحسن (امام موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا بڑا بیٹا ہے وہ میری بات کو سنتا ہے اور میرا حکم مانتا ہے وہ کتاب الجفر میرے ساتھ پڑھتا ہے اور اسے صرف نبیؐ یا وصی ہی دیکھ سکتا ہے۔

حدیث ۲۳ و ذكر بعض أصحابنا عمن رواه عن فضالة عن حنان عن عثمان بن زياد قال دخلت على أبي عبد الله ع فقال لي اجلس فجلست فضرب يده بإصبعه على ظهر كفي فمسحها عليه ثم قال عندنا أرش هذا فما دونه و ما فوقه.

عثمان بن زیاد نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تو آپؑ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ میں بیٹھ

گیا۔آپؑ نے اپنا ہاتھ اپنی انگلی کے ساتھ میری ہتھیلی کی پشت پر مارا پھر فرمایا: ہمارے نزدیک اس کی اوراس سے زیادہ یا کم کی دیت بھی ہے۔

حدیث ۲۴ حدثنا عبد الله بن جعفر عن موسى بن جعفر عن الوشاء عن أبي حمزة عن أبي عبد الله ع قال مصحف فاطمة ما فيه شيء من كتاب الله و إنما هو شيء ألقي عليها بعد موت أبيها ص.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام میں اس قرآن میں سے کچھ بھی نہیں یہ وہ چیز ہے جو آپؑ پر آپؑ کے والدگرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وفات کے بعد نازل ہوئی۔

حدیث ۲۵ حدثنا يعقوب بن يزيد عن إبراهيم بن محمد النوفلي عن الحسين بن المختار عن عبد الله بن سنان عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين علي ع عندي صحيفة من رسول الله بخاتمه فيها ستون قبيلة بهرجة ليس لها في الإسلام نصيب منهم غني و باهلة و قال يا معشر غني و باهله أعدوا على عطاياكم حتى أشهد لكم عند المقام المحمود أنكم لا تحبوني و لا أحبكم أبدا و قال لآخذن غنيا أخذة تضطرب منها باهلة و قال آخذ في بيت المال مال من مهور البغايا فقال أقسموه بين غني و باهلة.

عبداللہ بن سنان نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ امیرالمومنین علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس رسولؐ اللہ کی طرف سے ایک صحیفہ ہے جس پر آپؐ کی مہر ہے اس میں ساٹھ قبیلوں کا ذکر ہے جو باطل قسم کے لوگ ہیں جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے ان میں کچھ امیر اور کچھ تنگ دست ہیں۔پھر فرمایا: اے امیروں اور تنگ دستوں کی جماعت مجھ پر اپنی شرانگیزیاں ظاہر کروتا کہ میں مقام محمود پر یہ گواہی دے سکوں کہ نہ تم مجھ سے محبت کرتے ہو نہ میں تم سے اور فرمایا: البتہ ضرور میں

امیر قبیلے کو ایسے جکڑوں گا کہ اس سے تنگ دست قبیلہ مضطرب ہو جائے گا۔

حدیث ۲۶ حدثنا محمد بن الحسين عن نضر بن شعيب عن خالد بن ماد عن أبي حمزة الثمالي عن علي بن الحسين ع قال أتى محمد بن الحنفية الحسين بن علي فقال أعطني ميراثي من أبي فقال له الحسين ما ترك أبوك إلا سبع مائة درهم فضلت من عطاياه قال فإن الناس يزعمون فيأتون فيسألوني فلا أجد بدا من أن أجيبهم قال فأعطني من علم أبي قال فدعا الحسين قال فذهب فجاء بصحيفة تكون أقل من شبر أو أكبر من أربع أصابع قال فملأت شجرة و نحوه علما.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: محمد بن حنفیہ حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئے اور کہا کہ مجھے میری وراثت ادا کریں جو میرے والد کی طرف سے مجھے ملی ہے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے والد صرف سات سو درہم چھوڑ کر گئے ہیں جو ان کے عطیات سے بچ گئے تھے اور وہ بھی ان لوگوں کے لیے ہیں جو میرے پاس آئیں گے اور میں اپنے والد کی وصیت کے مطابق انہیں دے دوں گا۔ یہ سن کر محمد بن حنفیہ کہنے لگے اچھا تو آپؑ میرے باپ کی علمی وراثت ہی مجھے دے دیں پس حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور ایک صحیفہ لانے کو کہا جو کہ چند انگلیوں کے برابر تھا اور محمد بن حنفیہ نے اس میں سے اپنا حصہ لے لیا۔

حدیث ۲۷ حدثنا عمران بن موسى عن محمد بن الحسين عن عبيس بن هشام عن محمد بن أبي حمزة و أحمد بن عائذ عن ابن أذينة عن علي بن سعيد قال كنت عند أبي عبد الله ع فقال له محمد بن عبد الله بن علي العجب لعبد الله بن الحسن يهزأ أو يقول هذا (في) جفركم الذين تدعون فغضب أبو عبد الله

فقال العجب لعبد الله يقول ليس فينا إمام صدق و ليس هو بإمام و ما كان أبوه بإمام يزعم أن علي بن أبي طالب لم يكن إماما و كذب و أما قوله في الجفر فإنه جلد ثور مدبوغ كالجراب فيه كتب و علم ما يحتاج الناس إليه إلى يوم القيامة من حلال و حرام إملاء رسول الله بخط علي ع و فيه مصحف فاطمة ما فيه آية من القرآن و إن عندي لخاتم رسول الله و درعه و سيفه و لواءه و عندي الجفر على رغم أنف من زعم۔

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا تو آپؑ سے محمد بن عبداللہ بن علی نے کہا: عبداللہ بن حسن بھی عجیب ہے وہ مزاح کرتا ہے اور کہتا ہے یہ تمھارے جفر میں ہے جس کا تم دعویٰ کرتے ہو۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: عبداللہ کے لیے تعجب ہے وہ کہتا ہے کہ ہم میں امامِ صادق کوئی نہیں (پھر فرمایا اُس نے سچ کہا) نہ تو وہ خود امام ہے اور نہ اس کا باپ امام تھا وہ کہتا ہے کہ علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی امام نہیں ہیں اور اسی طرح وہ جفر کے متعلق جھوٹ کہتا ہے۔ (پھر فرمایا) یقیناً جفر بیل کی کھال کا ایک تھیلا ہے جو سبز رنگ کا ہے جس میں کتابیں اور علم ہے جس کی لوگوں کو قیامت تک احتیاج ہے اس میں حلال وحرام ہیں یہ رسولؐ اللہ کی املاء کردہ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے۔ اس میں مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام بھی ہے جس میں اس قرآن کی ایک آیت بھی نہیں اور میرے پاس نبیؐ کی انگوٹھی، تلوار اور عَلَم ہے اور میرے پاس ان لوگوں کی ناپسندیدگی کے باوجود جفر ہے۔

حدیث ۲۸ حدثنا (علي بن الحسن عن الحسن بن الحسين السجاني) عن محول بن إبراهيم عن أبي مريم قال قال لي أبو جعفر ع عندنا الجامعة و هي سبعون ذراعا فيها كل شيء حتى أرش الخدش إملاء رسول الله ص و خط

علی ع و عندنا الجفر و هو أديم عكاظی قد كتب فيه حتى ملئت أكارعه فيه ما كان وما هو كائن إلى يوم القيامة.

ابومریم نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس جامعہ ہے (جس کی لمبائی) ستر ذراع ہے اس میں ہر چیز ہے یہاں تک کہ خراش کی دیت بھی ہے۔وہ رسولؐ اللہ کا لکھوایا ہوا اور علیؑ کے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اور ہمارے پاس جفر ہے جو ایک عکاظی چمڑا ہے اس کے ہر (حصہ) پر لکھا ہوا ہے یہاں تک کہ اس کے پایوں پر بھی لکھا ہوا ہے اس میں ما کان و ما یکون کا علم قیامت تک کے لئے درج ہے۔

حدیث ۲۹ حدثنا محمد بن إسماعيل عن ابن أبي نجران عن محمد بن سنان عن داود بن سرحان و يحيى بن معمر و على بن أبي حمزة عن الوليد بن صبيح قال قال لی أبو عبد الله ع يا وليد إنی نظرت فی مصحف فاطمة قبيل فلم أجد لبنی فلان فيها إلا كغبار النعل.

ولید بن صبیح نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ولید! میں نے مصحفِ فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام میں تھوڑی دیر پہلے دیکھا پس میں نے اس میں بنی فلاں کے لیے جوتوں کے گردوغبار کے علاوہ اور کچھ نہیں دیکھا۔

حدیث ۳۰ حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد عن على بن الحكم عن أبان بن عثمان عن على بن أبي حمزة عن أبي عبد الله ع قال قيل له إن عبد الله بن الحسن يزعم أنه ليس عنده من العلم إلا ما عند الناس فقال صدق و الله (عبدالله) ما عنده من العلم إلا ما عند الناس و لكن عندنا و الله الجامعة فيها الحلال و الحرام و عندنا الجفر أ فيدری عبد الله (ما الجفر؟) أ

مسك بعير أو مسك شاة؟ و عندنا مصحف فاطمة أما و الله ما فيه حرف من القرآن و لكنه إملاء رسول الله ص و خط علي ع كيف يصنع عبد الله إذا جاءه الناس من كل فن يسألونه أ ما ترضون أن تكونوا يوم القيامة آخذين بحجزتنا و نحن آخذون بحجزة نبينا و نبينا آخذ بحجزة ربه؟.

علی بن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: عبداللہ بن الحسن کہتا ہے میرے پاس بھی وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! عبداللہ نے سچ کہا اس کے پاس وہی علم ہے جو لوگوں کے پاس ہے۔ مگر اللہ کی قسم! ہمارے پاس جامعہ ہے جس میں حلال وحرام ہیں اور ہمارے پاس جفر ہے کیا عبداللہ کو معلوم ہے کہ جفر کیا ہے؟۔ (پھر فرمایا) وہ اونٹ اور بکری کی کھال ہے اور ہمارے پاس مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام ہے اللہ کی قسم! اُس میں قرآن کا ایک حرف بھی نہیں ہے لیکن یہ نبیؐ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ کا لکھا ہوا ہے اس وقت عبداللہ کا کیا حال ہوگا جب اس کے پاس ہر فن کے لوگ آئیں گے اور اُس سے سوال کریں گے کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ قیامت کے روز ہمارے دامن کو پکڑے ہوئے آؤ اور ہم اپنے نبیؐ کے دامن کو پکڑ کر آئیں اور نبیؐ اپنے رب کے دامن کو پکڑ کر آئیں۔

حدیث ۳۱ حدثنا محمد بن عيسى عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن علي بن سعيد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول أما قوله في الجفر إنما هو جلد ثور مدبوغ كالجراب فيه كتب و علم ما يحتاج إليه الناس إلى يوم القيامة من حلال و حرام إملاء رسول الله ص و خط علي ع.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ جفر کے متعلق فرما رہے تھے: وہ چمڑے کا ایک تھیلا ہے جس میں کتابیں ہیں اور اس میں حلال وحرام سے وہ علم ہے جس کی لوگوں کو

قیامت تک احتیاج رہے گی یہ رسولؐ اللہ کا لکھوایا ہوا اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ہے۔

الجزء الرابع

باب نمبر ﴿۱﴾

رسولؐ اللہ اور امیرؑ المومنین کی کتب ائمہؑ کی طرف لوٹ کر آ گئیں

حدیث ۱ حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن (معلى أبي عثمان) عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع قال إن الكتب كانت عند علي (امير المومنين ع) فلما سار إلى العراق استودع الكتب أم سلمة فلما مضى علي كانت عند الحسن فلما مضى الحسن كانت عند الحسين فلما مضى الحسين كانت عند علي بن الحسين ثم كانت عند أبي.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: کتب امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھیں جب وہ عراق گئے تو تمام کتب ام سلمہ کو دے گئے جب علیؑ شہید ہوئے تو وہ کتب حسن علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں جب حسن علیہ الصلوۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں جب حسین علیہ الصلوۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ کتب علی بن الحسین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں پھر میرے والد محترم علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن الحسن بن علي بن فضال عن أبيه عن ابن

بکیر (عن زرارة) عن عبد الملك بن أعين قال أرانی أبو جعفر ع بعض كتب علی ثم قال لی لأی شیء كتبت هذه الكتب؟ قلت ما أبين الرأی فيها قال هات قلت علم أن قائمكم يقوم يوما فأحب أن يعمل بما فيها قال صدقت.

عبدالملک بن اعین نے بیان کیا کہ مجھے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے علی علیہ الصلوۃ والسلام کی بعض کتب دکھائیں پھر فرمایا تم جانتے ہو یہ کتب کس لیے لکھی گئیں؟۔میں نے کہا اس کے متعلق میری نہایت واضح رائے ہے۔آپؑ نے فرمایا: پیش کرو۔میں نے کہا یہ اس لیے کہ ایک دن قائم علیہ الصلوۃ والسلام ظہور فرمائیں گے پس انہوں نے پسند کیا کہ وہ اِس کے مطابق فیصلے کریں اور عمل کریں۔آپؑ نے فرمایا: تُو نے سچ کہا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن إسماعيل عن منصور عن أبی الجارود قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن الحسين بن علی ع لما حضره الذی حضره دعا ابنته الكبرى فاطمة فدفع إليها كتابا ملفوفا ووصية ظاهرة و كان علی بن الحسين مبطونا معهم لا يرون إلا لما به فدفعت فاطمة الكتاب إلى علی بن الحسين ثم صار ذلك الكتاب و الله إلينا (يا زياد) قال قلت فما فی ذلك الكتاب جعلنی الله فداك؟ قال فيه و الله ما يحتاج إليه ولد آدم منذ يوم خلق (الله) آدم إلى أن تفنى الدنيا و الله إن فيه الحدود حتى إن فيه أرش الخدش.

ابن الجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: جب حسین بن علی علیہ الصلوۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنی بڑی بیٹی فاطمہ کبریٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو بلایا اور ایک کتابِ ملفوف اور ظاہری وصیت اُن کے حوالے کی۔فاطمہ علیہ الصلوۃ والسلام نے وصیت علی بن حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے حوالے کر دی پھر یہ کتاب ہماری طرف لوٹ آئی۔میں نے کہا: اس کتاب میں کیا ہے مجھے اللہ تعالیٰ آپؑ پر قربان

ہونے والا بنائے؟۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اس میں وہ سب کچھ ہے جس کے لوگ محتاج ہیں آدمؑ کے پیدا ہونے سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک جس چیز کی بھی احتیاج ہوسکتی ہے وہ اس میں موجود ہے اللہ کی قسم! اس میں حدود بھی ہیں یہاں تک کہ اس میں خراش کی دیت بھی موجود ہے۔

حدیث ۴ حدثنا عمران بن موسى عن محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عيسى بن عبد الله عن أبيه عن جده عن عمر بن أبي سلمة عن أمه أم سلمة قال قالت أقعد رسول الله عليا ع في بيتي ثم دعا بجلد شاة فكتب فيه حتى ملأ أكارعه ثم دفعه إلي و قال من جاءك من بعدي بآية كذا و كذا فادفعيه إليه فأقامت أم سلمة حتى توفي رسول الله ص و ولي أبو بكر أمر الناس بعثتني فقالت اذهب و انظر ما صنع هذا الرجل (قال) فجئت فجلست في الناس حتى خطب أبو بكر ثم نزل فدخل بيته فجئت فأخبرتها فأقامت حتى إذا ولي عمر بعثتني (فاصنعت مثل ما صنعته) فصنع مثل ما صنع صاحبه فجئت فأخبرتها ثم أقامت حتى ولي عثمان فبعثتني (فصنعة كما صنعته) فصنع (كما) صنع صاحباه فأخبرتها ثم أقامت حتى ولي علي فأرسلتني فقالت انظر ماذا يصنع هذا الرجل؟ فجئت فجلست في المسجد فلما خطب علي نزل فرآني في الناس فقال اذهب فاستأذن على أمك قال فخرجت حتى جئتها فأخبرتها و قلت قال لي استأذن لي على أمك و هو خلفي يريدك قالت و أنا و الله أريده فاستأذن علي فدخل فقال لها أعطيني الكتاب الذي دفع إليك (رسول الله) بآية كذا و كذا كأني أنظر إلى أمي حتى قامت إلى تابوت لها في جوفها تابوت (لها) صغير فاستخرجت من جوفه كتابا فدفعته إلى علي

ثم قالت لی أمی یابنی الزمه فلا واللّٰه ما رأیت بعد نبیك إماما غیره.

عمر بن ابی سلمہ نے ام سلمہ سے روایت کیا کہ رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو میرے گھر میں بٹھایا پھر بکری کا چمڑا منگوایا پس اس میں لکھنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کے پائے لکھ لکھ کر بھر دیئے پھر اسے میرے حوالے کر دیا اور فرمایا: جو شخص میرے بعد آئے جس کی فلاں اور فلاں علامات ہوں پس اُس کو یہ دے دینا۔ کچھ عرصہ بعد رسولؐ اللہ اس دنیا سے چلے گئے اور ابوبکر لوگوں پر خلیفہ بن گیا۔(راوی کہتا ہے) ام سلمہ نے مجھے بھیجا کہ دیکھوں اس شخص نے کیا کہا میں گیا اور لوگوں میں بیٹھ گیا تو ابوبکر نے خطبہ دیا پھر وہ اتر آئے اور گھر چلے گئے میں واپس آیا اور ام سلمہ کو واقعہ بتایا تو وہ ٹھہری رہیں۔ جب عمر خلیفہ بنا تو پھر ام سلمہ نے مجھے بھیجا میں وہاں گیا پس اُس نے اسی طرح کیا جس طرح اس کے ساتھی نے کیا تھا میں واپس آیا اور آپ کو اس پورے واقع سے باخبر کیا پھر وہ ٹھہری رہیں یہاں تک کہ عثمان خلیفہ بنا تو ام سلمہ نے مجھے پھر بھیجا میں نے اسی طرح کیا جس طرح پہلے کیا تھا اور عثمان نے بھی اسی طرح کیا جس طرح اس کے پہلے دونوں ساتھیوں نے کیا پس میں نے جا کر ام سلمہ کو بتایا وہ پھر ٹھہری رہیں پھر جب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ بنے (اور خلافت اپنے صحیح مقام پر آئی) تو انہوں نے مجھے بھیجا کہ دیکھو یہ شخص کیا کرتا ہے میں آپؑ کے پاس گیا اور مسجد میں بیٹھ گیا جب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام خطبہ دے کر اترے اور مجھے لوگوں میں دیکھا تو فرمایا: جاؤ اپنی ماں سے اجازت لو۔ میں وہاں سے نکل کر ام سلمہ کے پاس پہنچا اور پورا واقعہ بتایا اور یہ بھی بتایا کہ انہوں نے مجھے کہا جاؤ اپنی ماں سے اجازت مانگو وہ میرے پیچھے آرہے ہیں اور آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔ ام سلمہ نے کہا اللہ کی قسم! میں بھی اُن سے ملنا چاہتی ہوں پس علیؑ نے اجازت چاہی اور اندر داخل ہوئے اور ام سلمہ سے فرمایا: مجھے وہ کتاب دے دیں جو رسولؐ اللہ نے فلاں فلاں نشانی بتانے پر مجھے سونپ دینے کا حکم دیا تھا۔(عمر بن ابی سلمہ کہتے ہیں) میں اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا وہ اٹھیں اور ایک صندوق کے پاس گئیں اس کے اندر ان کا ایک چھوٹا

سا تابوت تھا اس کے اندر سے انہوں نے ایک کتاب نکالی اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دی۔ پھر مجھے میری ماں نے کہا بیٹا اس کو لازم پکڑنا اللہ کی قسم! میں نے تمہارے نبیؐ کے بعد ان کے علاوہ اور کوئی امام نہیں دیکھا۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن جعفر بن محمد عن عبد الله بن ميمون عن جعفر عن أبيه قال في كتاب علي ع كل شيء يحتاج إليه حتى الخدش و الأرش و الهرش.

عبداللہ بن میمون نے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتاب میں ہر وہ چیز موجود ہے جس کی لوگوں کو احتیاج ہوتی ہے یہاں تک کہ خراش اور اُس کی دیت بھی۔

حدیث ⑥ حدثنا محمد بن خالد الطيالسي عن (سيف عن منصور أو عن يونس) قال حدثني أبو الجارود قال سمعت أبا جعفر ع يقول لما حضر (من) الحسين ع ما حضر دعا فاطمة بنته فدفع إليها كتابا ملفوفا و وصية ظاهرة فقال يا بنتي ضعي هذا في أكابر ولدي فلما رجع علي بن الحسين دفعته إليه و هو عندنا قلت ما ذاك الكتاب؟ قال ما يحتاج إليه ولد آدم منذ كانت الدنيا حتى تفنى.

ابو الجارود نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے اپنی بیٹی فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کو بلایا اور اُن کے حوالے ایک کتابِ ملفوف اور ظاہری وصیت کی اور فرمایا: اے میری بیٹی یہ میری بڑی اولاد تک پہنچا دینا پس جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام واپس آئے تو وہ کتاب انہوں نے علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دی اور اب وہ

ہمارے پاس ہے۔ (راوی کہتا ہے میں نے کہا) وہ کتاب کیا ہے؟۔فرمایا: اس میں وہ سب چیزیں موجود ہیں جس کی تمھیں احتیاج ہے دنیا کی ابتداء سے لے کر دنیا کے فناء تک۔

حدیث ⑦ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن خلف بن حماد عن الحسين بن نعيم الصحاف عن علي بن يقطين قال قال لي أبو الحسن ع (من غير عن اساله) يا علي هذا أفقه ولدي و قد نحلته كتبي و أشار بيده إلى (ابنه علي ع).

علی بن یقطین نے بیان کیا کہ مجھ سے ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغیر پوچھے فرمایا: اے علیؑ! میرا یہ بیٹا کرم اور علم میں انتہا تک پہنچا ہوا ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس کے لیے مخصوص کر دی ہیں اور اپنے ہاتھ سے اپنے بیٹے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ⑧ حدثنا محمد بن عيسى عن ايمن بن محرز عن علي بن يقطين قال سمعته يقول إن ابني عليا سيد ولدي و قد نحلته كتبي.

علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں نے ان (ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے سنا: میرا بیٹا علیؑ میری اولاد کا سردار ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس سے مخصوص کر دی ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عيسى عن الحسن بن محبوب و عثمان بن عيسى عن الحسين بن نعيم عن علي بن يقطين قال كنت جالسا عند أبي إبراهيم فدخل عليه علي ابنه فقال هذا سيد ولدي و قد نحلته كتبي.

علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں ابی الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھا ہوا تھا تو آپؑ کے بیٹے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آ گئے آپؑ نے فرمایا: یہ میری اولاد کا سردار ہے اور میں نے اپنی کتابیں اس کے لیے مخصوص کر دی

ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن القاسم بن بريد العجلي عن محمد بن مسلم قال سألته عن ميراث العلم ما بلغ أ جوامع هو من العلم أم فيه تفسير كل شيء من هذه الأمور التي يتكلم فيها الناس من الطلاق و الفرائض؟ فقال إن عليا ع كتب العلم كله القضاء و الفرائض فلو ظهر أمرنا فلم يكن شيء إلا و فيه سنة نمضيها.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے علم کی وراثت کے متعلق پوچھا کہ جو پہنچا ہے کیا وہ علم کا جامع بیان ہے یا ان معاملات میں سے ہے جن میں ہر ایک کی تفسیر ہے جس کے متعلق لوگ کلام کرتے ہیں چاہے طلاق سے ہو یا فرائض سے؟۔ آپؑ نے فرمایا: علی علیہ الصلوۃ والسلام نے سارا علم لکھ لیا جن میں قضاء اور میراث بھی ہے اگر ہمارا امر ظاہر ہو گیا تو ہر چیز میں ہم سنت کو جاری کر دیں گے۔

حدیث ⑪ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عنبسة بن بجاد العابد قال سمعت جعفر بن محمد ع و ذكرت عنده الصلاة فقال إن في كتاب علي الذي إملاء رسول الله إن الله تبارك و تعالى لا يعذب على كثرة الصلاة و الصيام و لكن يزده جزاء.

عنبسہ بن بجاد عابد نے بیان کیا کہ میں نے جعفر بن محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا اور ان کے سامنے صلوٰۃ کا ذکر ہوا پس آپؑ نے فرمایا: کتابِ علیؑ میں جس کو رسولؐ اللہ نے لکھوایا اللہ تبارک وتعالیٰ کثرتِ نماز اور کثرت روزہ سے عذاب نہیں کرتا بلکہ اس کی جزاء میں اضافہ کر دیتا ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن بن أبي هاشم عن عنبسة العابد قال كنا عند الحسين بن علي عم جعفر بن محمد و جاءه محمد بن عمران فسأله كتاب أرض فقال حتى آخذ ذلك من أبي عبد الله ع قال قلت له و ما شأن ذلك عند أبي عبد الله ع؟ قال إنها وقعت عند الحسن ثم عند الحسين ثم عند علي بن الحسين ثم عند أبي جعفر ع ثم عند جعفر فكتبناه من عنده.

عنبسہ عابد نے بیان کیا کہ ہم حسین بن علی کے پاس موجود تھے جو جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چچا تھے تو محمد بن عمران اِن کے پاس آیا اور اُسنے ایک کتاب کے متعلق سوال کیا انہوں نے کہا یہ تب ہوگا جب میں اُسے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے حاصل کرلوں۔(راوی کہتا ہے) میں نے انہیں کہا ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس کتاب کی کیا شان ہے؟۔ انہوں نے کہا وہ کتاب حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھی پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئی پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آگئی (راوی کہتا ہے) (جو بیان کیا) یہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس لکھا تھا۔

حدیث ⑬ حدثنا عمران بن موسى عن محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن زرارة عن عيسى بن عبد الله عن أبيه عن جده قال التفت علي بن الحسين ع إلى ولده و هو في الموت و هم مجتمعون عنده ثم التفت إلى محمد بن علي ابنه فقال يا محمد هذا الصندوق فاذهب به إلى بيتك ثم قال أما إنه لم يكن فيه دينار و لا درهم و لكنه كان مملوا علما.

عیسیٰ بن عبداللہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

شہادت کے وقت اپنی اولاد کی طرف توجہ کی تو وہ سب آپؑ کے پاس جمع تھے پھر اپنے بیٹے محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف توجہ کی اور فرمایا: اے محمدؑ! یہ صندوق اٹھا کر اپنے گھر لے جاؤ پھر فرمایا: اس میں درہم و دینار نہیں ہیں مگر یہ علم سے بھرا ہوا ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن الحسين عن أبي مخلد عن عبد الملك قال دعا أبو جعفر ع بكتاب علي ع فجاء به جعفر ع مثل فخذ الرجل مطوي فإذا فيه إن النساء ليس لهن من عقار الرجل إذا هو توفي عنها شيء فقال أبو جعفر هذا و الله خطه علي ع بيده و إملاء رسول الله ص.

عبدالملک نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتابِ علیؑ منگوائی پس جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام اُسے لے کر آئے وہ آدمی کی ران کی طرح لپٹی ہوئی تھی اس میں درج تھا کہ اگر مرد فوت ہو جائے تو عورتوں کے لیے مہر سے کوئی چیز نہیں۔ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! یہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھوں سے لکھی ہوئی اور رسولؐ اللہ کی لکھوائی ہوئی کتاب ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن عنبسة عن أبي عبد الله ع قال في كتاب علي ع الذي أملى رسول الله ص إن كان الشؤم في شيء ففي النساء

عنبسہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کتابِ علیؑ میں جسے رسولؐ اللہ نے لکھوایا یہ بھی ہے کہ اگر نحوست کسی شئی میں ہو تو وہ عورتیں ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد الرحمن بن حماد عن

جعفر بن عمران الوشاء عن (أبي المقدام) عن ابن عباس قال كتب رسول الله ص كتابا فدفعه إلى أم سلمة فقال إذا أنا قبضت فقام رجل على هذه الأعواد يعني المنبر فأتاك يطلب هذا الكتاب فادفعيه إليه فقام أبو بكر و لم يأتها و قام عمر و لم يأتها و قام عثمان فلم يأتها (فلما ان قام) علي ع (اتاها) فناداها في الباب فقالت ما حاجتك؟ فقال الكتاب الذي دفعه إليك رسول الله ص فقالت و إنك أنت صاحبه؟ فقالت أما و الله إن الذي كنت لأحب أن يحبوك به فأخرجته إليه ففتحه فنظر فيه ثم قال إن في هذا العلما جديدا.

ابی المقدام نے بیان کیا کہ ابن عباس کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے ایک کتاب لکھی تو وہ ام سلمہ کے حوالے کر دی اور فرمایا کہ میری وفات کے بعد جب کوئی شخص ان لکڑیوں پر بیٹھے یعنی منبر پر اور تیرے پاس یہ کتاب لینے آئے تو اس کے سپرد کر دینا پس ابوبکر خلیفہ بنا تو وہ نہ آیا پھر عمر بھی منبر پر بیٹھا مگر وہ بھی نہ آیا پھر عثمان بیٹھا مگر وہ بھی نہیں آیا پھر جب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھے تو وہ ان کے پاس آئے اور انہیں دروازے پر آواز دی تو ام سلمہ کہنے لگیں تمہاری کیا حاجت ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: جو کتاب آپ کو رسولؐ اللہ نے دی تھی وہ مجھے دے دیجیے۔وہ کہنے لگیں آپؑ اس کے حق دار ہیں؟ اور کہا اللہ کی قسم! میں یہ چاہتی تھی کہ اس کے ذریعے لوگ آپؑ سے محبت کریں پھر وہ کتاب انہوں نے علیؑ کو کھول کر دی آپؑ نے دیکھا اور فرمایا: یہ علم جدید ہے۔

حدیث ⑰ حدثنا محمد بن إسماعيل عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن عبد الله بن أيوب عن أبيه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول ما ترك علي شيعة و هم يحتاجون إلى أحد في (الحلال و الحرام) حتى إنا وجدنا في كتابه أرش الخدش قال ثم قال أما إنك إن رأيت كتابه لعلمت أنه من كتب

الأولين.

عبداللہ بن ایوب نے اپنے باپ سے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے شیعوں کو اس حالت میں نہیں چھوڑا کہ وہ حلال وحرام میں کسی کے محتاج ہوں یہاں تک کہ میں نے آپؑ کی کتاب میں خراش کی دیت بھی پائی ہے۔ پھر فرمایا: میں نے آپؑ کی کتاب کو دیکھا تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ کتاب کتبِ اوّلین میں سے ہے۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن أبي الصباح قال قلت لأبي عبد الله ع بلغنا أن رسول الله ص قال لعلي ع أنت أخي و صاحبي و صفيي و وصيي و خالصي من أهل بيتي و خليفتي في أمتي و سأنبئك فيما يكون فيها من بعدي يا علي إني أحب لك ما أحبه لنفسي و أكره لك ما أكرهه لها فقال لي أبو عبد الله هذا مكتوب عندي في كتاب علي و لكن دفعته أمس حين كان هذا الخوف و هو حين صلب المغيرة.

ابوالصباح نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا۔ ''تُو میرا بھائی اور ساتھی ہے میرا پسندیدہ اور میرا اوصی ہے میرے خالص اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے اور میری امت میں میرا خلیفہ ہے۔ میں تجھے خبر دوں گا کہ میرے بعد اس (امت) میں کیا ہوگا اے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں تیرے لیے وہ پسند کرتا ہوں جو اپنے لیے پسند کرتا ہوں اور تیرے لئے وہ چیز ناپسند کرتا ہوں جو اپنے لیے ناپسند کرتا ہوں''۔ (راوی کہتا ہے) ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: یہ میرے پاس کتابِ علیؑ میں لکھا ہوا ہے لیکن میں نے کل علیؑ کو یہ کتاب دے دی کیونکہ جب کل مغیرہ کو سولی پر لٹکایا گیا تو مجھے خوف ہوا۔

حدیث ⑲ حدثنا محمد بن الحسين عن الحسن بن علي بن فضال عن

ابن بكير عن زرارة عن أبي عبد الله ع قال ما مضى أبو جعفر حتى صارت الكتب إلي.

زرارہ نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام اس وقت تک دنیا سے نہیں گئے جب تک کتاب مجھے نہیں دے دی۔

حدیث ⑳ حدثنا محمد بن عيسى عن صفوان عن أبي عثمان عن معلى بن خنيس عن أبي عبد الله ع أنه قال في بني عمه لو أنكم (اذا) سألوكم و أجبتموهم كان أحب إلي أن تقولوا لهم إنا لسنا كما يبلغكم و لكنا قوم نطلب هذا العلم عند من هو و من صاحبه فإن يكن عندكم فإنا نتبعكم إلى من يدعونا إليه و إن يكن عند غيركم فإنا نطلبه حتى نعلم من صاحبه و قال إن الكتب كانت عند علي بن أبي طالب ع فلما سار إلى العراق استودع الكتب أم سلمة فلما قتل كانت عند الحسن فلما هلك الحسن كانت عند الحسين (ثم كانت عند علي بن الحسين) ثم كانت عند أبي (جعفر) ثم (نريهم يسقونا) إلى خير هم أرغب إليه منا أم هم أسرع إليه منا؟ ولكنا ننتظر أمر الأشياخ الذين قبضوا قبلنا أما أنا فلا أحرج أن أقول إن الله قال في كتابه لقوم (أَوْ أَثارَةٍ مِنْ عِلْمٍ إِنْ كُنْتُمْ صادِقِينَ) فمرهم فليدعوا (من عنده) أثرة من علم إن كانوا صادقين.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے چچا زاد بھائیوں کے متعلق فرمایا: اگر تم سے وہ سوال کریں اور تم انہیں جواب دو تو میں پسند کرتا ہوں کہ تم یہ کہو ہم ایسے نہیں جس طرح تمھیں پہنچا ہے بلکہ ہم تو ایسے لوگ ہیں جو اس علم کو اس سے لیتے ہیں جو اس کا مالک ہو پس اگر وہ تمہارے

پاس ہے تو ہم تمہاری پیروی کریں گے اگر کسی اور کے پاس ہے تو اس کو تلاش کرتے ہیں حتٰی کہ ہم اس کے مالک کو جان لیں۔ پھر فرمایا: جو کتابیں علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھیں جب آپؑ عراق گئے تو وہ کتابیں ام سلمہ کے پاس چھوڑ دیں جب آپؑ شہید ہوئے تو وہ حسن علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس چلی گئیں جب حسن علیہ الصلوۃ والسلام شہید ہوئے تو وہ حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس چلی گئیں پھر علی بن الحسین علیہ الصلوۃ والسلام پھر ابی جعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس چلی گئیں۔ پھر انہیں (یعنی میرے چچا زاد بھائیوں کو) دیکھو کہ وہ ہمیں اپنے اخیار کی جانب سیراب کر رہے ہیں کیا وہ ہم سے زیادہ اس کی جانب راغب ہیں یا وہ ہم سے زیادہ اس کی جانب سریع ہیں؟۔ لیکن ہم اشیاخ کے معاملے کا انتظار کر رہے ہیں جو ہم سے پہلے اٹھا لیے گئے جبکہ میں یہ کہنے میں حرج محسوس نہیں کرتا کہ اللہ نے اپنی کتاب میں قوم سے فرمایا: ﴿اَوۡ اَثٰرَۃٍ مِّنۡ عِلۡمٍ اِنۡ کُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ﴾ ''یا کسی علم کا بقیہ لے آؤ اگر تم سچے ہو''۔ (احقاف۔۴)۔

حدیث ﴿۲۱﴾ حدثنا الحسن بن علي عن أحمد بن هلال عن أمية بن علي عن حماد بن عيسى عن إبراهيم بن عمر اليماني عن أبي الطفيل عن أبي جعفر ع قال قال رسول الله ص لأمير المؤمنين ع اكتب ما أملي عليك قال (علي ع) يا نبي الله و تخاف (علي ع) النسيان؟ قال لست أخاف عليك النسيان و قد دعوت الله لك أن يحفظك فلا ينساك لكن اكتب لشركائك قال قلت و من شركائي يا نبي الله؟ قال الأئمة من ولدك بهم تسقى أمتي الغيث و بهم يستجاب دعاؤهم و بهم يصرف البلاء عنهم و بهم تنزل الرحمة من السماء و هذا أولهم (و) أومأ بيده إلى الحسن ثم أومأ بيده إلى الحسين ثم قال الأئمة من ولدك.

ابراھیم بن عمر یمانی ابی الطفیل نے بیان کیا کہ ابو جعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ نے

امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فرمایا: لکھو جو میں تمھیں لکھواتا ہوں۔ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کیا آپؐ کو میرے بھول جانے کا خوف ہے۔ فرمایا: میں بھولنے سے نہیں ڈرتا حالانکہ میں نے دعا بھی کی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھولنے سے محفوظ رکھے اس لیے وہ تمہیں نہیں بھلائے گا لیکن تم اپنے شرکاء کے لیے لکھو۔ امیرؑ المومنین نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ میرے شرکاء کون ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: وہ تمہاری اولاد میں ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں انہی کی وجہ سے میری امت پر بارش برسے گی اور انہی کی وجہ سے ان کی دعا قبول کی جائے گی اور انہی کی وجہ سے ان سے مصیبت ہٹائی جائے گی اور انہی کی وجہ سے آسمان سے رحمت نازل ہوگی پھر آپؐ نے حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: یہ اُن کا پہلا ہے پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا (دیگر) ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تیری اولاد سے ہوں گے۔

حدیث ۲۲ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن محمد بن سنان عن صباح عن عبد الله بن محمد بن عقيل عن أم سلمة قالت أعطاني رسول الله ص كتابا فقال أمسكي هذا فإذا رأيت أمير المؤمنين صعد منبري فجاء يطلب هذا الكتاب فادفعيه إليه قالت فلما قبض رسول الله ص صعد أبو بكر المنبر فانتظرته به فلم يسألها فلما مات صعد عمر فانتظرته فلم يسألها فلما مات عمر صعد عثمان فانتظرته فلم يسألها فلما مات عثمان صعد أمير المؤمنين فلما صعد و نزل جاء فقال يا أم سلمة أريني الكتاب الذي أعطاك رسول الله ص فأعطيته فكان عنده قال قلت أي شيء كان ذلك؟ قال كل شيء تحتاج إليه ولد آدم.

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے ام سلمہ سے بیان کیا کہ مجھے نبیؐ نے ایک کتاب دی اور فرمایا: اسے اپنے پاس محفوظ رکھو جب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھو کہ میرے منبر پر جلوہ افروز ہوں اور اس کتاب کو

طلب کریں تو انہیں دے دینا۔ ام سلمہ کہتی ہیں جب آپؐ کی وفات ہوگئی تو ابو بکر منبر پر چڑھا میں انتظار کرتی رہی مگر وہ نہیں آیا پھر عمر منبر پر چڑھا اور میں انتظار کرتی رہی مگر اس نے وہ کتاب نہ مانگی پھر وہ مر گیا اور عثمان منبر پر چڑھا میں انتظار کرتی رہی مگر اس نے بھی مجھ سے وہ کتاب نہ مانگی۔ جب عثمان مرا تو امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے جب منبر سے نیچے تشریف لائے تو میرے پاس آئے اور فرمایا: ام سلمہ! مجھے نبیؐ کی کتاب دکھا جو تجھے رسولؐ اللہ نے دی تھی پس میں نے انہیں وہ کتاب دے دی وہ آپؐ کے پاس رہی۔ (محمد بن عقیل کہتے ہیں) میں نے ام سلمہ سے پوچھا یہ کیا چیز تھی آپ نے کہا اس میں وہ کچھ تھا جس کی اولادِ آدمؑ کو احتیاج تھی۔

حدیث ۲۳ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد و محمد بن عبد الجبار عن عبد الرحمن بن أبي نجران جميعا عن محمد بن سنان عن أبي الجارود عن أبي جعفر ع قال لما حضر الحسين ما حضر دفع وصيته إلى فاطمة ابنته ظاهرة في كتاب مدرج فلما كان من أمر الحسين ما كان دفعت ذلك إلى علي بن الحسين قال قلت فما فيه يرحمك الله؟ قال ما تحتاج إليه ولد آدم منذ كانت الدنيا إلى أن تفنى.

ابی الجارود نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؐ نے اپنی بیٹی فاطمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بلا کر ظاہری طور پر ایک کتاب میں درج شدہ اپنی وصیت ان کے حوالے کر دی۔ حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کے بعد انہوں نے امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وصیت آپؐ کے بیٹے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے پوچھا: اللہ آپؐ پر رحم کرے اس میں کیا تھا۔ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بنی آدمؑ کو جس چیز کی بھی ضرورت پیش آسکتی تھی وہ سب اس میں موجود تھی دنیا کے خلق ہونے سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک سب اس میں موجود ہے۔

باب نمبر ﴿۲﴾

ائمہؑ کے پاس وہ کتب ہیں جن میں ہر بادشاہ کا نام درج ہے

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الرحمن ابن أبي هاشم و جعفر بن بشير عن عنبسة عن المعلى بن خنيس قال كنت عند أبي عبد الله ع إذ أقبل محمد بن عبد الله (بن الحسن) فسلم ثم ذهب و رق له أبو عبد الله و دمعت عينه فقلت له لقد رأيتك صنعت به ما لم تكن تصنع؟ قال رققت له لأنه ينسب في أمر ليس له لم أجده في كتاب علي من خلفاء هذه الأمة و لا ملوكها.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ میں ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ اچانک محمد بن عبداللہ بن الحسن آ گئے انہوں نے سلام کیا پھر چلے گئے۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں اُن کے لیے نرمی پیدا ہوئی اور آپؑ کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔(راوی کہتا ہے) میں نے عرض کیا: میں نے آپؑ کو وہ کچھ کرتے دیکھا جو اس سے پہلے نہیں دیکھا۔ آپؑ نے فرمایا: میں ان کیلئے اس لئے نرم ہوا کہ وہ ایسے اَمر کی طرف منسوب ہوتے ہیں جو اُن کے لئے نہیں کتابِ علیؑ میں نہ ہی وہ اِس امت کے خلفاء میں شامل ہیں اور نہ ہی بادشاہوں میں ان کا نام درج ہے۔

حدیث ② حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن جماعة سمعوا أبا عبد الله ع يقول و قد سئل عن محمد فقال (والله)

إن عندي لكتابين فيهما اسم كل نبي و كل ملك يملك (لا)و الله ما محمد بن عبدالله في أحدهما.

عمر بن اذینہ نے ایک جماعت سے انہوں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ جب آپؑ سے محمد بن عبداللہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میرے پاس دو کتابیں ہیں ان میں ہر نبی اور ہر بادشاہ کا نام درج ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبداللہ کا نام ان کتابوں میں سے کسی میں نہیں ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد عن عبد الصمد بن بشير عن فضيل سكرة قال دخلت على أبي عبد الله ع قال يا فضيل أتدري في أي شيء كنت أنظر فيه قبيل؟ قال قلت لا قال كنت أنظر في كتاب فاطمة ع فليس ملك يملك إلا و (هو) فيه مكتوب اسمه و اسم أبيه فما وجدت لولد الحسن فيه شيئاً.

فضیل سکرہ نے بیان کیا کہ میں ابی عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے فضیل! کیا تُو جانتا ہے کہ تھوڑی دیر پہلے میں کیا چیز دیکھ رہا تھا؟۔(فضیل کہتے ہیں) میں نے عرض کیا نہیں۔آپؑ نے فرمایا: میں کتابِ فاطمہ علیہا الصلوۃ والسلام دیکھ رہا تھا اس میں ہر بادشاہ کا ذکر بمع اس کے اور اس کے باپ کے نام کے موجود ہے پس میں نے حسن علیہ الصلوۃ والسلام کی اولاد کے لیے اس میں کچھ نہیں پایا۔

حدیث ④ حدثنا علي بن إسماعيل عن صفوان بن يحيى عن العيص بن القاسم عن معلى بن خنيس قال قال أبو عبد الله ع ما من نبي و لا وصي و لا ملك إلا في كتاب عندي لا و الله ما لمحمد بن عبد الله بن الحسن فيه اسم.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: کوئی نبی، وصی اور بادشاہ نہیں مگر یہ کہ وہ

میرے پاس کتاب میں موجود ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبداللہ بن حسن کا نام اِس میں موجود نہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا يعقوب بن يزيد (او عمن رواة عن يعقوب) عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن حمران عن سليمان بن خالد قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عندي لصحيفة فيها اسم الملوك ما لولد الحسن فيها شيء.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے ہوئے سنا: میرے پاس ایک صحیفہ ہے جس میں تمام بادشاہوں کے نام ہیں اس کتاب میں حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کا کوئی ذکر نہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن صفوان عن العيص بن القاسم قال قال لي أبو عبد الله ع ما من نبي ولا وصي ولا ملك إلا في كتاب عندي والله ما لمحمد بن عبد الله فيه اسم.

عیص بن القاسم نے بیان کیا کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کوئی نبی و وصی اور بادشاہ نہیں مگر یہ کہ میرے پاس کتاب میں موجود ہے اللہ کی قسم! محمد بن عبداللہ کا اس کتاب میں کوئی ذکر نہیں۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن إسماعيل عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن ابن سنان عن داود بن سرحان ويحيى بن معمر وعلي بن أبي حمزة عن الوليد بن صبيح قال قال لي أبو عبد الله ع يا وليد إني نظرت في مصحف فاطمة ع فلم أجد لبني فلان فيه إلا كغبار النعل.

ولید بن صبیح نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ولید! میں نے مصحف فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام میں بنی فلاں کے لیے صرف جوتوں سے اٹھنے والا غبار ہی پایا۔

نوادر

حدیث ① (حدثنا) أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن (القاسم بن محمد عن سلیمان بن دینار) عن عبد اللہ بن (عطاء التمیمی) قال کنت مع علی بن الحسین فی المسجد فمر عمر بن عبد العزیز علیہ شراکا فضۃ و کان من امجن الناس و ھو شاب (قال) فنظر إلیہ علی بن الحسین فقال یا عبد اللہ (بن عطاء) اتری ھذا المترف إنہ لن یموت حتی یلی الناس قال قلت (لہ) ھذا الفاسق؟ قال نعم فلا یلبث فیھم إلا یسیرا حتی یموت فإذا (ھو) مات لعنہ أھل السماء و استغفرت أھل الأرض.

عبداللہ بن عطاء تمیمی نے بیان کیا کہ میں علی بن حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مسجد میں تھا تو وہاں سے عمر بن عبدالعزیز گزرا اس کے ایک جوتے کا تسمہ چاندی کا تھا، وہ بڑے خوبصورت لوگوں میں شمار ہوتا تھا اور وہ نوجوان تھا (عبداللہ کہتے ہیں) پس علی بن حسین علیہ الصلوۃ والسلام نے اُسے دیکھا اور فرمایا: اے عبداللہ بن عطاء! کیا تم اس خوش حال شخص کو دیکھ رہے ہو، یہ ہرگز نہیں مرے گا جب تک کہ لوگوں کا والی نہ بن جائے۔ (عبداللہ کہتے ہیں) میں نے کہا یہ فاسق آدمی؟ ۔آپؑ نے فرمایا ہاں ۔ (عبداللہ کہتے ہیں) وہ زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہا اور مر گیا۔ جب وہ مرا تو اُس پر آسمان والوں نے لعنت کی اور زمین والوں نے اُس کے لیے استغفار کیا۔

باب نمبر (۳)

ائمہؑ کے پاس اپنے شیعوں کا دیوان ہوتا ہے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن ظريف بن ناصح و غيره عمن رواه عن حبابة الوالبية قال قلت لأبي عبد الله ع إن لي ابن أخ و هو يعرف فضلكم و إني أحب أن تعلمني أ من شيعتكم؟ قال و ما اسمه؟ قالت قلت فلان بن فلان قالت فقال يا فلانة هات الناموس فجاءت بصحيفة تحملها كبيرة فنشرها ثم نظر فيها فقال (نعم هو ذا اسمه و اسم أبيه هاهنا).

حبابة الوالبیہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے عرض کیا: میرا ایک بھتیجا ہے وہ آپؑ کی فضیلت کا عارف ہے میں چاہتی ہوں کہ آپؑ مجھے بتائیں کیا واقعی وہ آپکے شیعوں سے ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس کا نام کیا ہے؟۔(حبابہ کہتی ہیں) میں نے کہا فلاں بن فلاں۔آپؑ نے فرمایا: اے فلاں ناموس لاؤ۔پس وہ ایک صحیفہ لے کر آئی جسے وہ اٹھائے ہوئے تھی اور وہ نہایت بڑا تھا آپؑ نے اسے پھیلایا پھر اس میں دیکھا پھر فرمایا: ہاں! یہی اس کا نام ہے اور اس کے باپ کا نام بھی یہی ہے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن أبي بكر الحضرمي عن رجل من بني حنيفة قال كنت مع عمي فدخل

علی علی بن الحسین فرأی بین یدیه صحائف ینظر فیها فقال له أی شیء هذه الصحف جعلت فداك؟ قال هذا دیوان شیعتنا قال أ فتأذن أطلب اسمی فیه؟ قال نعم فقال فإنی لست أقرأ و ابن أخی (معی) علی الباب فتأذن له یدخل حتی یقرأ؟ قال نعم فأدخلنی عمی فنظرت فی الکتاب فأول شیء هجمت علیه اسمی فقلت اسمی و رب الکعبة قال ویحك فأین أنا؟ فجزت بخمسة أسماء أو ستة ثم وجدت اسم عمی فقال علی بن الحسین أخذ الله میثاقهم معنا علی ولایتنا لا یزیدون و لا ینقصون إن الله خلقنا من أعلی علیین و خلق شیعتنا من طینتنا أسفل من ذلك و خلق عدونا من سجین و خلق أولیاءهم منهم (أسفل من ذلك).

ابوبکر حضرمی نے بیان کیا: مجھے بنی حنیفہ کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا وہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے تو آپؑ کے ہاتھوں میں کئی صحیفے تھے جنہیں آپؑ دیکھ رہے تھے (میرے چچا نے) امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ صحیفے کیا چیز ہیں۔آپؑ نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کا دفتر ہے۔میرے چچا نے کہا: آپؑ مجھے اجازت دیں گے کہ میں اپنا نام تلاش کرلوں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں!میرے چچا نے کہا میں پڑھ نہیں سکتا میرا بھتیجا باہر دروازے پر کھڑا ہے اگر آپؑ اجازت دیں تو میں اُسے بھی بلالاؤں تا کہ وہ پڑھے۔آپؑ نے فرمایا: ہاں بلالاؤ۔ (راوی کہتا ہے) میرا چچا مجھے اپنے ساتھ اندر لے گیا میں نے کتاب میں دیکھا تو اُس میں سب سے پہلے میں نے اپنا نام پایا، میں نے کہا ربِ کعبہ کی قسم! یہ میرا نام ہے میرے چچا نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو میرا نام کہاں ہے۔(راوی کہتا ہے) میں پانچ یا چھ نام آگے گزرا کہ میں نے اپنے چچا کا نام بھی پالیا پس علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے ہمارے ساتھ ہماری ولایت پر ان سے

میثاق لیا ان کی تعداد میں نہ زیادتی ہوسکتی ہے اور نہ کمی، اللہ نے ہمیں اعلیٰ علیین سے خلق کیا اور ہمارے شیعوں کو ہماری طینت کے مقابل کم درجہ طینت سے خلق کیا اور ہمارے دشمنوں کو سجین سے خلق کیا اور ان کے دوستوں کو ان کے مقابل کم درجہ طینت سے خلق کیا۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف عن حسان عن أبي محمد البزاز قال حدثني حذيفة بن أسيد الغفاري صاحب النبي ص قال دخلت على (الحسين بن علي ع) فرأيته يحمل شيئا قلت ما هذا؟ قال هذا ديوان شيعتنا قلت أرني أنظر فيها اسمي فقلت إني لست أقرأ ان ابن أخي يقرأ فدعا بكتاب فنظر فيه فقال ابن أخي اسمي و رب الكعبة قلت ويلك أين اسمي؟ فنظر فوجد بعد اسمه بثمانية أسماء.

حذیفہ بن اسید غفاری نبیؐ کے صحابی نے بیان کیا کہ میں حسین بن علی علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا تو میں نے دیکھا وہ کوئی چیز اٹھائے ہوئے تھے میں نے کہا یہ کیا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: یہ ہمارے شیعوں کا دفتر ہے۔ میں نے کہا: مجھے اس میں اپنا نام دیکھنے دیجئے لیکن میں پڑھ نہیں سکتا اور میرا بھتیجا پڑھ سکتا ہے پس میرے بھتیجے نے کتاب میں دیکھا اور کہنے لگا ربِ کعبہ کی قسم! اس میں میرا نام ہے۔ میں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو میرا نام کہاں ہے۔ اس نے دیکھا تو اپنے نام سے آٹھ ناموں کے بعد میرا نام پایا۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن علي بن النعمان عن ابن مسكان عن إسحاق بن عمار عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع أن حبابة الوالبية كانت إذا وفد الناس إلى معاوية وفدت هي إلى الحسين ع و كان امرأة شديدة الاجتهاد و قد يبس جلدها على بطنها من العبادة و إنها

خرجت مرة و (المرء)معها ابن عم لها غلام فدخلت به على الحسين ع(بن على) فقالت له جعلت فداك فانظر هل تجد ابن عمى هذا فيما عندكم؟ و هل تجده ناج؟ قال فقال (يا فلان ايتنى بالناموس فجائته تحمله ففتحه فنظر فيه فقال) نعم نجده عندنا و نجده ناج.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ حبابة الوالبیة کا یہ معمول تھا کہ جب لوگ معاویہ کی طرف وفد بن کر جاتے تھے تو وہ وفد بنا کر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس جاتی تھیں یہ شدید جدوجہد کرنے والی عورت تھیں اور شدید عبادت کی وجہ سے اُن کے بطن کی جلد سوکھ گئی تھی، ایک دفعہ وہ اپنے چچا زاد کو لے کر حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئیں اور آپؑ کی خدمت میں عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا آپؑ میرے اس چچازاد کو اپنے ان ناموں میں پاتے ہیں جو آپؑ کے پاس موجود ہیں اور کیا آپؑ اسے نجات پانے والا سمجھتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا: اے فلاں! میرے پاس ناموس لے آؤ پس آپؑ نے جسے حکم دیا تھا وہ ناموس لے آئی، آپؑ نے اُس میں دیکھا پھر فرمایا: ہاں! اس کا نام ہمارے پاس موجود ہے اور ہم اسے نجات پانے والا سمجھتے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا يعقوب بن يزيد عن الحسن بن على بن الوشاء عن (ابن) أبى حمزة قال خرجت بأبى بصير أقوده إلى باب أبى عبد الله ع قال فقال لى لا تتكلم و لا تقل شيئا فانتهيت به إلى الباب فتنحنح فسمعت أبا عبد الله ع فقال يا فلانة افتحى لأبى محمد الباب قال فدخلنا و السراج بين يديه فإذا سفط بين يديه مفتوح قال فوقعت على الرعدة فجعلت أرتعد فرفع رأسه إلى فقال أبزاز أنت؟ قلت نعم جعلنى الله فداك قال فرمى إلى بملاءة قوهية كانت على المرفقة فقال اطو هذه فطويتها ثم قال أ بزاز أنت و هو ينظر فى

الصحيفة؟ قال فازددت رعدة قال فلما خرجنا قلت يا أبا محمد ما رأيت كما مر بي الليلة إني وجدت بين يدي أبي عبد الله ع سفطا قد أخرج منه صحيفة فنظر فيها فكلما نظر فيها أخذتني الرعدة قال فضرب أبو بصير يده على جبهته ثم قال ويحك أ لا أخبرتني؟ فتلك و الله الصحيفة التي فيها أسامي الشيعة ولو أخبرتني لسألته أن يريك اسمك فيها.

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں ابوبصیر کے ساتھ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے کی طرف چلا ابوبصیر نے مجھ سے کہا خاموش رہنا اور کوئی کلام نہ کرنا، میں اُن کے ساتھ دروازے پر پہنچا تو وہ کھانسے پس ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کی آواز سن کر فرمایا: اے فلاں! ابومحمد کے لیے دروازہ کھولو۔ (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) ہم اندر داخل ہوئے جبکہ چراغ آپؑ کے سامنے تھا اور آپؑ کے آگے ایک ٹوکری کھلی پڑی تھی (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی اور میں کانپنے لگا۔ آپؑ نے اپنا سر اٹھایا اور فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟۔ میں نے کہا جی ہاں! اللہ مجھے آپؑ پر قربان کرے۔ آپؑ نے میری طرف قوہ کی بنی ہوئی چادر پھینکی جو آپؑ کی کہنی پر تھی پھر فرمایا: اسے لپیٹ لو پس میں نے چادر اپنے جسم پر لپیٹ لی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟۔ اور آپؑ صحیفے کو دیکھ رہے تھے۔ (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) میں اور زیادہ کانپنے لگا۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے ابوبصیر سے کہا: اے ابومحمد! جس طرح مجھ پر آج رات پیش آیا اس طرح میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا میں نے آپؑ کے آگے ایک ٹوکری دیکھی جس میں سے آپؑ نے ایک صحیفہ نکالا اور اس میں دیکھنے لگے پس آپؑ جب بھی اس میں دیکھتے میری کپکپی اور بڑھ جاتی۔ ابوبصیر نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر مارا اور کہا تیرے لیے ہلاکت ہو مجھے کیوں نہیں بتایا اللہ کی قسم! یہی وہ صحیفہ ہے جس میں شیعوں کے نام ہیں اگر تم مجھے بتاتے تو آپؑ سے پوچھتا تاکہ تیرا نام بھی اس میں دیکھ کر بتاتے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن (احمد بن) سليمان عن (عمر بن أبي بكار) عن رجل عن حذيفة بن أسيد الغفاری قال لما وادع الحسن ع(بن علی ع) معاوية و انصرف إلى المدينة صحبته فی منصرفه و كان بين عينيه حمل بعير لا يفارقه حيث توجه فقلت له ذات يوم جعلت فداك يا أبا محمد هذا الحمل لا يفارقك حيث ما توجهت فقال يا حذيفة أ تدری ما هو؟ قلت لا قال هذا الديوان قلت ديوان ما ذا؟ قال ديوان شيعتنا فيه أسماؤهم قلت جعلت فداك فأرنی اسمی قال اغد بالغداة قال فغدوت إليه و معی ابن أخ لی و كان يقرأ و لم أكن أقرأ فقال (لی) ما غدا بك؟ قلت الحاجة التی وعدتنی قال (فقال) و من ذا الفتی معك؟ قلت ابن أخی لی و هو يقرأ و لست أقرأ قال فقال لی اجلس فجلست فقال علی بالديوان الأوسط قال فأتی به قال فنظر الفتی فإذا الأسماء تلوح قال فبينما هو يقرأ إذ قال هو يا عماه هو ذا اسمی (قال) قلت ثكلتك أمك أنظر أين اسمی قال فصفح ثم قال هو ذا اسمك فاستبشرنا و استشهد الفتی مع الحسين (بن علی ع).

حزیفہ بن اسید غفاری نے بیان کیا کہ جب حسن بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاویہ سے صلح کی اور مدینے واپس آئے تو میں بھی آپؑ کے ساتھ آیا، آپؑ کی آنکھوں کے سامنے ایک اونٹ کا بوجھ تھا جو آپؑ سے جدا نہ ہوتا پس ایک دن میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اے ابومحمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بوجھ آپؑ سے جدا نہیں ہوتا جہاں بھی آپؑ رخ کرتے ہیں یہ بھی وہیں رخ کر لیتا ہے۔آپؑ نے فرمایا: اے حذیفہ! تمھیں معلوم ہے وہ کیا ہے؟۔میں نے کہا نہیں۔آپؑ نے فرمایا:

وہ دیوان ہے۔ میں نے کہا: کیسا دیوان۔ فرمایا: ہمارے شیعوں کا دیوان جس میں اُن کے نام درج ہیں۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میرا نام مجھے دکھائیے۔ آپؑ نے فرمایا: صبح سویرے آنا۔ (حزیفہ کہتے ہیں) میں صبح آیا اور میرے ساتھ میرا بھتیجا بھی تھا وہ پڑھ سکتا تھا اور میں پڑھ نہیں سکتا تھا پس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے دیکھ کر فرمایا: تم اتنی صبح کیوں آئے؟۔ میں نے کہا وہ کام تھا جس کا آپؑ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: تمہارے ساتھ یہ کون نوجوان ہے؟۔ میں نے کہا یہ میرا بھتیجا ہے یہ پڑھ سکتا ہے اور میں پڑھ نہیں سکتا۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ میں بیٹھ گیا پھر فرمایا: درمیان والا دیوان اٹھا لاؤ پس وہ آپؑ کے پاس لایا گیا (حزیفہ کہتے ہیں) دیوان میں اس نوجوان نے دیکھا تو ان کے نام چمک رہے تھے وہ پڑھ ہی رہا تھا کہ اچانک وہ کہنے لگا چچا جان یہ میرا نام ہے۔ میں نے کہا تیری ماں تجھے گم پائے دیکھ میرا نام کہاں ہے اُس نے کچھ صفحات دیکھے پھر کہا یہ آپ کا نام بھی آ گیا پس ہم خوش ہو گئے۔ یہ نوجوان حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شہید ہوا تھا۔

حدیث ⑦ حدثنا علی بن الحسن عن (الحسين بن الحسن السجانی) عن الحسين بن بسار عن داود الرقی قال قلت لأبي الحسن الماضی ع اسمی عندكم فی السفط التی فيها أسماء شيعتكم؟ فقال إی والله فی الناموس.

داؤد الرقی نے بیان کیا کہ میں نے ابو الحسن الماضی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: کیا میرا نام بھی آپؑ کے دیوان میں ہے جہاں آپؑ کے شیعوں کے نام ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں، اللہ کی قسم! ناموس میں ہے۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقی عن المرزبان بن عمران قال سألت الرضا ع عن نفسی فقلت أسألك عن أهم الأشياء (الی) أ من شيعتكم أنا؟ فقال نعم فقلت جعلت فداك فتعرف اسمی فی الأسماء؟ قال

نعم.

مرزبان بن عمران نے بیان کیا کہ میں نے امام رضاعلیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنے متعلق پوچھا میں نے کہا: میں آپؑ سے ان چیزوں کے متعلق پوچھوں گا جو میرے نزدیک بہت ضروری ہیں ایک تو یہ ہے کہ کیا میں آپؑ کے شیعوں میں شامل ہوں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔پھر میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ میرا نام جانتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حديث ⑨ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عبد العزيز بن المهتدي عن عبد الله بن جندب عن أبي الحسن الرضا ع أنه كتب إليه في رسالة أن شيعتنا مكتوبون بأسمائهم و أسماء آبائهم أخذ الله علينا و عليهم الميثاق يردون موردنا و يدخلون مدخلنا ليس على ملة الإسلام غيرنا و غيرهم.

عبداللہ بن جندب نے بیان کیا کہ ابو الحسن الرضاعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کیطرف ایک خط میں لکھا۔ ''(ہمارے پاس) ہمارے شیعوں کے نام اور اُن کے آباء کے نام لکھے ہوئے ہیں اللہ نے ہم سے اور اُن سے میثاق لیا ہے وہ ہماری گھاٹ پر آئیں گے اور داخل ہو جائیں گے ملت اسلام پر ہمارے اور اُن کے علاوہ کوئی نہیں۔

حديث ⑩ حدثنا عبد الله بن محمد (عمن رواه) عن محمد بن الحسن (بن) السري (عن عمه علي بن السري) الكرخي قال كنت عند أبي عبد الله ع فدخل عليه شيخ و معه ابنه فقال له الشيخ جعلت فداك أ من شيعتكم أنا؟ فأخرج (اليه) أبو عبد الله ع صحيفة مثل فخذ البعير فناوله طرفها ثم قال له أدرج فأدرجه حتى أوقفه على حرف من حروف المعجم فإذا اسم ابنه قبل اسمه فصاح الابن فرحا اسمي و الله فوجم الشيخ ثم قال له

أدرج فأدرج ثم أوقفه أيضا على اسمه كذلك.

محمد بن الحسن بن سری نے اپنے چچا علی بن سری الکرخی سے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس موجود تھا کہ آپؑ کے پاس ایک بوڑھا آدمی آیا اور اس کے ساتھ اس کا بیٹا بھی تھا پس اس شیخ نے آپؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں مجھے بتائیں کیا میں آپؑ کے شیعوں میں شامل ہوں؟۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک صحیفہ نکالا جو اونٹ کی ران کی طرح تھا پس آپؑ نے اس کی ایک جانب کو اس شیخ کے حوالے کیا پھر فرمایا: آگے بڑھو پس وہ آگے بڑھا حتٰی کہ اس کو حروف معجم میں سے ایک حرف پر آپؑ نے روک دیا اور اس کے بیٹے کا نام اس کے نام سے پہلے مل گیا تو بیٹا خوشی سے چیخنے لگا اور کہنے لگا اللہ کی قسم یہ میرا نام ہے۔ بوڑھا خاموش رہا پھر اس کو کہا گیا آگے بڑھو تو وہ آگے بڑھا پھر اس کو بھی اسی طرح روک دیا جہاں اس کا نام تھا۔

باب نمبر ﴿۴﴾

ائمہؑ کے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار اور انبیاء کی نشانیاں ہوتی ہیں

حدیث ① حدثني العباس بن معروف عن حماد بن سليمان عن ابن مسكان عن سليمان بن هارون قال قلت لأبي عبد الله ع إن العجلية يزعمون أن عبد الله بن الحسن يدعي أن سيف رسول الله ص عنده فقال و الله لقد كذب فو الله ما هو عنده و ما رآه بواحدة من عينيه قط و لا رآه أبوه إلا أن يكون رآه عند علي بن الحسين و إن صاحبه لمحفوظ و محفوظ له (فلا تذهبن) يمينا و لا شمالا فإن الأمر (والله) واضح و الله لو أن أهل الأرض اجتمعوا على أن يحولوا هذا الأمر من موضعه الذي وضعه الله ما استطاعوا و لو أن خلق الله كلهم جميعا كفروا حتى لا يبقى أحد لجاء الله لهذا الأمر بأهل يكونون هم أهله.

سلیمان بن ہارون نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا عجلیہ کہتے ہیں عبداللہ بن حسن یہ دعویٰ کرتا ہے کہ رسولؐ اللہ کی تلوار میرے پاس ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! وہ جھوٹ کہتا ہے وہ اُس کے پاس نہیں اور نہ ہی اُس نے اسے کبھی ایک آنکھ سے بھی دیکھا ہے مگر یہ کہ اُس نے اسے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دیکھا ہے بے شک اس کا ایک مالک و محفوظ ہے اور وہ (تلوار)

اس کے لیے محفوظ ہے اس لیے کہیں دائیں بائیں رخ نہ کرو کیونکہ معاملہ بالکل واضح ہے۔اللہ کی قسم! اگر زمین پر بسنے والے تمام لوگ جمع ہوجائیں کہ جس کام کو اللہ تعالیٰ نے مقرر کر دیا ہے اس کو وہ اپنی جگہ سے پھیر دیں تو وہ یہ کام نہیں کر سکتے اور اگر اللہ کی کل مخلوق کافر ہوجائے یہاں تک کہ کوئی بھی ایمان دار نہ رہے تو اللہ اس دین کے لیے اور لوگ لے آئے گا جو اس کے اہل ہونگے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن معاوية بن وهب عن سعيد السمان قال كنت عند أبي عبد الله ع إذ دخل عليه رجلان من الزيدية فقالا أ فيكم إمام مفترض طاعته؟ (قال) فقال لا قال فقالا له قد أخبرنا عنك الثقات أنك (تقربه) و نسميهم لك و هم فلان و فلان و هم أصحاب ورع و تشمير و هم ممن لا يكذبون فغضب أبو عبد الله ع و قال ما أمرتهم بهذا فلما رأيا الغضب في وجهه خرجا فقال لي أتعرف هذين؟ قلت نعم هما من أهل سوقنا (هما) من الزيدية و هما يزعمان أن سيف رسول الله ص عند عبد الله بن الحسن فقال كذبا لعنهما الله و لا و الله ما رآه عبد الله بعينيه و لا بواحد من عينيه و لا رآه أبوه إلا أن يكون رآه عند علي بن الحسين فإن كانا صادقين فما علامة في مقبضه؟ و ما الاثر في موضع مضربه؟ و إن عندي لسيف رسول الله ص و درعه و لامته و مغفره فإن كانا صادقين فما علامة في درعه؟ و إن عندي لراية رسول الله ص المغلبة و إن عندي ألواح موسى و عصاه و إن عندي لخاتم سليمان بن داود و إن عندي الطست الذي كان يقرب بها موسى القربان و إن عندي الاسم الذي كان (رسول الله ان وضعه) بين المسلمين و المشركين لم تصل من المشركين إلى المسلمين نشابة و إن

عندی (التابوت التی) جاءت به الملائكة تحمله و مثل السلاح فينا مثل التابوت فی بنی إسرائيل(كانت بنی اسرائيل ای) أهل بيت وقف التابوت علی (باب دارهم) أوتوا النبوة كذلك و من صار إليه السلاح منا أوتی الإمامة ولقد لبس أبی درع رسول الله فخطت علی الأرض خطيطا و لبستها أنا فكانت(كذلك) و قائمنا ممن إذا لبسها ملأها إن شاء الله.

سعید السمان نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ زیدیہ کے دو آدمی آپؑ کے پاس آئے آپؑ نے ان سے پوچھا: کیا تم میں ایسا امام ہے جس کی اطاعت فرض ہو۔انہوں نے کہا: نہیں، پھر کہا: ہمیں آپؑ کے بااعتماد لوگوں نے بتایا ہے کہ آپؑ اس کا اقرار کرتے ہیں اور لوگوں کو ان کے نام بھی بتا دیتے ہیں کہ وہ فلاں فلاں بہت پرہیز گار اور عبادت گزار ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جو جھوٹ نہیں بولتے ۔ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت غضبناک ہوئے اور فرمایا: میں نے اُنہیں یہ حکم نہیں دیا تھا۔جب انہوں نے آپؑ کے چہرۂ مبارک پر غیظ وغضب کے آثار دیکھے تو وہ باہر نکل کر چلے گئے ۔(سعید کہتے ہیں) آپؑ نے مجھ سے فرمایا: کیا تم اِنہیں پہچانتے ہو؟۔میں نے کہا: جی ہاں! یہ ہمارے بازار والے آدمی ہیں اور دونوں زیدیہ سے تعلق رکھتے ہیں اور دونوں یہ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی تلوار عبداللہ بن حسن کے پاس ہے۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ کہا اللہ ان پر لعنت کرے۔اللہ کی قسم! عبداللہ نے تو اس کو اپنی دو یا ایک آنکھ سے بھی نہیں دیکھا اور نہ ہی ان کے والد نے اس کو دیکھا ہے مگر علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اور اگر یہ لوگ اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس تلوار کے دستے پر کوئی نشانی بتائیں اور اس کے ضرب کے مقام پر کیا اثر ہے۔پھر فرمایا: میرے پاس رسولؐ اللہ کی تلوار، آپؐ کی درع، آپؐ کا طریقہ اور آپؐ کا خود ہے اگر وہ سچے ہیں تو آپؐ کی درع کی علامت بتائیں اور میرے پاس رسولؐ اللہ کا علم بھی ہے جو غلبہ پانے والا تھا اور میرے

پاس موسیٰ کی الواح اور عصاء بھی ہے اور میرے پاس سلیمانؑ کی انگوٹھی بھی ہے اور میرے پاس وہ تھال بھی ہے جس میں قربانی رکھ کر موسیٰ اللہ کے دربار میں پیش کیا کرتے تھے، میرے پاس وہ اسم ہے جس کو رسولؐ اللہ اگر مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان رکھ دیتے تو مشرکوں سے مسلمانوں تک کوئی تیر نہ پہنچ سکتا اور میرے پاس وہ تابوت بھی ہے جس کو فرشتے اٹھا کر لاتے تھے۔ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی بنی اسرائیل میں جس اہل بیت کے دروازے پر تابوت ٹھہر جاتا اس گھر میں نبوت ہوتی تھی اسی طرح ہم میں جس کے پاس ہتھیار چلے جائیں اسے امامت دے دی جاتی ہے پس میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسولؐ اللہ کی درع پہنی تو وہ زمین پر لگتی تھی اور میں نے پہنی تو میرے ساتھ بھی اسی طرح ہوا پس ہمارا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی اسے پہنے گا اور جب وہ اُسے پہنے گا تو اُسے بھر دے گا انشاء اللہ (یعنی قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسدِ اطہر پر درع بالکل صحیح آئے گی)۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد و عبد الله بن عامر عن ابن سنان عن عبد الله (ابن) مسكان عن سليمان (بن) خالد قال بينا (انا) مع أبي عبد الله ع في ثقيفة له إذا استأذن عليه أناس من أهل الكوفة فأذن لهم فدخلوا عليه فقالوا يا أبا عبد الله إن أناسا يأتوننا يزعمون أن فيكم أهل البيت إمام مفترض الطاعة فقال ما أعرف ذلك في أهل بيتي قالوا يا أبا عبد الله يزعمون أنك أنت هو قال ما قلت لهم ذلك قالوا يا أبا عبد الله إنهم أصحاب تشمير و أصحاب صلاة و أصحاب ورع و هم يزعمون أنك أنت هو قال هم أعلم و ما قالوا قال فلما رأوه أنهم قد أغضبوه (قاموا) فخرجوا فقال يا سليمان من هؤلاء؟ قلت الناس من العجلية قال عليهم لعنة الله قلت يزعمون أن سيف رسول الله ص وقع عند عبد الله بن الحسن قال لا و الله ما رآه عبد الله بن

الحسن و لا أبوه الذی ولده بواحدة من عينيه إلا أن يكون رآه عند (علی بن حسين ع) فإن كانوا صادقين فاسألوهم عما فی ميسرة و عما فی ميمنة فإن فی ميسرة سيف رسول الله ص و فی ميمنة علامة ثم قال و الله إن عندنا لسيف رسول الله و درعه و سلاحه و لامته و (الله) إن عندنا الذی كان رسول الله يضعه بين المشركين و بين المسلمين فلا يخلص إليهم نشابة و الله إن عندنا لمثل التابوت الذی جاءت به الملائكة تحمله و الله إن عندنا لمثل الطست الذی كان موسی يقرب فيها القربان و الله إن عندنا ألواح موسی و عصاه و إن قائمنا من لبس درع رسول الله فملأها و لقد لبسها أبو جعفر ع فخطت عليه فقلت له أنت ألحم أم أبو جعفر؟ فقال كان أبو جعفر ألحم منی و لقد لبستها أنا فكانت و كانت و قال بيده هكذا فقلبها ثلاثا.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ ثقیفہ میں تھا کہ کوفہ کے کچھ لوگوں نے آپؑ سے ملاقات کی اجازت مانگی آپؑ نے اجازت دی تو وہ اندر آئے اور کہنے لگے یا ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کچھ لوگ ہمارے پاس آتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ آپ اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام میں ایسا امام ہے جس کی اطاعت فرض ہے۔آپؑ نے فرمایا: میں اپنے اہلِ بیت میں کسی ایسے شخص کو نہیں جانتا۔انہوں نے کہا وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپؑ ہی نے یہ بات اُنہیں کہی ہے اس لیے اب وہ بھی یہ بات کہہ رہے ہیں۔آپؑ نے فرمایا: میں نے اُن سے یہ بات نہیں کہی۔ وہ کہنے لگے یا ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام وہ تو بڑے عبادت گزار نمازی اور پرہیز گار ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپؑ ہی نے یہ بات کہی ہے۔آپؑ نے فرمایا: جو کچھ وہ کہتے ہیں وہ خود اسے بہتر جانتے ہیں۔جب انہوں نے دیکھا کہ آپؑ ان کی باتوں سے غضبناک ہوگئے ہیں تو اٹھ کر باہر چلے گئے۔آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے

سلیمان! یہ کون لوگ تھے۔ میں نے کہا یہ عجلیہ کے لوگ ہیں۔آپؑ نے فرمایا: ان پر اللہ کی لعنت ہو۔میں نے کہا یہ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی تلوار عبداللہ بن حسن کے پاس ہے۔آپؑ نے فرمایا: نہیں، اللہ کی قسم! اس کو نہ عبداللہ بن حسن نے اور نہ ہی اس کے والد نے دیکھا ہے اور اُن کے بیٹے نے اپنی دو آنکھوں میں سے ایک سے بھی نہیں دیکھا مگر علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس۔اگر وہ سچے ہیں تو ان سے پوچھو کہ میسرہ میں کیا ہے اور میمنہ میں کیا ہے بے شک میسرہ میں رسولؐ اللہ کی تلوار ہے اور میمنہ میں علامت ہے۔پھر فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس رسولؐ اللہ کی تلوار ہے اور آپؐ کی درع اور ہتھیار اور آپؐ کا طریقہ ہے، اللہ کی قسم! ہمارے پاس وہ ہے کہ اگر آپؐ اس کو مسلمانوں اور مشرکوں کے درمیان رکھ دیتے تو مسلمانوں کی طرف کوئی تیر بھی نہ آسکتا تھا۔اللہ کی قسم! جو کچھ ہمارے پاس ہے اس کی مثال اس تابوت کی طرح ہے جسے فرشتے اٹھا کر لائے تھے۔اللہ کی قسم! ہمارے پاس جو کچھ ہے اس کی مثال اس تھال کی طرح ہے جس میں موسیٰ قربانی پیش کرتے تھے۔ اللہ کی قسم! ہمارے پاس تو موسیٰ کی الواح اور انکا عصاء بھی ہے اور ہمارے قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام رسولؐ اللہ کی درع پہنیں گے تو اسے بھر دیں گے (یعنی قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسدِ اطہر پر بالکل صحیح ہوگی) اور اسے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہنا تو وہ زمین کے ساتھ لگتی تھی۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا آپؑ زیادہ صحت مند ہیں یا ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام زیادہ صحت مند تھے۔فرمایا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ سے زیادہ صحت مند تھے پس جب میں نے رسولؐ اللہ کی درع پہنی تو وہ اس اس طرح تھی اور اپنے ہاتھ سے تین بار اشارہ کیا۔

حدیث ۴ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقي عن فضالة عن يحيى عن أبيه عن عبد الله بن سليمان قال سمعت أبا جعفر ع يقول إن السلاح فينا كمثل التابوت في بني إسرائيل كان حيث ما دار التابوت (فثم الملك)

وحیث ما دار السلاح فثم العلم۔

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جہاں تابوت ہوتا بادشاہی بھی اسی طرف گھوم جاتی پس جہاں ہتھیار ہوں گے علم بھی وہیں ہوگا۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن البرقی عن فضالۃ بن أیوب عن سلیمان بن هارون العجلی أنه قال قلت لأبی عبد الله ع یا ابن رسول الله ص العجلیة یقولون ان سیف رسول الله ص عند عبد الله بن الحسن فقال و الله ما رآه و لا رآه أبوه الذی ولده إلا أن یکون عند علی بن الحسین إن صاحب هذا الأمر لمحفوظ و محفوظ له فلا تذهبن یمینا و لا شمالا فإن الأمر واضح و الله لو أن أهل السماء و أهل الأرض اجتمعوا إلى أن یحولوا هذا الأمر عن موضعه الذی وضعه الله ما استطاعوا.

سلیمان بن ہارون عجلی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: اے رسولؐ اللہ کے بیٹے عجلیہ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کی تلوار عبداللہ بن حسن کے پاس ہے آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! نہ ہی انہوں نے اسے دیکھا اور نہ ہی ان کے والد نے اسے دیکھا جس کا وہ بیٹا ہے مگر یہ کہ انہوں نے اسے علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس دیکھا ہے۔اس اَمر کا مالک محفوظ ہے اور وہ (تلوار) اس کے لئے محفوظ ہے اس لیے تم دائیں بائیں نہ بھٹکو کیونکہ معاملہ بڑا واضح ہے۔اللہ کی قسم! اگر آسمانوں اور زمین والے اس بات پر اکٹھے ہو جائیں کہ وہ ایک معاملے کو اس جگہ سے بدل دیں جہاں اس کو اللہ تعالیٰ نے رکھا ہے تو وہ یہ نہیں کر سکتے۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهیم بن هاشم (عن حسن بن علی بن الفضال

عن عقبه عن ابيه عن رجل) عن أبي جعفر ع قال إن السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل يدور الملك حيث دار السلاح كما (كان) يدور حيث دار التابوت.

عقبہ نے اپنے باپ سے انہوں نے ایک آدمی سے اُس نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم میں ہتھیار کی وہی نسبت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جس طرف بادشاہی گھومے گی ہتھیار بھی وہیں گھومیں گے جس طرح تابوت گھومتا تھا۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن أدين بن الحر عن حمران بن أعين عن أبي عبد الله ع قال لما قبض رسول الله ورث علي علمه و سلاحه و ما هنالك ثم صار إلى الحسن و الحسين ثم صار إلى علي بن الحسين.

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب رسولؐ اللہ فوت ہو گئے اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کے علم اور ہتھیار اور جو کچھ آپؐ کے پاس تھا اس کے وارث ہوئے پھر یہ چیزیں حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ گئیں حتیٰ کہ ان کے بعد اس کے وارث علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام بنے۔

حدیث ⑧ و عنه عن فضالة بن أيوب عن أبان عن يحيى بن أبي العلاء عن أبي عبد الله ع قال لبس أبي درع رسول الله ص و هي ذات الفضول فجرها على الأرض هنا.

یحییٰ بن ابی العلاء نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسولؐ اللہ کی درع پہنی تو وہ کچھ بڑی تھی پس وہ زمین سے لگنے لگی۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر عن حمران عن أبي جعفر ع قال سألته عما يتحدث الناس أنه دفعت إلى أم سلمة صحيفة مختومة قال إن رسول الله ص لما قبض ورث علي ع (علمه و) سلاحه و ما هنالك ثم صار إلى الحسن و الحسين فلما خشيا أن يفتشا استودعا أم سلمة (قال: قلت) ثم قبضا بعد ذلك فصار إلى أبيك علي بن الحسين ثم انتهى إليك أو صار إليك؟ قال نعم.

حمران نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا: لوگ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے ام سلمہ کو صحیفہ مختومہ دیا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: جب رسولؐ اللہ دنیا سے پردہ کر گئے تو علی علیہ الصلوۃ والسلام آپؐ کے علم اور ہتھیار کے وارث ہوئے اور جو کچھ آپؐ کے پاس تھا سب کے وارث ہوئے پھر وہ چیزیں حسن علیہ الصلوۃ والسلام اور حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں پس جب انہیں اس بات کا خوف ہوا کہ یہ چیزیں کھول دی جائیں گی تو انہوں نے وہ ام سلمہ کے پاس بطور امانت رکھ دیں۔ (حمران کہتے ہیں) میں نے پوچھا: پھر جب وہ دونوں شہید ہو گئے تو وہ آپؑ کے والد گرامی علی بن حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آ گئیں پھر آپؑ تک پہنچ گئیں اور آپؑ کی ہو گئیں۔ آپؑ نے فرمایا! ہاں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر عن حمران عن أبي جعفر ع قال ذكرت الكيسانية و ما يقولون في محمد بن علي فقال ألا يقولون عند من كان سلاح رسول الله ص و ما كان في سيفه من علامة كانت في جانبيه إن كانوا يعلمون؟ ثم قال إن محمد بن علي كان يحتاج إلى بعض الوصية أو إلى شيء مما في وصية فيبعث إلى علي بن الحسين فينسخه له.

حمران نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیسانیہ کا ذکر کیا کہ وہ محمد بن علی (محمد حنفیہ) کے متعلق کیا کچھ کہتے ہیں تو آپؑ نے فرمایا: کیا وہ یہ نہیں بیان کرتے کہ رسولؐ اللہ کے ہتھیار کس کے پاس ہیں اور آپؐ کی تلوار میں ایک جانب علامت ہے، وہ اُس علامت کے متعلق بتائیں اگر وہ جانتے ہیں۔ پھر فرمایا: محمد بن علی (محمد حنفیہ) بعض وصیت کے محتاج ہوتے یا وصیت میں سے کسی چیز کی اُنہیں ضرورت پڑتی تو وہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کسی کو بھیجتے پس وہ انہیں لکھ دیتے۔

حدیث ⑪ حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد عن الحسين عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن علي بن سعيد قال كنت عند أبي عبد الله ع فسمعته يقول إن عندي لخاتم رسول الله ص و درعه و سيفه و لواه.

علی بن سعید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا میں نے آپؑ سے سنا: میرے پاس رسولؐ اللہ کی انگوٹھی ہے اور آپؐ کی درع، تلوار اور علم بھی ہے۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن أبي الحصين الأسدي عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال خرج أمير المؤمنين ذات ليلة (على أصحابه) بعد عتمة (و هم في الرحبة) و هو يقول همهمة (همهمة) و ليلة مظلمة خرج عليكم الإمام و عليه قميص آدم و في يده خاتم سليمان و عصى موسى ع.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک رات امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام غیابِ شفق کے بعد اپنے اصحاب کے پاس ایک کشادہ جگہ میں آئے جبکہ آپؑ دھیمی آواز میں کہہ رہے تھے رات تاریک ہے تمھارے پاس امام آئے جبکہ اُن کے بدن پر آدم کی قمیض ہے اور ہاتھ میں سلیمان کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصاء ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن عبد الغفار الجازی قال ذکر عند أبی عبد الله ع الکیسانیة و ما یقولون فی محمد بن علی فقال أ لا تسألونهم عند من کان سلاح رسول الله ص إن محمد بن علی کان یحتاج فی الوصیة أو إلی الشیء فیها فیبعث إلی علی بن الحسین فینسخها له.

عبد الغفار الجازی نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کیسانیہ کا ذکر کیا گیا کہ جو کچھ وہ محمد بن علی (محمد حنفیہ) کے متعلق کہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم نے اُن سے نہیں پوچھا کہ نبیؐ کے ہتھیار کس کے پاس تھے اور محمد بن علی (محمد حنفیہ) جب وصیت کے محتاج ہوتے یا اس میں کسی چیز کے ضرورت مند ہوتے تو وہ علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کسی کو بھیجتے پس آپؑ ان کے لیے لکھ دیتے۔

حدیث ⑭ حدثنا محمد بن یحیی العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار عن أحمد بن محمد بن عیسی عن أحمد بن محمد بن أبی نصر عن أبی الحسن الرضا ع (قال) ذکر سیف رسول الله ص فقال إنه مصفود الحمائل و قال أتانی إسحاق فعظم بالحق و الحرمة السیف الذی أخذه هو سیف رسول الله ص؟ فقلت له و کیف یکون هو و قد قال أبو جعفر ع إنما مثل السلاح فینا مثل التابوت فی بنی إسرائیل أینما دار التابوت دار الملك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ امام ابو الحسن رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے جب رسولؐ اللہ کی تلوار کا ذکر آیا تو آپؑ نے فرمایا: وہ مضبوط پرتلوں والی ہے۔ پھر فرمایا: میرے پاس اسحٰق آیا اور تلوار کے حق و حرمت کی عظیم قسم کھائی کہ وہ تلوار جو اس نے لی ہے وہ رسولؐ اللہ کی تلوار ہے میں نے کہا: یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت

کی تھی جہاں تابوت گھومتا وہیں بادشاہی بھی گھوم جاتی۔

حدیث ⑮ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن عبد الله بن هلال عن عقبة بن خالد عن محمد بن سالم عن أبي عبد الله ع قال قال صليت و خرجت حتى إذا كنت قريبا من الباب استقبلني مولى لبني الحسن ع قال كيف أمسيت يا أبا عبد الله؟ قال قلت من يتق الله فهو بخير قال إني خرجت من عند بني الحسن آنفا فسمعتهم يقولون إن شيعتك بالكوفة يزعمون أنك نبيّ و إن عندك سلاح رسول الله ص قال قلت يا أبا فلان لقد استقبلتني بأمر عظيم قال و فعلت؟ قلت نعم قال ذاك أردت قلت هل أنت مبلغ عني كما بلغتني؟ قال نعم قلت و الله؟ (قال والله فأعدت عليه فقال والله) قلت و حق الثلاثة؟ (قال وحق الثلاثة) (يا اباعبدالله) لقد أجبت أن تؤ كد على قلت أو فعلت؟ قال نعم قلت ذاك أردت قلت قل لبني الحسن ما تصنعون بأهل الكوفة فيهم من يصدق و فيهم من يكذب هذا أنا عندكم أزعم أن عندي سلاح رسول الله و رايته و درعه و أن أبي قد لبسها فخطت عليه فلتأت بنو الحسن فليقولوا مثل ما أقول قال ثم أقبل على فقال إن هذا لهو الحسد لا و الله ما كانت بنو هاشم يحسنون يحجون و لا يصلون حتى علمهم أبي و بقر لهم العلم.

محمد بن سالم نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نماز پڑھ کر نکلا جب میں دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے بنی حسن کا ایک غلام ملا وہ کہنے لگا ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام شام کیسی گزری؟۔ میں نے کہا: جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے وہ خیریت سے ہی ہوتا ہے۔ اس نے کہا: میں بنی حسن کے پاس سے

ابھی ابھی آرہا ہوں میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ آپؑ کے کوفے کے شیعہ گمان کرتے ہیں کہ آپؑ نبی ہیں اور آپؑ کے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں۔(آپؑ فرماتے ہیں) میں نے کہا: اے ابو فلاں! تُو مجھے ایک اَمر عظیم کے ساتھ ملا ہے۔اس نے کہا: کیا آپؑ نے کوئی ایسا فعل انجام دیا ہے (جس سے وہ سمجھیں ہوں کہ آپؑ نبی ہیں)؟۔میں نے کہا: ہاں!۔وہ کہنے لگا: میں نے بھی یہی ارادہ کیا تھا۔میں نے کہا: کیا تو مجھ سے (جو سنے گا) اسی طرح پہنچائے گا جس طرح (اُن کا سُنا) مجھے پہنچایا ہے؟۔اس نے کہا ہاں۔میں نے کہا: اللہ کی قسم؟۔اس نے کہا اللہ کی قسم (جو آپؑ کہیں گے) میں اُن تک پہنچاؤں گا۔میں نے کہا تینوں کا حق؟۔اس نے کہا: تینوں کا حق اے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ میں پسند کرتا ہوں کہ آپؑ مجھے بہت تاکید کریں۔میں نے کہا کیا تُو نے یہ فعل انجام دیا ہے؟۔اس نے کہا ہاں۔میں نے کہا میں نے یہی ارادہ کیا تھا۔پھر میں نے کہا: بنی حسن سے کہنا کہ تمھارا اہلِ کوفہ کے ساتھ کیا تعلق ہے ان میں تو وہ بھی ہیں جو تصدیق کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جو تکذیب کرتے ہیں اور میں تمہارے پاس موجود ہوں اور کہتا ہوں کہ میرے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار، عَلَم اور درع ہے اور میرے باپ نے وہ پہنی ہے جو (زمین سے) لگتی تھی پس بنو حسن آئیں اور اس طرح کہیں جس طرح میں کہتا ہوں۔(محمد بن سالم کہتے ہیں) پھر آپؑ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: یہ حسد ہے۔اللہ کی قسم! بنو ھاشم اچھی طرح نماز نہیں پڑھتے تھے اور نہ حج کرتے تھے حتٰی کہ میرے باپ نے انہیں سکھایا اور ان کیلئے علم کو وسیع کیا۔

حدیث ۱۶ حدثنا العباس بن معروف عن حماد بن عيسى عن حريز عن علاء بن سيابة عن أبي عبد الله ع قال سألته عما يتحدث الناس إنما هي صحيفة مختومة (قال فقال ان رسول الله لما أراد الله ان يقبضه اورث عليا علمه وسلاحه وما هناك ثم صار الى الحسن و (الى) الحسين (فلما ان حس

الحسین ان یقتل) استودعه ام سلمة ثم قبض بعد ذلك منها قال فقلت ثم صار الی علی بن الحسین ثم صار الی ابیك ثم انتهی الیك؟ قال نعم)۔

علاء بن سیابہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جو لوگ صحیفہ مختومہ کے متعلق باتیں کرتے ہیں وہ کیا بات ہے۔آپؑ نے فرمایا: جب اللہ تعالیٰ نے اپنے نبیؐ کی روح قبض کرنے کا ارادہ کیا تو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو آپؐ کے علم اور ہتھیاروں کا اور جو کچھ وہاں تھا سب کا وارث بنایا پھر وہ وراثت حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملی پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملی۔جب حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محسوس کیا کہ وہ قتل ہو جائیں گے تو وہ امانت ام سلمہ کے پاس رکھ دی پھر اس کے بعد اُن سے وہ امانت لے لی۔(علاء بن سیابہ کہتے ہیں) میں نے کہا: پھر وہ علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلی گئی پھر آپؑ کے والد کی طرف چلی گئی پھر آپؑ کی طرف پہنچ گئی۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ⑰ (حدثنا محمد بن عبد الجبار) عن أبي القاسم عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن إسماعيل بن محمد بن عبد الله بن علي بن الحسين عن أبي جعفر محمد بن علي ع قال لما حضرت علي بن الحسين الوفاة قبل ذلك قال أخرج سفطا أو صندوقا عنده فقال يا محمد احمل هذا الصندوق قال فحمل بين أربعة قال فلما توفي جاء إخوته يدعون في الصندوق فقالوا أعطنا نصيبنا من الصندوق فقال والله ما لكم فيه شيء ولو كان لكم فيه شيء ما دفعه إلي وكان في الصندوق سلاح رسول الله ص و كتبه.

ابراھیم بن ابی البلاد نے اسماعیل بن محمد بن عبداللہ بن علی بن الحسین سے روایت کیا کہ ابوجعفر محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے فرمایا: صندوق لاؤ۔پھر فرمایا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ صندوق اٹھاؤ۔(امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں) میں نے اُسے

اٹھایا جب آپؑ کی شہادت ہوگئی تو آپؑ کے بھائی آئے اور جو کچھ صندوق میں تھا اُس کا دعویٰ کرنے لگے اور کہنے لگے کہ صندوق سے ہمارا حصہ ادا کرو۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! تمہارے مطلب کی اس میں کوئی چیز نہیں ہے اگر کچھ ہوتا تو آپؑ مجھے نہ دیتے۔ (امام محمد باقر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) اس صندوق میں نبیؐ کے ہتھیار اور کتابیں تھیں۔

حدیث ⑱ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى (عن الحسن بن فضالة) عن أبان عن الحسن بن أبي سارة عن أبي جعفر ع قال السلاح فينا بمنزلة التابوت إذا وضع التابوت على باب رجل من بني إسرائيل (علم بني اسرائيل انه)و قد أوتي الملك (و) كذلك السلاح حيث ما دارت الإمامة.

حسن بن ابی سارہ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں ہتھیاروں کی وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جب تابوت بنی اسرائیل میں سے کسی کے دروازے پر رک جاتا تو بنی اسرائیل یہ جان لیتے کہ حکومت اسی کی ہے۔ اسی طرح ہتھیار جدھر گھومتے ہیں امامت اسی طرف گھومتی ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن أحمد بن عبد الله عن أبي الحسن الرضا ع قال سألته عن ذي الفقار سيف رسول الله ص من أين هو؟ قال هبط به جبرئيل من السماء و كانت حلقته من فضة و هو عندي.

احمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابی الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذوالفقار کے متعلق پوچھا جو رسولؐ اللہ کی تلوار تھی کہ وہ کس جگہ ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: جبرائیلؑ اسے لے کر آسمانوں سے اترے اس کا

دستہ چاندی کا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن فضال عن أبي جميلة عن محمد بن الحلبي عن أبي عبد الله ع قال الإمام يعرف بثلاث خصال إنه أولى الناس بالذي كان قبله و عنده سلاح رسول الله ص و عنده الوصية و هو الذي قال الله تعالى (إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها) و قال السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل يدور الملك حيث دار السلاح كما كان يدور حيث دار التابوت.

ابی جمیلہ نے محمد حلبی سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امام تین خصلتوں سے پہچانا جاتا ہے وہ اُن لوگوں سے اولیٰ ہوتا ہے جو اس سے قبل تھے، اس کے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہوتے ہیں، اس کے پاس وصیت ہوتی ہے اور وہ ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰٓى أَهْلِهَا﴾ ''بے شک تمھیں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کو پہنچا دو''۔ (نساء۔۵۸) پھر فرمایا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی بادشاہی وہیں گھومے گی جہاں ہتھیار رہوں گے جیسے بادشاہی وہیں گھومتی تھی جہاں تابوت ہوتا تھا۔

حدیث ㉑ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي القاسم الكوفي (عن محمد بن سهل القمي) عن إبراهيم بن أبي البلاد عن عيسى بن عبد الله بن عمر عن جعفر بن محمد ع قال لما حضر علي بن الحسين الموت قبل ذلك أخرج السفط و الصندوق عنده فقال يا محمد احمل هذا الصندوق قال فحمل بين أربعة (قال) فلما توفي جاء إخوته يدعون في الصندوق فقالوا أعطنا نصيبنا من الصندوق فقال و الله ما لكم فيه شيء و لو كان لكم فيه شيء ما دفعه إلي و

کان فی الصندوق سلاح رسول اللہ و کتبہ.

عیسیٰ بن عبداللہ بن عمر نے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا: جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت کا وقت قریب آیا تو آپؑ نے صندوق نکالا اور فرمایا: اے محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ صندوق اٹھا لو پس میں نے اسے اٹھالیا۔ جب آپؑ کی شہادت ہوگئی تو آپؑ کے بھائی آئے اور جو کچھ صندوق میں تھا اس کا دعویٰ کرنے لگے اور کہنے لگے ہمیں ہمارا حصہ ادا کرو۔ میں نے کہا تمہارا اس میں کچھ بھی حصہ نہیں اگر کچھ ہوتا تو آپؑ اسے ہمیں نہ دیتے۔ (پھر فرمایا) صندوق میں رسولؐ اللہ کے ہتھیار اور آپؐ کی کتابیں تھیں۔

حدیث ۴۲ حدثنا عبد اللہ بن جعفر، عن محمد بن عیسی، عن یونس بن عبد الرحمان (عن محمد بن حکیم) عن ابی ابراھیم علیہ السلام قال: السلاح (موضوع عندنا) مدفوع (عنہ، انّہ) لو وضع عند شر خلق اللہ کان خیرھم، لقد حدثنی ابی عنہ انّہ حیث بنی (بالثقفیّۃ وکان شقّ) لہ فی الجدار فنجّد البیت، فلما کا فی صبیحۃ عرسہ رمی ببصرہ فرأی (حذوہ) خمسۃ عشر مسماراً، ففزع لذلک وقال: تحوّلی فانّی أُرید ان ادعو موالی فی حاجۃ، فکشطۃ، فما منھا مسمار، الّا وجدہ مصروفاً طرفہ عن السیف وما وصل الیہ شیء۔

محمد بن حکیم نے بیان کیا کہ ابی ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہمارے پاس ایسا اسلحہ ہے جو ہماری حفاظت کا ذریعہ ہے اگر وہ خدا کی بدترین مخلوق کے لیے ہوتا تو وہ اُن کے لیے بہت اچھا ثابت ہوتا۔ میرے والد نے اس کے متعلق مجھ سے حدیث بیان کی ہے اس حیثیت کے ساتھ کہ وہ بنی ثقیفہ کے متعلق ہے اس کے لیے دیوار کو پھاڑا گیا تو ہم نے ایک گھر دیکھا جس کی چھت بہت خوبصورت تھی اور ہم اس کی طرف نظروں کو گھما رہے تھے، دیوار کے نیچے دیکھا تو پندرہ مسمار پڑے تھے بنی ثقیفہ اُسے

دیکھ کر گھبرائے انہوں نے کہا تو ایک طرف پھر جا میں کچھ چاہنے والوں کو کسی ضرورت کے تحت بلاتا ہوں جب انہوں نے گھر کھولا تو اس میں کوئی مسمار وغیرہ نہیں تھا مگر ایک تلوار پڑی تھی اس کے علاوہ کوئی چیز وصول نہیں ہوئی۔

حدیث ۲۳ حدثنا عمار بن موسى عن الحسن بن ظريف عن أبيه عن الحسن بن زيد قال لما كان من أمر محمد بن عبد الله بن الحسن ما كان ودعاه لنفسه أمر أبو عبد الله ع بسفط فأخرج إليه منه صرة فيها مائة دينار لينفقها لعمودان فمد يده إلى خرقة فردها ثم قال هذا عقاب رأية رسول الله ص.

حسن بن زید نے بیان کیا کہ جب محمد بن عبداللہ بن الحسن کا معاملہ پیش آیا تو ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُسے بلایا اور ٹوکری کے باہر لانے کا حکم دیا پس ٹوکری آپؑ کی طرف لائی گئی اس میں سے آپؑ نے ایک تھیلی نکالی جس میں ایک سو دینار تھے تاکہ انہیں عمودان پر خرچ کریں۔(راوی کہتا ہے) آپؑ نے اپنا ہاتھ ایک کپڑے کے ٹکڑے کی طرف بڑھایا پھر واپس کھینچ لیا پھر فرمایا: یہ نبیؐ کے جھنڈے کے آخری کپڑے ہیں۔

حدیث ۲۴ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى عن حماد بن عيسى عن أبان عن الحسن بن أبي سارة عن أبي جعفر ع قال السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل إذا وضع التابوت على باب رجل من بني إسرائيل علم بنو إسرائيل أنه قد أوتي الملك فكذلك السلاح حيث ما دار دارت الإمامة.

حسن بن ابی سارہ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی

اسرائیل میں تابوت کی تھی جب تابوت کسی گھر کے دروازے پر رکھا جاتا تو بنی اسرائیل جان لیتے کہ اس کو بادشاہی مل گئی ہے اسی طرح ہتھیار جس طرف پھر جائیں تو اس طرف امامت گھوم جاتی ہے۔

حدیث ۲۵ حدثنا محمد بن أحمد عن محمد بن عيسى (عن حماد بن عيسى) عن عبد الأعلى عن أبي عبد الله ع قلت إن الناس يتكلمون في أبي جعفر يقولون ما بالها تخطت من ولد أبيه (من له) مثل قرابته و من هو أكبر منه و قصرت عمن هو أصغر منه فقال يعرف صاحب هذا الأمر بثلاث خصال لا تكون في غيره هو أولى الناس بالذي قبله و هو وصيه و عنده سلاح رسول الله ص و وصيته و ذلك عندي لا أنازع فيه.

عبدالاعلیٰ نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا لوگ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کلام کرتے ہیں اور کہتے ہیں کیا وجہ ہے کہ (امامت میں) وہ اپنے باپ کی اولاد سے تجاوز کر گئے جو اُنکا قرابت دار تھا جو اُن سے بڑا تھا اور جو اُن سے چھوٹا تھا وہ بھی (امامت سے) قاصر رہا۔ پس آپؑ نے فرمایا: اِس اَمر کا صاحب تین خصلتوں سے پہچانا جاتا ہے جو اُس کے علاوہ کسی اور میں نہیں ہوتیں۔ وہ اُن لوگوں سے اولیٰ ہوتا ہے جو اُس سے قبل ہوں۔ وہ آپؑ کا وصی ہوتا ہے اور اُس کے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار اور وصیت ہوتی ہے اور وہ میرے پاس ہیں جس میں کسی قسم کی کمی نہیں۔

حدیث ۲۶ حدثنا أحمد بن الحسين عن الحسين بن أسد عن الحسين القمي عن نعمان بن منذر عن عمرو بن شمر عن جابر عن أبي جعفر ع قال قال أمير المؤمنين ع حين قتل عمر ناشدهم فقال نشدتكم بالله هل فيكم أحد ورث سلاح رسول الله و دوابه و خاتمه غيري؟ قالوا لا.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب عمر قتل کیا گیا تو امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُنہیں قسم

دے کر پوچھا: کیا تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو رسولؐ اللہ کے ہتھیاروں چوپایوں کا اور انگوٹھی کا میرے علاوہ وارث ہو۔ کہنے لگے کوئی نہیں۔

حدیث ۲۷ حدثنا محمد بن عیسی عن علی بن الحکم عن أبان و سهل بن الحسین عن بنان بن محمد عن علی بن الحکم و موسی بن القاسم عن أبان بن عثمان عن أبی بصیر قال سمعت سلیمان بن خالد یسأل أبا عبد الله ع فقال جعلت فداك إن عبد الله بن الحسن یزعم أن سیف رسول الله عنده فقال أبو عبد الله (لا و رب هذا المصباح) ما رآه و لا (ابوه) بواحدة من عینیه قط ثم قال لا أدری (إلا أن) یکون رآه أبوه و هو صبی و هو فی حجر علی بن الحسین.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے سلیمان بن خالد سے سنا وہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھ رہے تھے کہ میں آپؑ پر قربان جاؤں عبداللہ بن حسن کہتا ہے کہ رسولؐ اللہ کی تلوار میرے پاس ہے۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نہیں! قسم ہے اس چراغ کے رب کی نہ اس نے اسے دیکھا ہے اور نہ ہی اس کے والد نے اپنی آنکھوں میں سے ایک سے بھی اسے دیکھا ہے۔ پھر فرمایا: میں نہیں جانتا سوائے اس کے کہ اس کے والد نے اسے دیکھا جب وہ بچے تھے اور علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود میں تھے۔

حدیث ۲۸ حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسی عن موسی بن جعفر عن علی بن أسباط عن محمد بن الفضیل عن أبی حمزة الثمالی عن أبی عبد الله ع قال سمعته یقول ألواح موسی عندنا و عصی موسی عندنا و نحن ورثنا النبی ص.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: موسیٰ کی الواح ہمارے پاس ہیں اور انکا

عصاء بھی ہمارے پاس ہے ہم نبیؐ سے ان چیزوں کے وارث ہوئے۔

حدیث ۲۹ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن أبي عمير عن محمد بن سكين عن نوح بن دراج عن عبد الله بن أبي يعفور قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إنما مثل السلاح فينا مثل التابوت فی بنی إسرائیل حیثما دار التابوت دار العلم.

عبداللہ بن ابی یعفور نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار ہم میں تابوت کی طرح ہیں جہاں تابوت گھومتا علم بھی اسی طرف گھوم جاتا۔

حدیث ۳۰ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عیسی عن الحسن عن فضالة عن یحیی عن أبیه عن عبد الله بن سلیمان قال سمعت أبا جعفر ع یقول إن السلاح فینا كمثل التابوت فی بنی إسرائیل حیث دار التابوت فثم الملك وحیث ما دار السلاح فثم العلم.

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار ہم میں تابوت کی طرح ہیں جہاں تابوت گھومتا وہیں بادشاہی گھومتی اسی طرح جہاں ہتھیار گھومیں گے وہیں علم گھومے گا۔

حدیث ۳۱ حدثنا سلمة بن الخطاب عن عبد الله بن محمد عن منیع بن الحجاج البصری عن مجاشع عن معلی عن محمد بن الفیض عن محمد بن علی ع قال كان عصی موسی لآدم فصارت إلی شعیب ثم صارت إلی موسی بن عمران وإنها لعندنا وإن عهدی بها آنفا وهی خضراء كهیئتها حین انتزعت من شجرها وإنها لتنطق إذا استنطقت أعدت لقائمنا لیصنع (بها) كما كان

موسى يصنع بها و إنها لتروع و تلقف (ما يأفكون، وتصنع ما تؤمر، وانّها حيث أقبلت تلقف ما يأفكون، تُفتح لها شفتان: احداهما فى الأرض والأخرى فى السقف، وبينهما أربعون ذراعاً، وتلقف ما يأفكون بلسانها)۔

محمد بن فیض نے بیان کیا کہ محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: موسیٰ کا عصاء آدمؑ کا تھا پھر شعیب کا ہو گیا پھر موسیٰ بن عمران کے پاس آ گیا۔ بے شک اب وہ ہمارے پاس ہے ابھی ابھی میں اسے دیکھ کر آیا ہوں، وہ سبز ہے اپنی پہلی حالت کی طرح جب اسے اس کے درخت سے کاٹا تھا، بے شک جب اس کو بولنے کا کہا جائے تو بولتا ہے۔ وہ ہمارے قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے تیار کیا گیا ہے وہ اس کے ساتھ وہی کام کریں گے جو موسیٰ کرتے تھے اور بے شک وہ اس سے ڈرائیں گے اور جو جھوٹ جوڑا جائے گا وہ اس کو نگل جائے گا، اسے جو حکم دیا جائے گا یہ اُسے پورا کرے گا وہ جب آئے گا تو جو جھوٹ جوڑا جائے گا اس کو نگل جائے گا اس کے دو ہونٹ کھولے جائیں گے ایک نیچے کی طرف اور دوسرا اوپر کی طرف اور ان کے درمیان چالیس ہاتھ ہوں گے وہ جو کچھ جھوٹ جوڑتے ہیں وہ اپنی زبان سے سب کو نگل جائے گا۔

حدیث ۳۲ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن فضالة بن أيوب عن عمر بن أبان عن سليمان بن خالد قال قلت إن العجلية يزعمون أن سلاح رسول الله ص عند ولد الحسن؟ قال كذبوا و الله قد كان لرسول الله سيفان و فى أحدهما علامة فى ميمنته فليخبروا (بعلامتهما و أسمائهما) إن كانوا صادقين و لكن لا أزرى ابن عمى قال قلت و ما اسمهما؟ فقال اسم إحداهما الرسوم و الآخر مخذم.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ میں نے (آپؑ سے) عرض کیا عجلیہ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ کے

ہتھیار حسن کی اولاد کے پاس ہیں۔آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! انہوں نے جھوٹ کہا ہے اللہ کی قسم! نبیؐ کی دو تلواریں ہیں جن میں سے ایک میں دائیں جانب ایک علامت ہے اگر وہ سچے ہیں تو وہ بتائیں کہ وہ علامت کیا ہے اور ان دونوں کے نام کیا ہیں لیکن میں اپنے چچا زادوں پر عیب نہیں لگاتا۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا: ان کے کیا نام ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: ایک کا نام الرسوم اور دوسری کا نام مخذم ہے۔

حدیث ۳۳ حدثنا محمد بن أحمد عن (محمد بن) الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلى بن أعين قال سمعت أبا عبد الله ع يقول عندي سلاح رسول الله ص لا أنازع فيه ثم قال إن السلاح مدفوع عنه لو وضع عند شر خلق الله كان أخيرهم ثم قال إن هذا الأمر يصير إلى من يلوى له الحنك فإذا كانت من الله فيه المشية خرج فيقول الناس ما هذا الذي كان ويضع الله له يده على رأس رعيته.

عبداعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کوفرماتے ہوئے سنا: میرے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں اس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔پھر فرمایا: یہ ہتھیار رسولؐ اللہ سے ہمارے پاس آئے ہیں اگر یہ اللہ کی نہایت بری مخلوق کے پاس بھی رکھ دیے جائیں تو یہ اس کے لئے بھی خیر ہی ہوتے ہیں۔پھر فرمایا: یہ امر اسی کی طرف انجام پاتا ہے جس کی طرف لوگوں کو موڑ دیا جائے اور اگر اس میں اللہ تعالیٰ کی مشیت ہو تو وہ خروج کرتا ہے پس لوگ کہتے ہیں یہ وہ نہیں ہے جو پہلے تھا اور اللہ تعالیٰ اس کے ہاتھ کو رعیت کے سر پر رکھ دیتا ہے۔

حدیث ۳۴ حدثنا علی بن الحسن بن علی بن فضال عن أبيه عن

إبراهيم بن محمد الأشعري عن عمران الحلبي عن عبد الله بن سليمان قال سمعت أبا جعفر ع يقول السلاح فينا بمنزلة التابوت في بني إسرائيل حيث مادار (دار) العلم.

عبداللہ بن سلیمان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہتھیار کی ہم میں وہی منزلت ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جہاں بھی وہ گھومتے ہیں علم بھی وہیں گھومتا ہے۔

حدیث ۳۵ حدثنا الحجال عن الحسن بن الحسين عن ابن سنان عن العزرمي عن أبي المقدام قال كنت أنا وأبي (المقدام) حاجين قال فماتت أم أبي (المقدام) في طريق المدينة قال فجئت أريد الإذن على أبي جعفر ع فإذا بغلته مسرجة و خرج ليركب فلما رآني قال كيف أنت يا أبا المقدام؟ قال قلت بخير جعلت فداك ثم قال يا فلانة استأذني على عمتي قال ثم قال لا تعجل حتى آتيك قال فدخلت على عمته فاطمة بنت الحسين و طرحت لي وسادة فجلست عليها ثم قالت كيف أنت يا أبا المقدام؟ قلت بخير جعلني الله فداك يا بنت رسول الله ص قال قلت يا بنت رسول الله شيء من آثار رسول الله؟ قال فدعت ولدها فجاءوا خمسة فقالت يا أبا المقدام هؤلاء لحم رسول الله و دمه (و) أرتني جفنة فيها وضر عجين و ضبابته حديد فقالت هذه الجفنة التي أهديت إلى رسول الله ص ملأ لحم و ثريد قال فأخذتها و تمسحت بها.

ابی المقدام نے بیان کیا میں اور ابوالمقدام حج کرنے والے تھے تو ابولمقدام کی والدہ مدینہ کے راستہ میں فوت ہوگئیں۔ میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اجازت لینے آیا تو ان کی خچر پر کاٹھی پڑی ہوئی تھی وہ سوار ہوکر جانے کے لیے باہر آئے تو فرمایا: اے فلاں! میری پھوپھی سے اجازت لے۔ پھر فرمایا:

جلدی نہ کر یہاں تک کہ میں آجاؤں۔(ابا المقدان کہتے ہیں) پھر میں آپؑ کی پھوپھی کے پاس گیا جن کا نام فاطمہ بنت الحسینؑ تھا انہوں نے میرے لیے ایک تکیہ لگا دیا میں اس پر بیٹھا تو وہ کہنے لگیں اے ابا المقدم! تم کیسے ہو؟۔میں نے کہا: میں خیریت سے ہوں اے رسولؐ اللہ کی بیٹی اللہ تعالیٰ مجھے آپؑ پر فدا کرے۔پھر میں نے عرض کیا: اے رسولؐ اللہ کی بیٹی کیا آپؑ کے پاس رسولؐ اللہ کے آثار میں سے کوئی نشانی موجود ہے؟۔انہوں نے اپنے بیٹوں کو بلایا جو پانچ تھے پھر انہوں نے فرمایا: اے ابو المقدام! یہ رسولؐ اللہ کا گوشت اور خون ہیں۔(ابا المقدام کہتے ہیں) انہوں نے مجھے آپؐ کا ایک بڑا برتن دکھایا جس میں کھانے کے اثرات تھے اور گوندھا ہوا آٹا اور ایک لوہے کی رکاوٹ تھی پس انہوں نے فرمایا: اس برتن میں گوشت اور ثرید تھا جو رسولؐ اللہ کو ہدیتہً بھیجا گیا تھا (ابا المقدام کہتے ہیں) میں نے اسے لے کر (ہاتھوں پر) پر مل لیا۔

حدیث ۳۶ حدثنا الحسين بن علي عن محمد بن عبد الله بن المغيرة عن سليمان بن جعفر قال كتبت إلى أبي الحسن الرضا ع عندك سلاح رسول الله فكتب إلي بخطه الذي أعرفه هو عندي.

سلیمان بن جعفر نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کو لکھا: ''کیا آپؑ کے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں؟''۔آپؑ نے اپنے خط میں لکھا: جسے میں پہچانتا ہوں وہ میرے پاس ہے''۔

حدیث ۳۷ حدثنا أحمد بن محمد (بن عيسى) عن (احمد بن) محمد بن أبي نصر عن أبي الحسن الرضا ع قال أتاني إسحاق فعظم علي بالحق و الحرمة السيف الذي أخذه هو سيف رسول الله؟ فقلت له لا و كيف يكون هو و قد قال أبو جعفر ع إنما مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل أينما دار

التابوت دار الملك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ ابو الحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس اسحٰق آیا اور اس نے حق وحرمت کی قسم کھا کر کہا کہ جو تلوار اس نے لی ہے وہ رسولؐ اللہ کی تلوار ہے؟۔ میں نے کہا: نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بے شک ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی جدھر تابوت گھومتا اسی طرف بادشاہی گھوم جاتی۔

حدیث ۳۸ وعنه عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن ابن مسكان عن أبي بصير قال قال أبو عبد الله ع ترك رسول الله ص من المتاع سيفا و درعا و عنزة و رحلا و بغلة الشهباء فورث ذلك كله علي بن أبي طالب ع.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے چھوڑے ہوئے سامان میں ایک تلوار، درع، برچھی، رحل اور ایک شہباء خچر تھا پس ان سب چیزوں کے وارث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہوئے۔

حدیث ۳۹ وعنه عن الحسين عن فضالة عن عمر بن أبان قال سألت أبا عبد الله ع عما يتحدث الناس أنه دفعت إلى أم سلمة زوج النبي ص صحيفة مختومة فقال إن رسول الله ص لما قبض ورث علي بن أبي طالب علمه و سلاحه و ما هناك ثم صار إلى الحسن و الحسين ثم صار إلى علي بن الحسين قلت ثم إلى أبيك ثم انتهى إليك؟ قال نعم.

عمر بن ابان سے مروی ہے کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: جس چیز کے متعلق لوگ کہتے ہیں کہ وہ ام سلمہ کے سپرد کی گئی جو کہ رسولؐ اللہ کی بیوی تھیں تو کیا وہ صحیفہ مختومہ تھا؟۔ آپؑ نے فرمایا: جب

رسولؐ اللہ فوت ہوئے تو آپؐ کے علم، ہتھیار اور جو کچھ بھی آپؐ کے پاس تھا علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کے وارث ہوئے پھر وہ چیزیں حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملیں پھر حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ملیں پھر یہ چیزیں علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ گئیں۔(عمر بن ابان کہتا ہے) میں نے کہا: پھر آپؑ کے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آ گئیں پھر آپؑ کے پاس آ گئیں۔آپؑ نے فرمایا: ہاں۔

حدیث ۴۰ حدثنا (محمد عن) محمد بن الحسين عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلى بن أعين قال سمعت أبا عبد الله ع يقول عندي سلاح رسول الله ص لا أنازع فيه قال (وسمعته) يقول إن السلاح مدفوع عنه لو وضع عند شر خلق الله لكان خيرهم ثم قال هذا الأمر يصير إلى من يلوى له الحنك.

عبدالاعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: میرے پاس رسولؐ اللہ کے ہتھیار ہیں جس میں کسی قسم کی کمی نہیں ہے۔(عبدالاعلیٰ کہتے ہیں) آپؑ نے مزید فرمایا: یہ ہتھیار رسولؐ اللہ سے ہمارے پاس آئے۔اگر یہ بدترین مخلوق کے پاس رکھ دیے جائیں تو یہ اُن کے لیے بھی خیر ہی ہوں گے۔پھر فرمایا: یہ اَمر اسی کی طرف انجام پاتا ہے جس کی طرف لوگوں کو موڑ دیا جائے۔

حدیث ۴۱ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن أبيه عن فضيل بن عثمان عن أبي عبيدة الحذاء قال قال لي أبو جعفر ع يا أبا عبيدة من كان عنده سيف رسول الله ص و درعه و رايته المغلبة و مصحف فاطمة (قرت عينه).

ابو عبیدہ الحذاء نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو عبیدہ! جس کے پاس رسولؐ اللہ کی تلوار، درع، مصحفِ فاطمہ علیہا الصلوٰۃ والسلام اور وہ علم جس سے غلبہ حاصل ہوتا ہے ہو اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہتی ہیں۔

حدیث ۴۲ حدثنا إبراهيم بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن محسن بن احمد عن أبان بن عثمان (عن فضيل بن يسار) عن أبي عبد الله ع قال لبس أبي درع رسول الله ص ذات الفضول فخطت ولبست أنا فكان وكان.

فضیل بن یسار نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: میرے والد نے نبیؐ کی درع پہنی تو وہ بڑی تھی اور زمین سے لگتی تھی اور میں نے پہنی تو وہ اسی طرح تھی۔

حدیث ۴۳ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي القاسم عبد الرحمن بن حماد عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن عيسى بن عبد الله عن محمد بن عمر بن علي عن أمه أم الحسين بنت عبد الله بن محمد بن علي بن الحسين (قال) قالت بينا أنا جالسة عند عمي جعفر بن محمد إذ دعا سعيدة جارية كانت له و كانت منه بمنزلة فجاءته بسفط فنظر إلى خاتمه عليه ثم فصه ثم نظر في السفط ثم رفع رأسه إليها فأغلظ لها قال قلت فديتك كيف و لم أرك أغلظت لأحد قط فكيف بسعيدة؟ قال أ تدرين أي شيء صنعت يا بنية؟ هذه راية رسول الله ص العقاب أغفلتها حتى ائتكلت قالت ثم أخرج خرقة سوداء (فنفضها) ثم وضعها على عينيه ثم أعطانيها فوضعتها على عيني و وجهي ثم استخرج صرة فيها دنانير قدر مأتي دينار فقال هذه رفعها

إلى(ابی) من ثمن العمودان لو قعة تكون بالمدينة ينجو منها من كان(منها) على ثلاثة أميال ولها اشترى الطيبة فو الله ما أدركها أبي و والله ما أدري أدركها أم لا قال ثم استخرج صرة أخرى دونها فقال هذه (كان) دفعها أيضا لو قعة تكون بالمدينة ينجو منها (من كان على ميل من المدينة ولها اشترى العريض فوالله ما ادركها ابي ووالله ما ادري ادركها ام لا)۔

محمد بن عمر بن علی نے اپنی ماں ام الحسین بنت عبداللہ بن محمد بن علی بن الحسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا انہوں نے کہا میں اپنے چچا جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس بیٹھی تھی پس آپؑ نے سعیدہ کو بلایا جو آپؑ کی ایک کنیز تھی اور وہ آپؑ کے نزدیک اعلیٰ مرتبہ رکھتی تھی وہ ایک ٹوکری لے کر آئی پس آپؑ نے انگوٹھی کی طرف دیکھا پھر نگینہ کو دیکھا پھر ٹوکری میں دیکھا پھر اس لڑکی کی طرف نظر اٹھائی تو اس کے لیے سختی کی۔(ام الحسین کہتی ہیں) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کو کسی کے ساتھ اتنی سختی کرتے نہیں دیکھا مگر سعیدہ کے ساتھ کیوں؟۔آپؑ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم ہے اے بیٹی اس نے کیا کیا؟ یہ نبیؐ کا وہ علَم ہے جس کا نام عقاب ہے اس نے اس سے غفلت برتی جبکہ میں نے اس پر بھروسہ کیا۔پھر آپؑ نے ایک سیاہ رومال نکالا پھر اسے اپنی آنکھوں سے لگایا پھر مجھے دیا میں نے بھی اپنی آنکھوں اور چہرے سے لگایا پھر ایک تھیلی نکالی جس میں تقریباً دوسو دینار تھے۔آپؑ نے فرمایا: یہ مجھے میرے والدِ محترم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیے اور کہا یہ ان عمودان (مکہ کے قریب ایک بستی) کی قیمت سے ایک واقعہ کے لیے تھے جو مدینہ میں ہوا پس جو اس سے تین میل کے فاصلے پر تھا وہ بچ گیا اور اسی لیے اس کے لیے طیبہ (ایک زمین) خریدی اور اللہ کی قسم میں نہیں بتا سکتا کہ اسے انہوں نے پایا یا نہیں پایا پھر ایک اور تھیلی نکالی جو پہلی کے علاوہ تھی تو فرمایا: یہ بھی انہوں نے مجھے دی ایک واقعہ کی وجہ سے جو مدینے میں ہوگا جس سے نجات وہ پائے گا جو مدینے سے ایک میل کے فاصلے پر ہوگا اور

اس کے لیے انہوں نے عریض (ایک زمین) خریدی اور اللہ کی قسم! میں نہیں بتا سکتا کہ اسے انہوں نے پایا یا نہیں پایا۔

حدیث ۴۴ حدثنا محمد بن الحسین عن ابن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر قال قال (لی) أبو جعفر ع ألم تسمع قول رسول الله ص فی علی ع و الله لتؤتین خاتم سلیمان و الله لتؤتین عصی موسی.

جابر نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نبیؐ کا فرمان نہیں سنا: اللہ کی قسم! تجھے سلیمانؑ کی انگوٹھی ملے گی اور اللہ کی قسم! تجھے موسیٰ کا عصاء ملے گا۔

حدیث ۴۵ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسین اللؤلؤی عن أبی الحصین الأسدی عن أبی بصیر عن أبی جعفر ع قال خرج أمیر المؤمنین ع ذات لیلة علی أصحابه بعد عتمة و هم فی الرحبة و هو یقول همهمة(همهمة) فی لیلة مظلمة خرج علیکم الإمام و علیه قمیص آدم و فی یده خاتم سلیمان و عصی موسی.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ایک رات امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام غیابِ شفق کے بعد اپنے ساتھیوں کے پاس گئے جبکہ وہ ایک کشادہ جگہ میں تھے آپؑ دھیمی آواز سے کہہ رہے تھے کہ تاریک رات میں تمہاری طرف امام نکلے۔ آپؑ (کے بدن پر) آدمؑ کی قمیض تھی اور آپؑ کے ہاتھ میں سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصاء تھا۔

حدیث ۴۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن النضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن ابن مسکان عن أبی بصیر قال قال أبو عبد الله ع

ترك رسول الله من المتاع سيفا و درعا و عنزة و رحله و بغلته الشهباء فورث ذلك كله علي بن أبي طالب ع.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: رسولؐ اللہ کے چھوڑے ہوئے سامان میں ایک تلوار، ایک درع، بکری، رحل اور شہبا خچر تھا پس ان سب چیزوں کے وارث علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بنے۔

حدیث ﴿۴۷﴾ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن أبي سعيد الخراساني عن أبي عبد الله قال قال أبو جعفر ع إذا قام القائم بمكة و أراد أن يتوجه إلى الكوفة نادى مناديه ألا لا يحمل أحد منكم طعاما و لا شرابا و يحمل حجر موسى بن عمران و هو وقر بعير و لا ينزل منزلا إلا انبعث عين منه فمن كان جائعا شبع و من كان ظمئاناً روي فهو حتى ينزلوا النجف من ظهر الكوفة.

ابوسعید خراسانی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام مکہ میں قیام کریں گے اور کوفہ کی طرف متوجہ ہوں گے تو ایک منادی نداء دے گا کہ تم میں کوئی اپنے ساتھ کھانا پینا نہ لے بلکہ موسیٰ بن عمران کا پتھر ساتھ لے۔وہ جب بھی کسی منزل پر اتریں گے اِس کا ایک چشمہ اُبل پڑے گا پس جو شخص بھوکا ہوگا وہ سیر ہوجائے گا اور جو پیاسا ہوگا وہ سیراب ہوجائے گا حتیٰ کہ وہ کوفے کے پیچھے سے نجف میں جا اتریں گے۔

حدیث ﴿۴۸﴾ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن بريد بن معاوية عن أبي جعفر ع في قول الله تبارك و تعالى (إِنَّ اللّهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَماناتِ إِلى أَهْلِها وَ إِذا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النّاسِ أَنْ تَحْكُمُوا

بِالْعَدْلِ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهِ) قال إيانا عنى أن يؤدى الأول منا إلى الإمام الذى يكون بعده السلاح و العلم و الكتب.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان ﴿إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تُؤَدُّوا الْأَمٰنٰتِ إِلٰى أَهْلِهَا ۙ وَإِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ أَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ ۚ إِنَّ اللّٰهَ نِعِمَّا يَعِظُكُمْ بِهٖ ۚ﴾ ''بے شک تمھیں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ امانتیں اُن کے مالکوں کو پہنچا دو اور جب تم لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل کے ساتھ فیصلہ کرو بے شک اللہ تعالیٰ جس بات کی تمھیں نصیحت کرتا ہے وہ بہت ہی اچھی ہے''۔ (نساء۔ ۵۸) کے متعلق فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں کہ ہم میں سے پہلا اپنے بعد والے امام کو ہتھیار، علم اور کتب پہنچا دے۔

حدیث ۴۹ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن أحمد بن محمد بن أبي نصر و غيره عن أبي أيوب الحذاء عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال قلت له جعلت فداك إني أريد أن أمس صدرك فقال افعل فمسست صدره و مناكبه فقال و لم يا أبا محمد؟ فقلت جعلت فداك إني سمعت أباك و هو يقول إن القائم واسع الصدر مسترسل المنكبين عريض ما بينهما فقال يا محمد إن أبي لبس درع رسول الله ص و كانت تستخب على الأرض و أنا لبستها فكانت و كانت و إنها (انما) تكون من القائم كما كانت من رسول الله ص مشمرة كأنه ترفع نطاقها بحلقتين و ليس صاحب هذا الأمر من جاز أربعين.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں آپؑ کا سینا چھونا چاہتا ہوں۔آپؑ نے فرمایا: چھولو۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے آپؑ کا سینا چھوا اور کندھے

چھوئے تو آپؑ نے فرمایا: اے ابا محمد! تم نے کندھے کیوں چھوئے؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا ہے کہ قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کشادہ سینے، چوڑے کندھوں اور ان میں خاطر خواہ فاصلے والا ہوگا۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابو محمد! میرے والد نے نبیؐ کی درع پہنی تو وہ زمین کو چھوتی تھی اور میں نے پہنی تو ایسی اور ایسی تھی اور وہ قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اسی طرح ہوگی جس طرح رسولؐ اللہ کو ہوتی تھی (یعنی پوری ہوگی) گویا کہ اس کا نطاق دو کاندھوں سے اٹھالیا گیا ہو اور اس اَمر کا صاحب ۴۰ سے زیادہ کا نہیں۔

حدیث ⑤۰ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن (صفوان بن) يحيى عن أبي الحسن الرضا ع قال قال أتى أبي بسلاح رسول الله ص و لقد دخل عمومتي من ذلك كلمة فقال صفوان و ذكرنا سيف رسول الله ص فقال أتاني إسحاق بن جعفر فعظم علي (وسألني) بالحق و الحرمة السيف الذي أخذه هو سيف رسول الله ص؟ قال فقلت لا كيف يكون هذا و قد قال أبو جعفر ع مثل السلاح فينا مثل التابوت في بني إسرائيل حيث ما دار دار الأمر قال فسألته عن ذي الفقار سيف رسول الله فقال نزل به جبرئيل من السماء و كانت حليته فضة و هو عندي.

صفوان بن یحییٰ نے بیان کیا کہ ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام رسولؐ اللہ کا ہتھیار لے کر آئے تو میرے چچا نے کوئی کلمہ کہا۔ صفوان کہتا ہے ہم نے رسولؐ اللہ کی تلوار کا ذکر کیا تو آپؑ نے فرمایا: میرے پاس اسحٰق بن جعفر آئے اور تعظیم بجالاتے ہوئے تلوار کی حقانیت اور حرمت کے متعلق سوال کیا کہ جو تلوار مجھے ملی ہے کیا وہ رسولؐ اللہ کی تلوار ہے۔ میں نے کہا نہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے جبکہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں ہتھیار کی وہی مثال ہے جو بنی اسرائیل میں تابوت کی تھی

تابوت جس طرف ہوتا حکومت اسی طرف گھوم جاتی۔(صفوان کہتے ہیں) میں نے آپؑ سے نبیؐ کی تلوار ذوالفقار کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اسے جبرئیلؑ آسمان سے لے کر آئے اس پر چاندی کا پانی چڑھا ہوا تھا اور وہ میرے پاس ہے۔

حدیث ﴿۵۱﴾ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل عن أبي إسماعيل السراج عن بشر بن جعفر عن المفضل الجعفي (اظنه) عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول أتدري ما كان قميص يوسف؟ قال قلت لا قال إن إبراهيم لما أوقد له النار أتاه جبرئيل بثوب من ثياب الجنة فألبسه إياه فلم يضره معه حر ولا برد فلما حضر إبراهيم الوفاة جعله في تميمته وعلقها على إسحاق وعلقها إسحاق على يعقوب فلما ولد يوسف علقها عليه (وكان) في عضده حتى كان من أمره ما كان فلما أخرج يوسف بمصر القميص من التميمة وجد يعقوب ريحه فهو قوله تعالى (إِنِّي لَأَجِدُ رِيحَ يُوسُفَ لَوْ لا أَنْ تُفَنِّدُونِ) فهو ذلك القميص الذي أنزل به من الجنة قلت جعلت فداك فإلى من صار ذلك القميص؟ فقال إلى أهله ثم قال كل نبي ورث علمه أو غيره فقد انتهى إلى محمد ص (وأهل بيته).

مفضل جعفی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تم جانتے ہو یوسف کی قمیض کیا تھی؟۔ میں نے کہا نہیں۔فرمایا: ابراھیمؑ کے لیے جب آگ جلائی گئی تو ان کے پاس جبرائیل جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا لے کر آئے پس وہ انہیں پہنا دیا پس انہیں آگ کی گرمی کچھ نقصان نہ دے سکی اور انہیں سردی بھی کوئی تکلیف نہ دے سکی۔ جب ابراھیمؑ کی وفات کا وقت قریب آیا تو انہوں نے اسکا تعویز بنا کر اسحٰق کے گلے میں لٹکا دیا اور پھر اسحٰق نے یعقوبؑ کے گلے میں لٹکایا جب

یوسفؑ پیدا ہوئے تو تعویز ان کے گلے میں لٹکا دیا اور جب ان پر مصیبت آئی تو وہ ان کے بازو پر تھا۔ جب وہ مصر گئے اور قمیض کو نکالا تو یعقوبؑ نے اس کی خوشبو محسوس کی تو کہنے لگے ﴿اِنِّیۡ لَاَجِدُ رِیۡحَ یُوۡسُفَ لَوۡلَاۤ اَنۡ تُفَنِّدُوۡنِ﴾ ''یقیناً میں یوسف کی خوشبو پا رہا ہوں اگر تم مجھے بہکا ہوا نہ سمجھو''۔ (یوسف۔ ۹۴) فرمایا: یہی وہ قمیض تھی جو جنت سے آئی تھی۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں پھر یہ قمیض کہاں گئی۔ آپؑ نے فرمایا: وہ اپنے (اس کے) اہل کی طرف چلی گئی۔ پھر فرمایا: ہر نبی جو علم کا وارث ہو یا کسی دوسری چیز کا وارث ہو اس کی وراثت محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپؑ کے اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی ہے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

ائمہؑ کے پاس وہ صحیفہ ہے جس میں جنتیوں اور جہنمیوں کے نام ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن عبد الصمد بن بشير قال ذكر عند أبي عبد الله ع بدو الأذان و قصة الأذان في إسراء النبي ص حتى انتهى إلى السدرة قال فقالت السدرة المنتهى ما جاوزني مخلوق قبلك قال (ثُمَّ دَنا فَتَدَلّٰى فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنى فَأَوْحى إِلى عَبْدِهِ ما أَوْحى) قال فدفع إليه كتاب أصحاب اليمين و أصحاب الشمال قال و أخذ (كتاب) أصحاب اليمين بيمينه ففتحه فنظر إليه فإذا فيه أسماء أهل الجنة و أسماء آبائهم و قبائلهم قال فقال له (آمَنَ الرَّسُولُ بِما أُنْزِلَ إِلَيْهِ مِنْ رَبِّهِ) قال فقال رسول الله ص (وَ الْمُؤْمِنُونَ كُلٌّ آمَنَ بِاللّٰهِ وَ مَلائِكَتِهِ وَ كُتُبِهِ وَ رُسُلِهِ) قال فقال رسول الله ص (رَبَّنا لا تُؤاخِذْنا إِنْ نَسِينا أَوْ أَخْطَأْنا) قال فقال الله قد فعلت قال (فقال نبي (رَبَّنا وَ لا تَحْمِلْ علينا اصرا كما حملته على الذين من قبلنا) قال الله قد فعلت قال) (ربنا و الله تحملنا مالا طاقة لنا به وعف انا) الیٰ اٰخر السورة (و كل ذلك يقول الله) قد فعلت قال ثم طوى

الصحيفة فأمسكها بيمينه و فتح صحيفة أصحاب الشمال فإذا فيها أسماء أهل النار و أسماء آبائهم و قبائلهم قال فقال رسول الله ص رب إن هؤلاء قوم لا يؤمنون قال فقال الله (فاصفح عنهم (و قل سلام) فسوف يعلمون) قال فلما فرغ من مناجات ربه رد إلى بيت المعمور ثم قص قصة البيت و الصلاة فيه ثم نزل و معه الصحيفتان فدفعهما إلى علي بن أبي طالب ع.

عبدالصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے اذان کی ابتداء اور اذان کا قصہ نبیؐ کے اسراء(والے واقعے) میں ذکر کیا گیا یہاں تک کہ سدرہ کا ذکر آیا تو آپؑ نے فرمایا: سدرہ نے کہا: کوئی مخلوق آپؐ سے پہلے مجھ سے آگے نہیں گئی۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝﴾ ''پھر وہ نزدیک ہوا اور جھکا۔ پھر دو کمانوں کا فاصلہ رہا یا (اس سے) زیادہ نزدیک۔ پس (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ وحی کی''۔ (نجم۔ ۸تا۱۰) آپؑ نے فرمایا: اللہ نے آپؐ کو اصحاب یمین اور اصحاب الشمال کی کتاب پیش کی پس آپؐ نے اصحاب یمین کی کتاب دائیں ہاتھ سے کھولی تو اس میں جنتیوں، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ سے فرمایا ﴿اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ﴾ ''ایمان لایا ہوا ہے یہ رسول (محمدؐ) اس پر جو اُس کے رب کی طرف سے اس پر نازل کیا گیا ہے''۔ (بقرہ۔ ۲۸۵) نبیؐ نے فرمایا ﴿وَالْمُؤْمِنُوْنَ ؕ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ ﴾ ''اور خاص مومنین بھی سب ایمان لائے اللہ پر اور اُس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر''۔ (بقرہ۔ ۲۸۵) پھر پیغمبرؐ نے فرمایا ﴿رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَاۤ اِنْ نَّسِيْنَاۤ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ﴾ ''اے ہمارے رب اگر ہم بھول جائیں یا چوک جائیں تو ہماری گرفت نہ کر''۔ (بقرہ۔ ۲۸۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بے شک میں نے کر دیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ﴿رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَاۤ اِصْرًا

كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ﴾ ''اے ہمارے رب تُو ہم پر کوئی ایسا بوجھ نہ ڈال جیسا تُو نے اُن لوگوں پر ڈالا تھا جو ہم سے پہلے تھے''۔ (بقرہ۔ ۲۸۶) اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے یہ بھی کردیا۔ پھر نبیؐ نے فرمایا: ﴿رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا﴾ ''اے ہمارے رب جس بوجھ کو اٹھانے کی ہمیں طاقت نہیں ہے وہ ہم پر نہ ڈال اور ہمیں معاف کر''۔ (بقرہ۔ ۲۸۶) اللہ نے فرمایا: میں نے کردیا۔ پھر وہ صحیفہ بند کر کے آپؐ نے اپنے ہاتھ میں رکھ لیا اور اصحاب الشمال کا صحیفہ کھولا تو اس میں اہل النار، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے پس نبیؐ نے فرمایا: اے میرے رب یہ لوگ ایمان نہیں لاتے تو اللہ نے فرمایا: ان سے درگزر کرو اور کہو سلام، عنقریب یہ جان لیں گے۔ (امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:) آپؐ جب اپنے رب کی مناجات سے فارغ ہوئے تو بیت المعمور واپس آئے۔ پھر آپؐ نے بیت اللہ کا قصہ بیان کیا اور اس میں نماز پڑھنے کا ذکر کیا پھر فرمایا: جب واپس آئے تو آپؐ کے پاس دو صحیفے تھے پس وہ دونوں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد کر دیئے۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد (عن محمد) بن إسماعيل عن محمد بن الفضيل عن أبي الصباح الكناني عن أبي جعفر ع قال حدثني أبي عمن ذكره قال خرج علينا رسول الله ص و في يده اليمنى كتاب و في يده اليسرى كتاب فنشر الكتاب الذي في يده اليمنى فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم كتاب لأهل الجنة بأسمائهم و أسماء آبائهم (وقبائلهم) لا يزاد فيهم واحد و لا ينقص منهم واحد قال ثم نشر الذي بيده اليسرى فقرأ كتاب من الله الرحمن الرحيم لأهل النار بأسمائهم و أسماء آبائهم و قبائلهم لا يزاد فيهم واحد و لا ينقص منهم واحد.

ابو الصباح الکنانی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: مجھے میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: ہمارے پاس رسولؐ اللہ تشریف لائے آپؐ کے دائیں ہاتھ میں ایک کتاب اور بائیں ہاتھ میں ایک کتاب تھی پس آپؐ نے دائیں ہاتھ والی کتاب کھولی تو اس میں پڑھا: "بسم اللہ الرحمن الرحیم یہ کتاب اہل جنت، ان کے آباء اور قبیلوں کے ناموں پر مشتمل ہے جن میں ایک کی بھی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی"۔ پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کھولی تو اس میں پڑھا: "یہ کتاب اللہ تعالیٰ رحمٰن و رحیم سے جہنم والوں کے لیے بمعہ ان کے، ان کے آباء کے اور ان کے قبیلوں کے ناموں کے ہے جس میں ایک کی بھی کمی یا زیادتی نہیں کی جاسکتی۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عمرو عن الأعمش قال قال الكلبي يا أعمش أي شيء أشد ما سمعت من مناقب علي ع؟ قال فقال حدثني موسى بن طريف عن عباية قال سمعت عليا ع و هو يقول أنا قسيم النار فمن تبعني فهو مني (و من عصاني) فهو من أهل النار فقال الكلبي عندي أعظم مما عندك أعطى رسول الله ص عليا ع كتابا فيه أسماء أهل الجنة و أسماء أهل النار فوضعه عند أم سلمة فلما ولي أبو بكر (طلبه) فقالت ليس لك فلما ولي عمر طلبه فقالت ليس لك (فلما ولي عثمان طلبه فقالت ليس لك) فلما ولي علي ع دفعته إليه.

اعمش نے بیان کیا کہ کلبی نے کہا: اے اعمش! جو چیز تو نے مناقب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شدید پائی وہ کیا ہے۔ وہ کہنے لگے مجھے موسیٰ بن طریف نے عبایہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا آپؑ فرما رہے تھے: "میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں جو میری پیروی کرے گا وہ مجھ سے ہوگا اور

جو میری نافرمانی کرے تو وہ اہل نار میں سے ہوگا‘‘۔ یہ سن کر کلبی نے کہا میرے پاس اس سے بھی شدید اور بڑی چیز ہے کہ نبیؐ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک کتاب دی اس میں اہل جنت اور اہل النار کے نام تھے پس اسے ام سلمہ کے پاس رکھ دیا پھر جب ابوبکر خلیفہ بنا تو اس نے ام سلمہ سے وہ کتاب مانگی۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لیے نہیں۔ پھر جب عمر خلیفہ بنا تو اسنے بھی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لئے نہیں۔ پھر جب عثمان خلیفہ بنا تو اس نے بھی وہی مطالبہ کیا۔ انہوں نے کہا وہ تیرے لیے نہیں۔ پھر جب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام خلیفہ بنے تو وہ کتاب آپؑ کو دے دی گئی۔

حدیث ④ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن أبيه قال حدثني أبو القاسم عن محمد بن عبد الله قال سمعت جعفر بن محمد ع يقول خطب رسول الله ص الناس ثم رفع يده اليمنى قابضا على كفه قال أ تدرون ما في كفي؟ قالوا الله و رسوله أعلم فقال فيها أسماء أهل الجنة و أسماء آبائهم و قبائلهم إلى يوم القيامة ثم رفع يده اليسرى فقال أيها الناس أ تدرون ما في يدي؟ قالوا الله و رسوله أعلم فقال فيها أسماء أهل النار و أسماء آبائهم و قبائلهم إلى يوم القيامة ثم قال حكم الله و عدل و حكم الله و عدل و حكم الله و عدل فَرِيقٌ فِي الْجَنَّةِ وَ فَرِيقٌ فِي السَّعِيرِ.

محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہتے ہوئے سنا: رسولؐ اللہ نے لوگوں کو خطبہ دیا پھر اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا جبکہ آپؐ کی مٹھی بند تھی پس فرمایا: کیا تم جانتے ہو میری مٹھی میں کیا ہے؟۔ وہ کہنے لگے اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: اس میں جنتیوں کے نام اور ان کے آباء اور ان کے قبیلوں کے نام ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے پھر اپنا بایاں ہاتھ اٹھایا اور فرمایا: لوگو! کیا تم جانتے ہو میرے اس ہاتھ میں کیا ہے؟۔ انہوں نے کہا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے

ہیں۔فرمایا: اس میں جہنمیوں کے نام اور ان کے آباء کے اور قبیلوں کے نام ہیں جو قیامت تک پیدا ہوں گے۔پھر فرمایا: اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا، اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا، اللہ نے حکم دیا اور عدل کیا ایک فریق جنت میں ہوگا اور ایک فریق جہنم میں۔

حدیث ۵ حدثنا عبد الله بن محمد عن إبراهيم بن محمد قال حدثنا عثمان بن سعيد عن أبي حفص الأعشى عن الأعمش قال قال الكلبي ما أشد ما سمعت في مناقب علي بن أبي طالب ع؟ قال قلت حدثني موسى بن طريف عن عباية قال سمعت عليا ع يقول أنا قسيم النار فقال الكلبي عندي أعظم مما عندك أعطى رسول الله ص عليا كتابا فيه أسماء أهل الجنة و أسماء أهل النار.

اعمش نے بیان کیا کہ کلبی نے (مجھ سے) کہا: جو چیز تم نے مناقب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں شدید پائی وہ کیا ہے؟۔(اعمش نے کہا) مجھے موسیٰ بن طریف نے عبایہ سے بیان کیا انہوں نے کہا: میں نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ کہتے ہوئے سنا: ''میں جہنم کا تقسیم کرنے والا ہوں''۔(یہ سن کر) کلبی نے کہا: میرے پاس اس سے زیادہ بڑی اور عظیم روایت ہے کہ رسولؐ نے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک کتاب دی جس میں جنتیوں اور جہنمیوں کے نام تھے۔

حدیث ٦ حدثنا محمد بن عيسى عن عبد الصمد بن بشير عن أبي جعفر ع قال انتهى النبي ص إلى السماء السابعة و انتهى إلى سدرة المنتهى قال فقالت السدرة ما جاوزني مخلوق قبلك (ثُمَّ دَنا فَتَدَلّٰى فَكانَ قابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى فَأَوْحى(الى عبده ما اوحى)) قال فدفع إليه كتاب أصحاب اليمين و كتاب أصحاب الشمال فأخذ كتاب أصحاب اليمين بيمينه و فتحه و نظر فيه

فإذا فيه أسماء أهل الجنة و أسماء آبائهم و قبائلهم قال و فتح كتاب أصحاب الشمال (و نظر فيه) فإذا هي أسماء أهل النار و أسماء آبائهم و قبائلهم ثم نزل و معه الصحيفتان فدفعهما إلى علي بن أبي طالب ع.

عبدالصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبیؐ ساتویں آسمان پر پہنچے اور سدرۃ المنتہٰی پر پہنچے تو سدرہ نے کہا: آپؐ سے پہلے مجھ سے آگے کوئی مخلوق نہیں گئی۔ ﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝٨ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝٩ فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى ۝١٠﴾ ”پھر وہ نزدیک ہوا اور جھکا۔ پھر دو کمانوں کا فاصلہ رہا یا (اس سے) زیادہ نزدیک۔ پس (اللہ تعالیٰ نے) اپنے بندے کی طرف وحی کی جو کچھ کہ وحی کی“۔ (نجم۔۸تا۱۰) (ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) پھر ایک کتاب اصحاب یمین کی اور ایک اصحاب الشمال کی آپؐ کے حوالے کی گئی۔ آپؐ نے اصحاب یمین کی کتاب دائیں ہاتھ میں اور اصحاب الشمال کی کتاب بائیں ہاتھ میں لی پھر اصحاب یمین کی کتاب دائیں ہاتھ سے کھولی اور اس میں اہل جنت، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے اور اصحاب الشمال کی کتاب کھولی تو اس میں اہل جہنم، ان کے آباء اور قبیلوں کے نام تھے۔ پھر جب آپؐ تشریف لائے تو آپؐ کے پاس دو صحیفے تھے پس وہ دونوں علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دیئے۔

باب نمبر (۶)

ائمہؑ کے پاس تمام قرآن ہے جو رسولؐ اللہ پر نازل ہوا تھا

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن سنان عن عمار بن مروان عن المنخل عن جابر عن أبي جعفر ع أنه قال ما يستطيع أحد أن يدعي أنه جمع القرآن كله ظاهره و باطنه غير الأوصياء.

جابر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اوصیاء کے علاوہ کوئی شخص بھی کُل قرآن کو اسکے ظاہر و باطن میں جمع کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عمرو بن أبي المقدام عن جابر قال سمعت أبا جعفر ع يقول ما ادعى أحد من الناس إنه جمع القرآن كله كما أنزل الله إلا كذاب و ما جمعه و ما حفظه كما أنزل الله إلا علي بن أبي طالب و الأئمة من بعده.

جابر نے روایت کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: لوگوں میں سے کسی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ اُس نے کُل قرآن کو اسی طرح جمع کرلیا جس طرح وہ نازل ہوا تھا مگر کذاب یہ دعویٰ کرسکتا ہے اور کسی نے قرآن کو جمع اور حفظ نہیں کیا اُس طرح جس طرح وہ نازل ہوا مگر علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ان کے بعد ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام نے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسین (عن عبد الرحمن بن أبی ھاشم) عن سالم بن أبی سملة قال قرأ رجل علی أبی عبد الله ع و أنا أسمع حروفا من القرآن لیس علی ما یقراھا الناس فقال أبو عبد الله ع مه مه کف عن ھذہ القراءۃ اقرأ کما یقرأ الناس حتی یقوم القائم فإذا قام قرأ کتاب الله علی حدہ و أخرج المصحف الذی کتبه علی ع و قال أخرجه (علی ع إلی) الناس حیث فرغ منه و کتبه فقال لھم ھذا کتاب الله کما أنزل الله علی محمد و قد جمعته بین اللوحین قالوا ھو ذا عندنا مصحف جامع فیه القرآن لا حاجة لنا فیه قال أما و الله لا ترونه بعد یومکم ھذا أبدا (إنما کان علی أن أخبرکم به حین جمعته لتقرءوہ).

سالم بن ابی سلمہ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے سامنے قرآن میں سے کچھ حروف کو پڑھا جبکہ میں سن رہا تھا وہ اس طرح نہیں تھا جس طرح لوگ پڑھتے ہیں۔ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ٹھہرو ٹھہرو اس قراءت سے رک جاؤ تم اسی طرح پڑھو جس طرح لوگ پڑھتے ہیں حتیٰ کہ جب ہمارا قائم علیہ الصلوۃ والسلام قیام کرے تو وہ کتاب اللہ کو اس کی حد کے مطابق پڑھے اور وہ ایک مصحف نکال کر لائے جسے علی علیہ الصلوۃ والسلام نے لکھا ہے۔پھر فرمایا: اس (مصحف) کو علی علیہ الصلوۃ والسلام لوگوں کی طرف اس وقت لے کر گئے جب اس کی لکھائی سے فارغ ہوئے اور اُن سے فرمایا: یہ اللہ کی کتاب ہے جس طرح اللہ نے اس کتاب کو محمدؐ پر نازل کیا تھا بے شک میں نے اسے دو تختیوں کے درمیان جمع کر دیا۔ وہ کہنے لگے ہمارے پاس وہ مصحفِ جامع ہے جس میں قرآن ہے ہمیں اس قرآن کی کوئی ضرورت نہیں۔پھر علی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: ضرور، اللہ کی قسم! تم آج کے بعد اسے کبھی نہیں دیکھو گے میرے ذمہ یہ بات تھی کہ میں تم تک پہنچا دوں جبکہ میں نے اس کو جمع کیا تا کہ تم اسے پڑھ سکو۔

حدیث ④ حدثنا محمد بن الحسین عن النضر بن شعیب عن عبد الغفار قال سأل رجل أبا جعفر ع فقال أبو جعفر ما یستطیع أحد یقول جمع القرآن کله غیر الأوصیاء.

عبدالغفار نے بیان کیا کہ ایک آدمی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علاوہ کوئی شخص بھی کُل قرآن کو جمع کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

حدیث ⑤ حدثنا عبد اللہ بن عامر عن أبی عبد اللہ البرقی عن الحسن بن عثمان عن محمد بن فضیل عن أبی حمزۃ الثمالی عن أبی جعفر ع قال قال أبو جعفر ع ما أجد من ھذہ الأمۃ من جمع القرآن إلا الأوصیاء.

ابوحمزہ ثمالی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نہیں جانتا کہ اس امت میں سے کسی نے قرآن کو جمع کیا ہو سوائے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن مرازم و موسی بن بکیر قالا سمعنا أبا عبد اللہ ع یقول إنا أھل البیت لم یزل اللہ یبعث فینا من یعلم کتابہ من أولہ إلی آخرہ.

موسیٰ بن بکیر نے بیان کیا کہ ہم نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم اہل بیت علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں ہم میں سے اللہ تعالیٰ ہمیشہ کسی کو بھیجتا ہے جو اس کی کتاب کی اول سے آخر تک تعلیم دے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عیسی عن أبی عبد اللہ المؤمن عن عبد الأعلی مولی آل سام قال سمعت أبا عبد اللہ ع یقول و اللہ إنی لأعلم کتاب اللہ من أولہ إلی آخرہ کأنہ فی کفی فیہ خبر السماء (و خبر الأرض) و خبر ما

يكون و خبر ما هو كائن قال الله فيه تبيان كل شيء.

عبدالاعلیٰ مولیٰ آل سام نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ کی قسم! بے شک میں اللہ کا کلام اول سے آخر تک اس طرح جانتا ہوں گویا کہ وہ میری مٹھی میں ہے۔ اس میں آسمانوں اور زمین کی خبریں ہیں اور جو کچھ ہوگا یا ہونے والا ہے اس کی خبریں ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (**فيه تبيان كل شيء**) ''جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے''۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ کو قرآن کریم کی تفسیر و تاویل دی گئی ہے

حدیث ① حدثنا الهيثم النهدي عن العباس بن عامر قال حدثنا عمرو بن مصعب عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن من علم ما أوتينا تفسير القرآن (و أحكامه و علم تغيير الزمان) و حدثانه و إذا أراد الله بقوم خيرا أسمعهم و لو أسمع من لم يسمع لولى معرضا كأن لم يسمع ثم أمسك هنيئة ثم قال لو وجدنا وعاء او مستراحا لقلنا و الله المستعان.

عمرو بن مصعب ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: کوئی علم ایسا نہیں جس کی قرآنی تفسیر ہمیں نہ دی گئی اور اس کے احکام اور زمانے کے تغیرات وحوادثات کا علم ہمیں نہ دیا گیا۔ جب اللہ تعالیٰ کسی قوم کے متعلق بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو (اُس کے کان کھول دیتا ہے) تا کہ وہ اچھی طرح سننے والا ہوجائے اور اگر وہ شخص سنے جو نہ سن سکتا ہو تو وہ اعراض کرتے ہوئے پیٹھ پھیر لیتا ہے گویا کہ اس نے سنا ہی نہیں۔ پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا: اگر ہم کوئی ایسا ظرف دیکھتے ہیں تو کہتے ہیں و اللہ المستعان۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن هشام بن سالم عن محمد بن مسلم قال دخلت عليه بعد ما قتل أبو الخطاب قال فذكرت له ما كان يروي من أحاديثه (وير تكب) تلك العظام قبل أن يحدث

ما أحدث فقال بحسبك و الله يا محمد أن تقول فينا يعلمون الحرام و الحلال و علم القرآن و فصل ما بين الناس فلما أردت أن أقوم أخذ بثوبي فقال يا أبا محمد و أي شيء الحلال و الحرام في جنب العلم؟ إنما الحلال و الحرام في شيء يسير من القرآن.

ہشام بن سالم نے محمد بن مسلم سے روایت کیا انہوں نے کہا: میں ابو الخطاب کے قتل ہونے کے بعد ان (امام علیہ الصلوۃ والسلام) کے پاس گیا تو میں نے آپؑ سے اُن احادیث کا ذکر کیا جو اُس نے بیان کی تھیں اور وہ حرام کام کا مرتکب ہوتا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: اے محمد! اللہ کی قسم تجھے یہ کافی ہے کہ تُو ہمارے متعلق کہے کہ ہم حلال وحرام اور قرآن کا علم رکھتے ہیں اور لوگوں کے درمیان فیصلہ کرتے ہیں۔ جب میں نے اٹھنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے میرا دامن پکڑ کر مجھے بٹھا دیا اور فرمایا: اے محمد! علم کے مقابلے میں حلال وحرام کیا چیز ہیں اس چیز میں حلال وحرام تو قرآن کا تھوڑا حصہ ہے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن النضر بن شعيب عن خالد بن ماد القلانسي عن أبي داود عن أنس بن مالك خادم رسول الله ص قال قال رسول الله ص (لعلي ع) يا علي أنت تعلم الناس تأويل القرآن بما لا يعلمون فقال (علي ع) ما أبلغ رسالتك بعدك يا رسول الله ص؟ قال تخبر الناس بما أشكل عليهم من تأويل القرآن.

انس بن مالک خادم رسول اللہ روایت کرتے ہیں کہ رسولؐ اللہ نے علی علیہ الصلوۃ والسلام سے فرمایا: اے علی علیہ الصلوۃ والسلام تُو لوگوں کو قرآن کی تاویل کا علم دیتا ہے جو وہ نہیں جانتے۔ علی علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اے اللہ کے رسولؐ کیا میں آپؐ کے بعد آپؐ کا پیغام نہیں پہنچاؤں؟۔ آپؐ نے فرمایا: تُو لوگوں کو قرآن کی وہ تاویل بتائے گا جو اُن کے لیے دشوار ہوگی۔

حدیث ④ حدثنا یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر عن هشام بن سالم عن محمد بن مسلم قال قال أبو عبد الله ع بحسبكم أن تقولوا يعلم علم الحلال و الحرام و علم القرآن و فصل ما بين الناس.

ہشام بن سالم نے محمد بن مسلم سے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تمھارے لیے یہ کافی ہے کہ تم کہو (امام علیہ الصلوٰۃ والسلام) حلال و حرام کا علم، قرآن کا علم اور لوگوں کے درمیان فیصلے کا علم جانتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقی عن المرزبان بن عمران عن إسحاق بن عمار قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن للقرآن تأويلا فمنه ما قد جاء و منه ما لم يجیء فإذا وقع التأويل فی زمان إمام من الأئمة عرفه إمام ذلك الزمان.

اسحاق بن عمار نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے سنا: قرآن کی تاویل بھی ہوتی ہے ان میں سے کچھ ایسی ہیں جو ظاہر ہو گئیں اور کچھ ایسی ہیں جو ظاہر نہیں ہوئیں پس جب تاویل کا ظاہر کرنا کسی امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذمہ ہو تو اس وقت کا امام اسے پہچان لیتا ہے۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن حماد بن عيسى عن إبراهيم بن عمر عنه قال إن فی القرآن ما مضى و ما يحدث و ما هو كائن و كانت فيه أسماء الرجال فألقيت و إنما الاسم الواحد فی وجوه لا تحصى تعرف ذلك الوصاة.

ابراھیم بن عمر نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قرآن میں وہ بھی ہے جو گزر چکا اور وہ بھی ہے جو آئندہ ہوگا اور وہ بھی ہے جو ہونے والا ہے اس میں اسماء الرجال بھی تھے پس وہ نکال دیئے

گئے بے شک اسمِ واحد بے شمار صورتوں میں وصاۃ کو پہچان سکتا ہے۔
قول مترجم:۔وصاۃ کہتے ہیں کھجور کی ٹہنی کو جس سے گٹھہ باندھا جاتا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن إسماعيل عن منصور بن يونس عن ابن أذينة عن فضيل بن يسار قال سألت أبا جعفر ع عن هذه الرواية (ما من القرآن آية إلا ولها ظهر وبطن)؟ فقال ظهره تنزيله و بطنه تأويله منه ما قد مضى و منه ما لم يكن يجري كما يجري الشمس و القمر كما جاء تأويل شيء منه يكون على الأموات كما يكون على الأحياء قال الله (وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) نحن نعلمه.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا کہ قرآن کی ہر آیت کا ایک ظاہر وباطن ہے۔آپؑ نے فرمایا: اس کا ظاہر تنزیل اور اس کا باطن تاویل ہے تاویل میں وہ بھی ہے جو گزر چکا اور وہ بھی ہے جو ابھی نہیں ہوا، یہ اس طرح چلتی ہے جیسے سورج اور چاند چلتے ہیں جیسا کہ اموات اور احیاء پر کسی شئی کی تاویل واقع ہوتی ہے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ''حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا''۔ (آل عمران۔ ۷)۔

حدیث ⑧ حدثنا الفضل عن موسى بن القاسم عن ابن أبي عمير أو غيره عن جميل بن دراج عن زرارة عن أبي جعفر ع قال تفسير القرآن على سبعة وجوه منه ما كان و منه ما لم يكن بعد (تعرف ذلك الأئمة).

زرارہ نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا: قرآن کی تفسیر سات وجوہ پر مشتمل ہے ان میں سے کچھ وہ ہیں جو (ظاہر) ہو چکیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی (ظاہر) نہیں ہوئیں اس بات کو

ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام ہی جانتے ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير عن عاصم قال حدثني مولى لسلمان عن عبيد السلماني قال سمعت عليا ع يقول يا أيها الناس اتقوا الله و لا تفتوا الناس (مالا تعلمون) فإن رسول الله ص قال قولا (وضع امته) إلى غيره و قال قولا وضع على غير موضعه كذب عليه فقام عبيدة و علقمة و الأسود و أناس معهم قالوا يا أمير المؤمنين فما نصنع (بما قد) أخبرنا في المصحف؟ قال سلوا عن ذلك علماء آل محمد ص.

سلمان کے غلام نے حدیث بیان کی کہ عبید سلمانی نے کہا: میں نے حضرت علی علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: اے لوگو! اللہ سے ڈرو اور جو نہیں جانتے اس کے متعلق فتویٰ نہ دو کیونکہ نبیؐ نے کوئی بات کہی اور تم نے اُس بات کو اسکے مقام کے علاوہ رکھا تو تم نے نبیؐ پر جھوٹ باندھا۔(عبید سلمانی کہتا ہے) عبیدہ، علقمہ، اسود اور کئی لوگ ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے: امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام ہم اس چیز کے متعلق کیا کریں جو ہمیں مصحف (قرآن) میں بتائی گئیں؟۔آپؑ نے فرمایا: اس کے متعلق علمائے آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھو۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن عيسى (عن علي بن النعمان) عن إسماعيل بن جابر عن أبي عبد الله ع أنه قال كتاب الله فيه نبأ ما قبلكم و خبر ما بعدكم و فصل ما بينكم و نحن نعلمه.

جابر نے ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ کی کتاب میں گزشتہ و آئندہ لوگوں کی خبریں بھی موجود ہیں اور تمھارے درمیان اختلافات کا فیصلہ بھی موجود ہے پس ہم ان چیزوں کو جانتے ہیں۔

باب نمبر (۸)

علیؑ اور اُن کے بعد ائمہؑ وہ سب کچھ جانتے ہیں جو رسولؐ اللہ پر رات یا دن میں اور حضر یا سفر میں نازل ہوا

حدیث ① حدثنا السندی بن محمد عن یونس بن یعقوب عن أبی خالد الواسطی عن زید بن علی قال قال أمیر المؤمنین ع ما دخل رأسی نوما و لا (غمضاً علی) عهد رسول الله ص حتی علمت من رسول الله ص (فی ذلك الیوم) ما نزل به جبرئیل فی ذلك الیوم من حلال أو حرام أو سنة أو أمر أو نهی (فیما نزل او فیمن نزل فیه) فخرجنا فلقیتنا المعتزلة فذكرنا ذلك لهم فقال إن هذا الأمر عظیم كیف یكون هذا و قد كان أحدهما یغیب عن صاحبه فكیف یعلم هذا؟ قال فرجعنا إلی زید فأخبرناه بردهم علینا فقال (كان) یتحفظ علی رسول الله ص عدد الأیام التی غاب بها فإذا التقیا قال له رسول الله ص یا علی نزل علی فی یوم كذا و كذا (كذا) و كذا و فی یوم كذا و كذا (كذا و كذا) حتی یعدها علیه إلی آخر الیوم (الذی وافی فیه فأخبرناهم بذلك).

ابو خالد واسطی نے زید بن علی سے روایت کیا انہوں نے کہا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں نے

زمانۂ نبیؐ میں اپنا سر کبھی بھی نیند یا آنکھیں بند کرنے کے لیے نہیں رکھا یہاں تک کہ میں نے جان لیا کہ اُس دن رسولؐ اللہ پر جبرائیل حلال یا حرام یا سنت یا اَمر و نہی سے کیا لائے اور یہ حکم کس چیز کے متعلق ہے۔(راوی کہتا ہے) یہ حدیث جب ہم نے معتزلہ سے ذکر کی تو وہ کہنے لگے یہ معاملہ تو بہت بڑا ہے، یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ ان میں سے ایک اپنے دوسرے صاحب سے غائب بھی رہتا ہے پس وہ کیسے جان سکتا ہے۔(راوی کہتا ہے) پھر ہم زید کی طرف آئے تو ہم نے (معتزلہ) کی گفتگو بیان کی پس وہ کہنے لگے: جتنے دن رسولؐ اللہ آپؑ سے غائب رہتے آپؑ اُن دنوں کی تعداد یاد رکھتے پس جب آپس میں ملتے تو نبی اکرمؐ فرماتے یا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام مجھ پر فلاں فلاں دن فلاں فلاں آیات نازل ہوئیں یہاں تک کہ آخری دن تک بیان کرتے جس میں وہ ملتے۔(راوی کہتا ہے) ہم نے معتزلہ کو یہ بات بتادی۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن علي بن فضال عن حماد بن عثمان عن عبد الأعلى بن أعين قال سمعت أبا عبد الله ع يقول قد ولدني رسول الله ص و أنا أعلم كتاب الله و فيه بدء الخلق و ما هو كائن إلى يوم القيامة و فيه خبر السماء و خبر الأرض و خبر الجنة و خبر النار و خبر ما كان و خبر ما هو كائن أعلم ذلك كأنما أنظر إلى كفي إن الله يقول فيه تبيان كل شيء.

عبدالاعلیٰ بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: رسولؐ اللہ میرے جد ہیں میں اللہ کی کتاب کو اچھی طرح جانتا ہوں اس میں مخلوق کی ابتداء بھی ہے اور قیامت تک جو کچھ ہونے والا ہے سب اس میں درج ہے اس میں آسمانوں اور زمین کی خبریں بھی ہیں اور جنت و دوزخ کی باتیں بھی ہیں اور اسی طرح جو ہو چکا اور جو ہونے والا ہے وہ سب موجود ہے پس میں ان کا عالم ہوں وہ

میرے سامنے ایسے ہیں جیسے میری ہتھیلی پر ہوں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے(فیه تبیان کل شیء) ''جس میں ہر چیز کی وضاحت موجود ہے''۔

حدیث ۳ حدثنا محمد بن الحسين عن محمد بن أسلم عن ابن أذينة عن أبان عن سليم بن قيس عن أمير المؤمنين ع قال كنت إذا سألت رسول الله ص أجابني و إن فنيت مسائلي ابتدأني فما نزلت عليه آية في ليل و لا نهار و لا سماء و لا أرض و لا دنيا و لا آخرة و لا جنة و لا نار و لا سهل و لا جبل و لا ضياء و لا ظلمة إلا أقرأنيها و أملأها علي و كتبتها بيدي و علمني تأويلها و تفسيرها و محكمها و متشابهها و خاصها و عامها و كيف نزلت و أين نزلت و فيمن أنزلت إلى يوم القيامة (و) دعا الله لي أن يعطيني فهما و حفظا فما نسيت آية من كتاب الله و لا على من أنزلت أملأه علي.

سلیم بن قیس نے بیان کیا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب میں نبیؐ سے پوچھتا تو آپؐ مجھے جواب دیتے اور اگر مسائل ختم ہو جاتے تو آپؐ خود ابتداء کرتے پس آپؐ پر لیل ونہار کے متعلق، زمین و آسمان کے متعلق، دنیا و آخرت کے متعلق، جنت و دوزخ کے متعلق، سھل و جبل کے متعلق، ضیاء وظلمت کے متعلق کوئی آیت نازل نہیں ہوئی مگر یہ کہ آپؐ نے مجھے وہ بتادی اور لکھوادی اور میں نے اسے لکھ لیا پس مجھے اس کے تاویل وتفسیر محکم ومتشابہ، خاص وعام کے متعلق بتادد یا گیا اور یہ کہ وہ آیت کس طرح نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی اور قیامت تک آنے والے لوگوں میں سے کس کے متعلق نازل ہوئی، آپؐ نے اللہ سے میرے لیے دعا فرمائی کہ وہ مجھے فہم اور حافظہ عطاء کرے پس میں کتاب اللہ کی کبھی کوئی آیت نہیں بھولا اور نہ یہ کہ وہ کس کے متعلق نازل ہوئی آپؐ نے مجھے وہ لکھوادی۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن الحسين عن أبيه عن بكر بن صالح عن عبد الله بن إبراهيم بن عبد الله بن محمد بن علي بن عبد الله بن جعفر الجعفري قال حدثنا يعقوب بن جعفر قال كنت مع أبي الحسن ع بمكة فقال له رجل إنك لتفسر من كتاب الله ما لم تسمع به فقال أبو الحسن ع علينا نزل قبل الناس و لنا فسر قبل أن يفشوا في الناس فنحن نعرف حلاله و حرامه و ناسخه و منسوخه و سفريه و حضريه و في أي ليلة نزلت كم من آية و فيمن نزلت و فيما نزلت فنحن حكماء الله في أرضه و شهداؤه على خلقه و هو قول الله تبارك و تعالى(سَتُكْتَبُ شَهادَتُهُمْ وَ يُسْئَلُونَ) فالشهادة لنا و المسألة للمشهود عليه فهذا علم ما قد أنهيته إليك و أديته إليك ما لزمني فإن قبلت فاشكر و إن تركت(فاستر) (فإن الله على) كل شيء شهيد.

یعقوب بن جعفر نے بیان کیا کہ میں ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ مکہ میں تھا تو آپؑ سے ایک شخص نے پوچھا: کیا آپؑ قرآن سے اس آیت کی تفسیر کرتے ہیں جس کی تفسیر آپؑ نے نہیں سنی؟۔ امام ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: قرآن ہم پر لوگوں سے پہلے نازل ہوا اور ہم پر ہی سب سے پہلے اس کی تفسیر بیان کی گئی پس ہم ہی اس کے حلال وحرام اور ناسخ ومنسوخ کو جانتے ہیں اور یہ بھی کہ وہ سفری ہے یا حضری اور کس رات میں نازل ہوئی اور کتنی آیات نازل ہوئیں اور کس کے متعلق نازل ہوئیں اور کس حوالے سے نازل ہوئیں پس ہم زمین پر اللہ کے حکماء ہیں اور اس کی مخلوق پر اس کے گواہ ہیں یہی مراد ہے اللہ کے اس فرمان سے: ﴿سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْـَٔلُوْنَ﴾ ”عنقریب ہم اُن کی گواہی لکھ دیں گے اور وہ سوال کئے جائیں گے“۔ (زخرف۔ ۱۹) فرمایا: شہادت ہمارے لیے ہے اور سوال مشہود سے ہوگا پس یہ علم ہے جو میں نے تیری طرف پہنچادیا اور تجھے ادا کردیا جو مجھ پر لازم تھا اگر تجھے قبول ہو تو شکر ادا کر اور اگر ترک کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ ہر چیز پر گواہ ہے۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ائمہؑ کے لیے وہ قانون جاری ہوا جو رسولؐ اللہ کے لیے جاری ہوا اور آئمہؑ اللہ کی مخلوق پر امین، زمین کے ستون اور اللہ کی زمین پر اُس کی حجت ہیں

حدیث ① حدثنا علی بن حسان قال حدثنی أبو عبد الله الرياحی عن أبي الصامت الحلوانی عن أبي جعفر ع قال فضل أمير المؤمنين ع ما جاء أخذ به و ما نهى عنه انتهى عنه و جرى له من الطاعة بعد رسول الله ص مثل الذی جرى لرسول الله و الفضل لمحمد ص المتقدم بين يديه كالمتقدم بين يدی الله و رسوله و المتفضل عليه كالمتفضل على الله و على رسوله ص و المتفضل عليه فی صغيرة أو كبيرة على حد الشرك بالله فإن رسول الله ص باب الله الذی لا يؤتى إلا منه و سبيله الذی من سلكه وصل إلى الله و كذلك كان أمير المؤمنين ع من بعده و جرى (فی الأئمة) واحدا بعد واحد جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها و عند الإسلام و رابطة على سبيل هداة و لا يهتدی هاد إلا بهداهم و لا يضل خارج من هدى إلا بتقصير عن حقهم

لأنهم أمناء الله على ما هبط من علم أو عذر أو نذر و الحجة البالغة على من في الأرض يجري لآخرهم من الله مثل الذي جرى لأولهم و لا يصل أحد إلى شيء من ذلك إلا بعون الله و قال أمير المؤمنين أنا قسيم (الله بين) الجنة و النار لا يدخلها داخل إلا على أحد قسمين و أنا الفاروق الأكبر و أنا الإمام لمن بعدي و المؤدي عمن كان قبلي و لا يتقدمني أحد إلا أحمد ص و إني و إياه لعلى سبيل واحد إلا أنه هو المدعو باسمه و لقد أعطيت الست علم المنايا و البلايا و الوصايا و الأنساب و فصل الخطاب و إني لصاحب الكرات و دولة الدول و إني صاحب العصا و الميسم و الدابة التي تكلم الناس.

ابی الصامت حلوانی نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت یہ ہے کہ جو کچھ وہ دیں اسے لے لیا جائے اور جس سے منع کریں اس سے رک جانا چاہیئے، رسولؐ اللہ کے بعد آپؑ کی اطاعت اسی طرح ہے جس طرح رسولؐ اللہ کی اطاعت اور آپؑ کی فضیلت اسی طرح ہے جس طرح رسولؐ اللہ کی فضیلت۔ آپؑ سے آگے بڑھنے والا اللہ اور اُس کے رسولؐ سے آگے بڑھنے والا ہے اور آپؑ پر فضیلت کا دعویٰ کرنے والا اللہ اور اس کے رسولؐ پر فضیلت کا دعویٰ کرنے والا ہے پس جس نے آپؑ پر فضیلت کا دعویٰ کیا چاہے وہ فضیلت چھوٹی ہو یا بڑی وہ شرک باللہ کا مرتکب ہوا کیونکہ آپؑ رسولؐ اللہ اور اللہ کا دروازہ ہیں کہ جس کے بغیر اندر داخل نہیں ہوا جا سکتا اور اِس کی وہ سبیل ہیں جس کی اتباع کرتے ہوئے اللہ کی طرف جایا جاتا ہے اور اسی طرح امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام میں ایک کے بعد دوسرا ہے جنہیں اللہ نے زمین پر ارکان قرار دیا تاکہ زمین اپنے باسیوں سمیت نہ دھنس جائے، یہ اسلامِ ہدایت کے راستے پر رابطہ ہیں کہ ہدایت پانے والا صرف انہی سے ہدایت پاسکتا ہے اور ہدایت سے نکلنے والا تبھی گمراہ ہوگا جبکہ وہ ان

کے حق میں تقصیر کرتا ہو کیونکہ جو بھی علم عذر یا نذر آسمان سے نازل ہوتا ہے وہ اس کے امین ہوتے ہیں اور اہل زمین پر وہ اللہ کی حجتِ بالغہ ہیں ان میں سے آخری بھی اسی نہج پر چلتا ہے جس پر پہلا چلتا ہے اور یہ سب اللہ کی امداد کی وجہ سے ہے۔(پھر آپؑ نے فرمایا) امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: میں اللہ تعالیٰ کا جنت ودوزخ کے درمیان قسیم ہوں ان میں کوئی داخل ہونے والا داخل نہیں ہوسکتا مگر دو قسموں میں سے ایک (یعنی کافر یا مومن) اور میں فاروق اکبر ہوں میں اپنے بعد والے کے لیے امام ہوں اور جو مجھ سے قبل تھا اُس کی دعوۃ کی تبلیغ کرنے والا ہوں اور مجھ سے آگے احمدؐ کے علاوہ کوئی نہیں بڑھ سکتا میں اور وہ ایک ہی راہ پر ہیں مگر آپؐ کو آپؐ کے اسم سے پکارا جاتا ہے اور مجھے سات چیزیں دی گئیں۔علم المنایا۔علم بلایا۔علم وصایا۔علم الانساب۔فصل الخطاب۔میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں، میں حکومتوں کی حکومت ہوں۔میں صاحب عصاء ومیسم ہوں اور میں دابۃ الارض ہوں جو لوگوں سے کلام کرے گا۔

حدیث ۲ حدثنا عبد الله بن محمد (عن إبراهيم بن محمد) الثقفي عن بعض (من) رفعه إلى أبي عبد الله ع أنه قال الفضل لمحمد ص و هو المقدم على الخلق جميعا لا يتقدمه أحد و علي ع المتقدم من بعده و المتقدم بين يدي علي كالمتقدم بين يدي رسول الله ص و كذلك يجري (للأئمة من بعده) واحدا بعد واحد جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها و رابطة على سبيل هداه لا يهتدي هاد من ضلالة إلا بهم و لا يضل خارج من هدى إلا بتقصير عن حقهم و أمناء الله على ما أهبط الله من علم أو عذر أو نذر و شهداؤه على خلقه و الحجة البالغة على من في الأرض جرى لآخرهم من الله مثل الذي جرى لأولهم فمن اهتدى بسبيلهم و سلم لأمرهم فقد

استمسك بحبل الله المتين و عروة الله الوثقى و لا يصل إلى شيء من ذلك إلا بعون الله و إن أمير المؤمنين قال أنا قسيم بين الجنة و النار لا يدخلها أحد إلا على أحد قسمي و إني الفاروق الأكبر و قرن من حديد و باب الإيمان و إني لصاحب العصا و الميسم لا يتقدمني أحد إلا أحمد ص و إن رسول الله ص ليدعى فيكسى (ثم يدعى فاكسى) ثم يدعى فيستنطق فينطق ثم أدعى فأنطق على حد منطقه و لقد أقرت لي جميع الأوصياء و الأنبياء بمثل ما أقرت به لمحمد ص و لقد أعطيت السبع التي لم يسبقني إليها أحد علمت الأسماء و الحكومة بين العباد و تفسير الكتاب و قسمة الحق من المغانم بين بني آدم فما شذ عني من العلم شيء إلا و قد علمنيه المبارك و لقد أعطيت حرفا يفتح ألف حرف و لقد أعطيت زوجتي مصحفا فيه من العلم ما لم يسبقها إليه أحد خاصة من الله و رسوله.

ابراھیم بن محمد الثقفی نے اس سے بیان کیا جس نے اسے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: فضیلت محمدؐ کے لیے ہے آپؐ تمام مخلوق پر مقدم ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام آپؐ کے بعد متقدم ہیں آپؐ سے آگے بڑھنے والا رسولؐ اللہ سے آگے بڑھنے والا ہے اور یہی معاملہ آپؐ کے بعد آنے والے ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اللہ نے اُن کو زمین کے ارکان بنایا تا کہ زمین اپنے باسیوں سمیت دھنس نہ جائے۔ یہ ہدایت کے راستے پر رابطہ ہیں ہدایت پانے والا گمراہی سے صرف انہی کی وجہ سے ہدایت پا سکتا ہے اور ہدایت سے خارج ہونے والا صرف ان کے حق میں تقصیر کی وجہ سے گمراہ ہو سکتا ہے۔ یہ اللہ کے نازل کردہ علم عذر ونذر پر اُس کے امین ہیں اور اللہ کی مخلوق پر اُس کے گواہ ہیں اور اُس کی زمین پر حجتِ بالغہ ہیں اللہ کی طرف سے ان کے آخر کے لیے جو احکام جاری ہیں وہی

احکام ان کے اول کے لیے بھی ہیں پس جس نے ان کے راستے سے ہدایت پائی اور اپنا معاملہ ان کے سپرد کیا تو اس نے اللہ کی مضبوط رسی کو تھام لیا اور اللہ کے مضبوط کڑے کو پکڑ لیا اس تک وہ اللہ کی امداد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا۔ (پھر آپؑ نے فرمایا) امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میں جنت و دوزخ کے درمیان قسیم ہوں ان میں وہی جائے گا جو دو قسموں میں سے ایک سے ہوگا (یعنی کافر یا مومن) اور میں فاروق اکبر ہوں اور لوہے کا قلعہ ہوں اور ایمان کا دروازہ ہوں اور میں صاحبِ عصاء و میسم ہوں مجھ سے آگے کوئی نہیں بڑھ سکتا سوائے احمدؐ کے۔ پس رسولؐ اللہ بلائے جائیں گے پھر انہیں لباس پہنایا جائے گا پھر میں بلایا جاؤں گا اور مجھے لباس پہنایا جائے گا پھر آپؐ کو بات کرنے کا کہا جائے گا تو آپؐ بولیں گے پھر مجھے بلایا جائے گا پھر میں بھی آپؐ کی طرح بات کروں گا اور جس طرح محمدؐ کے لیے تمام اوصیاء و انبیاء سے اقرار لیا گیا اسی طرح میری ولایت کے لیے بھی اقرار لیا گیا اور مجھے سات چیزیں دی گئیں جن میں مجھ سے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا۔ مجھے اسماء اور عباد کے درمیان حکومت کا علم دیا گیا اور کتاب کی تفسیر کا علم دیا گیا اور (مجھے وہ علم دیا گیا جس سے میں) بنی آدم کے درمیان مغانم سے حق کی تقسیم کرتا ہوں پس میرے علم سے کوئی چیز باہر نہیں مجھے ہر شئی کا علم دیا گیا جو مبارک ہے مجھے ایسا حرف دیا گیا جو ہزار حروف کو کھولتا ہے اور میری بیوی کو مصحف ملا جس میں وہ علم ہے جس کی طرف ان سے کوئی سبقت نہیں لے جا سکا۔ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے خاصہ ہے۔

حدیث ۳ حدثنا أحمد بن محمد و عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن المفضل بن عمر الجعفي قال سمعت أبا عبد الله ع يقول (فضل أمير المؤمنين) ما جاء به النبي ص أخذ به و ما نهى عنه انتهى عنه جرى له من الفضل (مثل) ما جرى لمحمد ص و لمحمد الفضل على جميع من خلق الله

المتعقب عليه فی شیء من أحكامه كالمتعقب علی الله و علی رسوله و الراد عليه فی صغيرة أو كبيرة علی حد الشرك بالله كان أمير المؤمنين باب الله الذی لا يؤتی إلا منه و سبيله الذی من سلك بغيره هلك و كذلك جری لأئمة الهدی واحدا بعد واحد جعلهم الله أركان الأرض أن تميد بأهلها و الحجة البالغة(علی) من فوق الأرض و من تحت الثری و قال ع كان أمير المؤمنين كثيرا ما يقول أنا قسيم الله بين الجنة و النار و أنا الفاروق الأكبر و أنا صاحب العصا و الميسم و لقد أقرت لی جميع الملائكة و الروح و الرسل بمثل ما أقروا لمحمد ص و لقد حملت علی مثل حمولته و هی حمولة الرب تبارك و تعالی و إن رسول الله يدعی فيكسی و يستنطق فينطق ثم أدعی فأكسی فأستنطق فأنطق علی حد منطقه و لقد أعطيت خصالا ما سبقنی إليها أحد قبلی علم المنايا و البلايا و الأنساب و فصل الخطاب فلم يفتنی ما سبقنی و لم يعزب عنی ما غاب عنی أنشر بإذن الله و أؤدی عنه كل ذلك منا من الله مكننی فيه بعلمه.

مفضل بن عمر الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ فضیلت ہے کہ جو کچھ نبی لائے وہ آپؑ نے لے لیا اور اسے اپنایا اور جس سے منع کیا اس سے رک گئے پس آپؑ کو بھی وہی فضیلت ملی جو محمدؐ کو ملی اور محمدؐ کو تمام مخلوق پر فضیلت ہے۔ آپؑ کے احکام میں شک کرنے والا اللہ اور اُس کے رسول کے احکام میں شک کرنے والا ہے اور اس میں چھوٹی یا بڑی بات کو رد کرنے والا اللہ کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ کا دروازہ ہیں جس کے بغیر اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا اور اللہ کی سبیل ہیں جس پر

چلے بغیر اللہ تک نہیں پہنچا جا سکتا پس جو دوسرے راستے پر چلے گا وہ ہلاک ہوگا یہی معاملہ آپؐ کے بعد دیگر ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہے۔ اللہ نے انہیں زمین کے ارکان قرار دیا تا کہ زمین اپنے باسیوں سمیت دھنس نہ جائے۔ وہ زمین کے اوپر اور تحت الثریٰ میں حجتِ بالغہ ہیں۔(پھر فرمایا) امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے کہ میں جنت و دوزخ کے مابین اللہ کا قسیم ہوں، میں فاروق اکبر ہوں، میں صاحب عصاء و صاحب میسم ہوں۔ میرے لیے تمام فرشتوں، ارواح اور رسولوں سے اسی طرح اقرار لیا گیا جس طرح محمدؐ کے لیے لیا گیا تھا اور مجھ پر بھی ایسا بوجھ ڈالا گیا ہے جس طرح ان پر ڈالا گیا تھا اور یہ بوجھ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہے پس پیغمبرؐ کو بلایا جائے گا اور ان کو لباس پہنایا جائے گا پھر ان کو بولنے کا کہا جائے گا پس وہ بولیں گے۔ پھر مجھے بلا کر لباس پہنایا جائے گا پھر مجھے بولنے کا کہا جائے گا تو میں اپنے بولنے کے مقام پر بولوں گا۔ مجھے کچھ خصائص دیئے گئے ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں ملے، مجھے علم منایا، علم بلایا، علم الانساب، فصل الخطاب دیا گیا پس جو مجھ سے پہلے گزر گیا وہ میرے علم سے باہر نہیں اور جو (بظاہر) مجھ سے غائب ہے وہ حقیقتاً مجھ سے غائب نہیں۔ میں اللہ کے حکم سے اسے نشر کرتا ہوں اور ادا کرتا ہوں پس جو کچھ ہم سے ہے بیشک وہ سب اللہ سے ہے اور اللہ نے مجھے یہ طاقت اپنے علم سے عطاء فرمائی۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم و أحمد بن زكريا عن محمد بن نعيم عن يزداد بن إبراهيم عمن حدثه من أصحابه عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول قال أمير المؤمنين و الله لقد أعطاني الله تبارك و تعالى تسعة أشياء لم يعطها أحدا قبلي خلا محمدا ص لقد فتحت لي السبل و علمت الأنساب و أجرى لي السحاب و علمت المنايا و البلايا و فصل الخطاب و لقد نظرت في الملكوت بإذن ربي فما غاب عني ما كان قبلي و لا فاتني (ما

يكون) من بعدي و إن بولايتي أكمل الله لهذه الأمة دينهم و أتم عليهم النعم و رضي لهم الإسلام إذ يقول يوم الولاية لمحمد ص يا محمد أخبرهم أني (اليوم أكملت لهم دينهم و أتممت عليهم نعمتي و رضيت لهم الإسلام دينا) و كل ذلك منا من الله من به علي فله الحمد.

یزداد بن ابراھیم نے اس سے بیان کیا جس نے انہیں اپنے ساتھیوں سے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ تبارک تعالیٰ نے مجھے نو چیزیں عطاء کیں جو مجھ سے پہلے محمدؐ کے علاوہ کسی کو عطا نہیں کیں۔ میرے لیے راستے کھول دیئے گئے اور مجھے علم الانساب دیا گیا، میرے لیے بادل چلائے گئے، مجھے علم منایا و بلایا دیا گیا اور مجھے فصل الخطاب دیا گیا۔ جب میں نے ملکوت میں اپنے رب کے حکم سے نظر ڈالی تو جوشئی مجھ سے پہلے تھی وہ مجھ سے غائب نہ رہ سکی اور جو میرے بعد ہوگی وہ بھی میرے علم سے باہر نہ رہ سکی۔ میری ولایت سے اللہ نے اس امت کے دین کو کامل کیا اور ان پر اپنی نعمتیں تمام کیں ان کے لیے ان کے اسلام کو پسند کیا۔ اللہ تعالیٰ نے یومِ ولایت محمدؐ کو حکم دیا اے محمدؐ! انہیں خبر پہنچا دو کہ بے شک میں نے آج ان کا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمھارے لیے اسلام کو دین کے طور پر پسند کیا یہ سب اللہ کی طرف سے احسان ہے اور یہ احسان علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا ہے۔

حديث ⑤ حدثنا أبو الفضل العلوي عن سعيد بن عيسى الكريزي البصري قال حدثنا إبراهيم بن الحكم بن ظهير عن أبيه عن شريك بن عبد الله عن عبد الأعلى التغلبي عن أبي وقاص عن سلمان الفارسي عن أمير المؤمنين ع قال سمعته يقول عندي علم المنايا و البلايا و الوصايا و الأنساب و الأسباب و فصل الخطاب و مولد الإسلام و مولد الكفر و أنا

صاحب الميسم و أنا الفاروق الأكبر و أنا صاحب الكرات و دولة الدول فاسألوني عما يكون إلى يوم القيامة وعما كان على عهد كل نبي بعثه الله.

سلمان محمدیؑ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ جناب امیر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: میرے پاس علم منایا، بلایا، وصایا، انساب، اسباب، فصل الخطاب، مولد الاسلام اور مولد الکفر ہے۔ میں صاحب میسم ہوں۔ میں فاروق اکبر ہوں۔ میں بار بار حملہ کرنے والا اور میں تمام حکومتوں کی حکومت ہوں۔ تم مجھ سے ان چیزوں کے متعلق بھی پوچھو جو قیامت تک وجود میں آسکتی ہوں اور ہر نبی کے دور میں موجود ہوں جسے اللہ نے مبعوث فرمایا۔

حدیث ۶ (حدثنا أبو الفضل العلوي عن سعيد بن عيسى البصري عن إبراهيم بن الحكم عن أبيه عن شريك عن عبد الأعلى التغلبي عن أبي وقاص عن سلمان الفارسي عن أمير المؤمنين ع) قال سمعته يقول عندي علم المنايا و البلايا و الوصايا و الأنساب (و الأسباب) و فصل الخطاب و مولد الإسلام و مولد الكفر (و أنا صاحب الميسم و أنا الفاروق الأكبر) و أنا صاحب الكرات و دولة الدول فاسألوني عما يكون إلى يوم القيامة..

سلمان محمدیؑ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: میرے پاس علم منایا، بلایا، وصایا، انساب، اسباب، فصل الخطاب، مولد الاسلام اور مولد الکفر ہے۔ میں صاحب میسم ہوں اور میں فاروق اکبر ہوں، میں بار بار حملہ کرنے والا ہوں، میں حکومتوں کی حکومت ہوں۔ تم مجھ سے ان چیزوں کے متعلق بھی پوچھو جو قیامت تک وجود میں آسکتی ہوں اور ہر نبی کے دور میں موجود ہوں جسے اللہ نے مبعوث فرمایا۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہؑ راسخون فی العلم ہیں جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن سيف بن عميرة عن أبي الصباح الكناني قال قال أبو عبد الله ع يا أبا الصباح نحن قوم فرض الله طاعتنا لنا الأنفال و لنا صفو المال و نحن الراسخون في العلم و نحن المحسودون الذين قال الله(أَمْ يَحْسُدُونَ النّاسَ عَلى ما آتاهُمُ اللّهُ مِنْ فَضْلِهِ).

ابو الصباح کنانی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابوصباح! ہم وہ لوگ ہیں کہ اللہ نے ہماری اطاعت لازم کردی ہمارے لیے انفال ہیں ہمارے لیے صاف اور پسندیدہ مال ہیں ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم وہ محسود ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَىٰ مَآ اٰتٰـهُمُ اللّٰهُ مِنۡ فَضۡلِهٖ﴾ ''کیا وہ لوگوں سے اس پر حسد کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے''۔ (نساء۔۵۴)

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن محمد بن إسماعيل عن منصور عن ابن أذينة عن الفضيل بن يسار قال سألت أبا جعفر ع عن هذه

الرواية (ما من آية إلا و لها ظهر و بطن و ما فيه حرف إلا و له حد (و) مطلع) ما يعني بقوله (لها ظهر و بطن)؟ قال ظهر و بطن هو تأويلها منه ما قد مضى و منه ما لم يجيء يجري كما تجري الشمس و القمر كلما جاء فيه تأويل شيء منه يكون على الأموات كما يكون على الأحياء (قال الله تبارك تعالىٰ (وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) و نحن نعلمه.

فضیل بن یسار نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس روایت کے متعلق پوچھا کہ ہر آیت کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہوتا ہے قرآن میں کوئی ایسا حرف نہیں جس کا کوئی مطلع نہ ہو یعنی ہر حرف کا ایک ظاہر اور ایک باطن ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہی ظاہر و باطن اُس کی تاویل ہے (ان میں) کچھ وہ چیزیں ہیں جو گزر چکیں اور کچھ وہ ہیں جو ابھی واقع نہیں ہوئیں وہ ایسے چل رہی ہیں جیسے سورج اور چاند چلتے ہیں کسی شئی کی تاویل اسی طرح چلتی ہے جیسے موت وحیات چلتے ہیں۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ﴾ ’’حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا‘‘۔ (آلِ عمران۔۷)

حديث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن وهب بن حفص عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول إن القرآن فيه محكم و متشابه فأما المحكم فنؤمن به فنعمل به و ندين به و أما المتشابه فنؤمن به و لا نعمل به و هو قول الله تبارك و تعالى (فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ ما تَشابَهَ مِنْهُ ابْتِغاءَ الْفِتْنَةِ وَ ابْتِغاءَ تَأْوِيلِهِ وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ وَ الرّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ).

وہب بن حفص نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قرآن کریم میں محکم و متشابہ ہیں پس محکم

پر ایمان لاؤ اس پر عمل کرو اور اسی کو اپنا دین سمجھو اور متشابہ پر ایمان تو لاؤ مگر اس پر عمل نہیں کرو یہی مطلب ہے اللہ کے اس فرمان کا ﴿فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ''پس وہ لوگ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ چاہنے اور اسے اپنے مطلب پر ڈھالنے کے لئے ان متشابہ آیتوں کی پیروی کرتے ہیں حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا''۔ (آل عمران۔ ۷)

حدیث ۴ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن بريد العجلي عن أبي جعفر ع في قول الله تعالى (وَ ما يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَ الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ) قال رسول الله ص أفضل الراسخين قد علمه الله جميع ما أنزل الله إليه من التنزيل و التأويل و ما كان الله لينزل عليه شيئا لم يعلمه تأويله و أوصياؤه من بعده يعلمونه كله (قال)(و الذين لا يعلمون تأويله إذا قال العالم فيه بعلم فأجابهم الله بقوله) (يقولون آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنا) و القرآن له خاص و عام و محكم و متشابه و ناسخ و منسوخ.

برید عجلی نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ کے اس قول کے متعلق فرمایا ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ﴾ ''حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا''۔ (آل عمران۔ ۷) رسولؐ اللہ نے فرمایا: جو افضل الراسخین ہوتے ہیں اللہ اُنہیں اُن تمام چیزوں کا علم دے دیتا ہے جن کا تعلق تاویل وتنزیل سے ہے اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ اللہ ان پر کچھ نازل تو کر دے مگر اس کی تاویل کا علم انہیں نہ دے۔ (پھر امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا) پس آپؐ کے اوصیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آپؐ کے بعد آئے وہ ہر شئی کا علم رکھتے ہیں۔

پھر فرمایا: جولوگ ان آیتوں کی تاویل نہیں جانتے اُن سے جب کوئی عالم علم کی بات کرتا ہے تو وہ کہتے ہیں: اللہ فرماتا ہے ﴿يَقُوْلُوْنَ اٰمَنَّا بِهٖ ۙ كُلٌّ مِّنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۚ﴾ ’’وہ کہتے ہیں کہ ہم اِس پر ایمان لائے یہ سب (محکم اور متشابہ آیات) ہمارے رب کی طرف سے ہیں‘‘۔ (آل عمران۔ ۷)

پھر فرمایا: قرآن میں کچھ خاص حکم ہوتے ہیں اور کچھ عام حکم ہوتے ہیں کچھ محکم ہوتے ہیں اور کچھ متشابہ کچھ ناسخ اور کچھ منسوخ۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن أيوب بن الحر و عمران بن علي عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال نحن الراسخون في العلم و نحن نعلم تأويله.

ابوبصیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم اس کی تاویل جانتے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن ابن أبي عمير (عن سيف) عن أبي الصباح الكناني قال قال لي أبو عبد الله ع يا أبا الصباح نحن قوم فرض الله طاعتنا لنا الأنفال و لنا صفو المال و نحن الراسخون في العلم و نحن المحسودون الذين قال الله في كتابه.

ابی صباح کنانی نے بیان کیا کہ مجھے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے ابوصباح! ہم وہ قوم ہیں جن کی اطاعت اللہ نے فرض کی ہے ہمارے لیے انفال ہے اور ہمارے لیے پسندیدہ مال ہے ہم ہی راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی وہ محسود ہیں جن سے حسد کیا جاتا ہے جن کے متعلق اللہ نے اپنی کتاب میں فرمایا۔

حدیث ⑦ حدثنا (محمد بن خالد) عن سیف بن عمیرة عن أبی بصیر قال قال أبو جعفر ع نحن الراسخون فی العلم و نحن نعلم تأویله

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم راسخون فی العلم ہیں اور ہم ہی اس کی تاویل جانتے ہیں۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

ائمہؑ کو تمام علم دیا گیا جو اُن کے سینوں میں ہے

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد و محمد بن الحسين عن ابن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن بريد بن معاوية عن أبي جعفر ع قال قلت له قول الله (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال إيانا عنى.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطاء کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ② حدثني محمد بن عبد الحميد عن سيف بن عميرة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال تلى هذه الآية (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قلت أنتم هم؟ قال أبو جعفر من عسى أن يكونوا؟.

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے یہ آیت پڑھی ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) میں نے عرض کیا اس سے مراد آپؑ ہیں؟۔فرمایا اور کون ہوسکتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عثمان بن عيسى عن ابن أبي حمزة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع أنه قرأ هذه الآية (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) ثم قال يا أبا محمد والله ما قال بين دفتي المصحف قلت منهم جعلت فداك؟ قال من عسى أن يكونوا غيرنا.

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے یہ آیت پڑھی ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) پھر فرمایا: اے ابو محمد! اللہ کی قسم اللہ نے یہ نہیں کہا کہ مصحف (قرآن) کے دونوں اطراف کے درمیان (واضح آیتیں) ہیں۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کون ہیں؟ فرمایا: ہمارے علاوہ کون ہوسکتے ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر عن حمران عن أبي جعفر ع و أبي عبد الله البرقي عن أبي الجهم عن أسباط عن أبي عبد الله ع في قول الله تبارك و تعالى (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال نحن

حمران نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اسباط نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس قول کے متعلق بیان کیا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ط﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا محمد بن الحسين عن يزيد عن هارون بن حمزة عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا

الْعِلْمَ) قال هي الأئمة خاصة.

ہارون بن حمزہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے اس آیت کے متعلق ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حديث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن حر عن حمران (بن اعين) قال سألت أبا عبد الله ع يقول عن قول الله تبارك و تعالى (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قلت أنتم هم ؟ قال من عسى أن يكون.؟

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ سے سوال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) میں نے عرض کیا: اس سے مراد آپؑ ہیں؟۔ آپؑ نے فرمایا: اور کون ہوسکتا ہے؟۔

حديث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل قال سألته عن قول الله تعالى (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) اس سے کون مراد ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن حر (وعن عمران) بن علي جميعا عن أبي بصير قال سألت أبا عبد الله ع عن هذه الآية (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) فقال والله ما قال في المصحف قلت فأنتم هم؟ قال فمن عسى أن يكون.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق پوچھا ﴿بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کوعلم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! اللہ نے (فی صدور کہا ہے) فی مصحف(قرآن) نہیں کہا۔ میں نے عرض کیا: پھراس سے مراد آپؑ ہیں؟۔فرمایا: اورکون ہوگا؟۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن موسى عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع في قول الله عز و جل (بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال إيانا عنى

عبدالرحمان بن کثیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے متعلق ﴿بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کوعلم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ⑩ حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان عن ابن مسكان عن حجر عن حمران و عبد الله (بن) عجلان عن أبي جعفر ع في قول الله عز و جل (بَلْ

هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال نحن الأئمة خاصة (و ما يعقلها إلا العالمون) فزعم أن من عرف الإمام و الآيات ممن يعقل ذلك.

حمران اور عبداللہ بن عجلان نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) فرمایا: اس سے خاص طور پر ہم ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام مراد ہیں ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ ''حالانکہ انہیں عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا''۔ (عنکبوت۔۴۳) اور وہ عقلمند جو امام اور آیات کی معرفت رکھتے ہیں۔

حدیث ⑪ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن محمد بن الفضيل قال سألت أبا الحسن الرضا ع عن قول الله تعالى (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة خاصة.

محمد بن فضیل نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن خالد الطيالسي عن سيف بن عميرة عن أبي بصير عن أبي جعفر ع قال الرجس هو الشك و لا نشك في ديننا أبدا ثم قال (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قلت أنتم هم؟ قال من عسى أن يكون.

ابوبصیر نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: شک رجس ہے پس ہم کبھی بھی اپنے دین

میں شک نہیں کرتے پھر فرمایا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اس سے مراد کون ہیں؟ ۔آپؑ نے فرمایا: ہمارے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔

حدیث ⑬ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن القاسم بن محمد الجوهري عن محمد بن يحيى عن عبد الرحيم عن أبي جعفر ع قال إن هذا العلم انتهى إلى آي في القرآن ثم جمع أصابعه ثم قال (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ).

عبدالرحیم نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: یہ علم قرآن کی کس آیت پر منتہیٰ ہوا ہے پھر آپؑ نے اپنی انگلیوں کو جمع کیا اور فرمایا ﴿وَمَا يَعْلَمُ تَاْوِيْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ ۘ وَالرّٰسِخُوْنَ فِي الْعِلْمِ﴾ ''حالانکہ اس کی تاویل سوائے اللہ تعالیٰ کے اور اُن لوگوں کے جو علم میں راسخ ہیں (اور) کوئی نہیں جانتا''۔ (آل عمران۔۷)۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسن بن محبوب عن عبد العزيز العبدي قال سألت أبا عبد الله ع عن قول الله تعالى (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال (هم الائمة).

عبدالعزیز عبدی نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑮ محمد بن الحسين عن جعفر بن بشر و الحسن بن علی بن فضال عن المثنى بن الحناط عن الحسن الصيقل قال قلت لأبي عبد الله ع (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال نحن وإيانا عنى.

حسن صیقل نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) اس سے کون مراد ہے۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں۔

حدیث ⑯ حدثنی محمد بن الحسين عن يزيد بن سعد عن هارون بن حمزة عن أبي عبد الله ع قال سمعته يقول (بَلْ هُوَ آياتٌ بَيِّناتٌ فِي صُدُورِ الَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة خاصة (و ما يعقلها إلا العالمون) فزعم أن من عرف الإمام و الآيات ممن يعقل ذلك.

ہارون بن حمزہ نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ نے فرمایا ﴿بَلْ هُوَ اٰيٰتٌۢ بَيِّنٰتٌ فِيْ صُدُوْرِ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ۭ﴾ ''بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے''۔ (عنکبوت۔۴۹) اس سے مراد خاص طور پر ائمہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہیں ﴿وَمَا يَعْقِلُهَآ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ﴾ ''حالانکہ انہیں عالموں کے سوا کوئی نہیں سمجھتا''۔ (عنکبوت۔۴۳) اور وہ عقلمند جو امام اور آیات کی معرفت رکھتے ہیں۔

نوادر

حدیث ① حدثنا عباد بن سلیمان (عن محمد بن سلیمان)عن أبیه سلیمان عن سدیر عن أبی عبد اللہ ع قال قلت له قول اللہ تبارك و تعالی (بَلْ هُوَ آیاتٌ بَیِّناتٌ فِی صُدُورِ الَّذِینَ أُوتُوا الْعِلْمَ) قال هم الأئمة (و قوله تعالی (قُلْ هُوَ نَبَأٌ عَظِیمٌ أَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُونَ) قال الَّذِینَ أُوتُوا الْعِلْمَ الأئمة و النبأ الإمامة).

سدیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان کے متعلق سوال کیا ﴿بَلْ هُوَ اٰیٰتٌۢ بَیِّنٰتٌ فِیْ صُدُوْرِ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ ؕ﴾ ’’بلکہ وہ اُن لوگوں کے سینوں میں واضح آیتیں ہیں جن کو علم عطا کیا گیا ہے‘‘۔ (عنکبوت۔۴۹) فرمایا: اس سے مراد ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور اللہ کا قول ﴿قُلْ هُوَ نَبَؤٌا عَظِیْمٌ ۙ﴿۶۷﴾ اَنْتُمْ عَنْهُ مُعْرِضُوْنَ ﴿۶۸﴾﴾ ’’(اے رسولؐ) کہہ دو کہ وہ ایک عظیم خبر ہے۔(مگر) تم اس سے روگردان ہو‘‘۔ (ص۔۶۸،۶۷) فرمایا: جن لوگوں کو علم عطاء کیا گیا ہے وہ ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اور عظیم خبر سے مراد امام ہے۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہؑ کو اسم اعظم دیئے گئے اور یہ کہ وہ کتنے حروف ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن محمد بن الفضیل قال أخبرنی شریس الوابشی عن جابر عن أبی جعفر ع قال إن اسم اللہ الأعظم علی ثلاثة و سبعین حرفا و إنما کان عند آصف منها حرف واحد فتکلم به فخسف بالأرض ما بینه و بین سریر بلقیس ثم تناول السریر بیده ثم عادت الأرض کما کانت أسرع من طرفة عین و عندنا نحن من الاسم اثنان و سبعون حرفا و حرف عند اللہ استأثر به فی علم الغیب عنده و لا حول و لا قوة إلا باللہ العلی العظیم.

جابر نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اسم اعظم تہتر حروف ہیں اور آصف کے پاس ان میں سے ایک حرف تھا پس اُس نے اس اسم کے ذریعے کلام کیا تو تختِ بلقیس سے لے کر آصف تک ساری زمین نیچے دھنس گئی، آصف نے اپنے ہاتھ سے اسے پکڑ لیا پھر زمین اسی طرح ہوگئی جس طرح پہلے تھی اور یہ سب چشم زدن میں ہوا۔(پھر فرمایا) ہمارے پاس اسم اعظم کے بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس پوشیدہ ہے۔ و لا حول و لا قوة إلا باللہ العلی العظیم۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن محمد بن

خالد عن زكريا بن عمران القمي عن هارون بن الجهم عن رجل من أصحاب أبي عبد الله ع لم يحفظ اسمه قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن عيسى ابن مريم أعطي حرفين و كان يعمل بهما و أعطي موسى بن عمران أربعة أحرف و أعطي إبراهيم ثمانية أحرف و أعطي نوح خمسة عشر حرفا و أعطي آدم خمسة و عشرين حرفا و (إن الله جمع ذلك) لمحمد ص (و أهل بيته) و إن (اسم الله) الأعظم ثلاثة و سبعون حرفا أعطى الله محمدا ص اثنين و سبعين حرفا و حجب عنه حرفا واحدا

ہارون بن جہم نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی سے روایت کیا جس کا نام اسے یاد نہیں اس نے کہا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: عیسیٰ بن مریمؑ کو دو حروف عطاء ہوئے تھے جن پر وہ عمل کرتے تھے اور موسیٰ کو چار حروف، ابراہیمؑ کو آٹھ حروف، نوح کو پندرہ حروف جبکہ آدمؑ کو پچیس حروف عطاء ہوئے تھے اور محمدؐ اور ان کے اہل بیت علیہم الصلوۃ والسلام کیلئے اللہ نے یہ تمام حروف جمع کر دیئے پس اللہ کا اسم تہتر حروف پر مشتمل ہے جن میں سے محمدؐ کو بہتر حروف دیے گئے اور ایک حرف آپؐ سے حجاب میں رکھا گیا۔

حدیث ③ (حدثنا) أحمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي يرفعه إلى أبي عبد الله ع قال إن الله عز و جل جعل اسمه الأعظم على ثلاثة و سبعين حرفا فأعطى آدم منها خمسة و عشرين حرفا و أعطى نوحا منها خمسة عشر حرفا و أعطى إبراهيم منها ثمانية أحرف و أعطى موسى منها أربعة أحرف و أعطى عيسى منها حرفين و كان يحيي بهما الموتى و يبرئ بهما الأكمه و الأبرص و أعطى محمدا اثنين و سبعين حرفا و احتجب حرف لئلا يعلم (احد) ما في

نفسه و يعلم ما في انفس العباد.

ابوعبداللہ برقی امام ابوعبداللہ علیہ السلام تک مرفوع بیان کرتے ہیں کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ عز وجل نے اپنا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل کیا پس ان میں سے آدم کو پچیس حروف دیے، نوح کو پچیس حروف دیے، ابراہیم کو آٹھ، موسیٰ کو چار اور عیسیٰ کو دو حروف دیے وہ ان حروف کے ذریعے مردوں کو زندہ کرتے تھے اور مادرزاد اندھے اور برص والے کو ٹھیک کر دیتے تھے اور (اللہ نے) محمد علیہ السلام کو بہتر حروف دیے جبکہ ایک حرف کو حجاب میں رکھا تا کہ کوئی یہ نہ جان سکے کہ کس کے دل میں کیا ہے اور اللہ بندوں کے دلوں میں جو کچھ ہو جانتا ہے۔

حديث ۴ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي عبد الله البرقي عن فضالة بن أيوب عن عبد الصمد بن بشير عن أبي عبد الله ع قال كان مع عيسى ابن مريم حرفان يعمل بهما و كان مع موسى ع أربعة أحرف و كان مع إبراهيم ستة أحرف و كان مع آدم خمسة و عشرون حرفا (و كان مع نوح ثمانية) و جمع ذلك كله لرسول الله ص إن اسم الله ثلاثة و سبعون حرفا و حجب عنه واحدا.

عبدالصمد بن بشیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ السلام نے فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس دو حروف تھے، موسیٰ کے پاس چار حروف، ابراہیم کے پاس چھ، آدم کے پاس پچیس اور نوح کے پاس آٹھ حروف تھے پس ان سب کو محمدؐ کے لئے جمع کر دیا گیا۔ بے شک اللہ کا نام تہتر حروف پر مشتمل ہے جن میں سے ایک کو اس نے حجاب میں رکھا۔

حديث ۵ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن حفص عن عبد الصمد بن بشير عن أبي عبد الله ع قال كان مع عيسى ابن مريم (حرفان يعمل

بهما و كان مع موسى ع أربعة و كان مع إبراهيم ستة و كان مع نوح ثمانية و كان مع آدم خمسة و عشرون و جمع ذلك كله لرسول الله ص إن اسم الله ثلاثة و سبعون و كان مع رسول الله منه اثنان و سبعون حرفا و حجب عنه واحد).

عبدالصمد بن بشیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: عیسیٰ بن مریمؑ کے پاس دو حروف تھے جن پر وہ عمل کرتے تھے اور موسیٰ کے پاس چار، ابراہیمؑ کے پاس چھ، نوحؑ کے پاس آٹھ اور آدمؑ کے پاس پچیس حروف تھے پس نبیؐ کے لیے ان سب کو جمع کر دیا گیا بے شک اللہ کا نام تہتر حروف پر مشتمل ہے نبیؐ کے پاس بہتر حروف تھے جبکہ ایک کو حجاب میں رکھا گیا۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن محمد بن حفص عن عبد الصمد بن بشير عن أبي عبد الله ع قال إن اسم الله الأعظم على ثلاثة و سبعين حرفا كان عند آصف منها حرف واحد فتكلم به فخسف بالأرض ما بينه و بين سرير بلقيس ثم تناول السرير بيده ثم عادت الأرض كما كان أسرع من طرفة عين و عندنا من الاسم اثنان و سبعون حرفا و حرف عند الله تعالى استأثر به في علم الغيب المكتوب.

عبدالصمد بن بشیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ اللہ کا اسمِ اعظم تہتر حروف پر مشتمل ہے۔ آصف بن برخیا کے پاس ان میں سے ایک حرف تھا پس اس نے اس اسم کے ذریعے کلام کیا تو تختِ بلقیس اور آصف کے درمیان تمام زمین دھنس گئی اُس نے تخت کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ لیا پھر زمین اسی طرح ہو گئی جس طرح پہلے تھی یہ سب چشمِ زدن میں ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسم اعظم سے بہتّر حروف ہیں اور ایک اللہ تعالیٰ کے پاس ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علمِ غیب میں اپنے پاس لکھ رکھا ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن محمد بن الفضیل عن سعد أبی عمرو الجلاب عن أبی عبد الله ع قال إن اسم الله الأعظم علی ثلاثة و سبعین حرفا (و إنما) کان عند آصف منها حرف واحد فتکلم به فخسف بالأرض ما بینه و بین سریر بلقیس ثم تناول السریر بیده ثم عادت الأرض کما کان أسرع من طرفة عین و عندنا نحن من الاسم اثنان و سبعون حرفا و حرف عند الله تعالی استأثر به فی علم الغیب المکنون عنده.

سعد ابی عمرو الجلاب نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ کا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل ہے اور آصف بن برخیا کے پاس ان حروف میں سے ایک حرف تھا پس اُس نے اس حرف کے ساتھ کلام کیا تو آصف کے اور تختِ بلقیس کے درمیان تمام زمین دھنس گئی پھر اُس نے تخت کو ہاتھوں سے پکڑ لیا پھر زمین اسی حالت میں آ گئی جس طرح پہلے تھی اور یہ کام چشم زدن میں ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسمِ اعظم سے بہتّر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس ہے جسے اللہ نے اپنے پاس علمِ غیب میں پوشیدہ رکھا۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن موسی عن أحمد بن عبدوس الخلنجی عن علی بن الحکم عن محمد بن الفضیل عن سعد أبی عمرو عن أبی عبد الله ع قال إن اسم الله الأعظم علی اثنین و سبعین حرفا و إنما کان عند آصف کاتب سلیمان و کان یوحی إلیه حرف واحد (ألف) أو (واو) فتکلم فانخرقت له الأرض حتی التقت فتناول السریر و إن عندنا من الاسم أحدا و سبعین حرفا و حرف عند الله فی غیبه.

سعد ابی عمرو نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا اسمِ اعظم بہتّر حروف پر

مشتمل ہے اور آصف کو جو سلیمانؑ کے کاتب تھے ایک حرف کی وحی کی جاتی تھی اور وہ حرف ''الف'' یا ''واؤ'' تھا پس انہوں نے اُس حرف کے ذریعے کلام کیا تو آصف بن برخیا کے لیے زمین نیچے ہو گئی حتیٰ کہ انہوں نے تخت پکڑ لیا۔ (پھر فرمایا) ہمارے پاس اسمِ اعظم سے اکہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس علم غیب میں پوشیدہ ہے۔

نوادر

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن عبد الله عن الحسن بن علی بن فضال عن داود بن أبي يزيد عن بعض أصحابنا عن عمر بن حنظلة قال قلت لأبي جعفر ع إني أظن أن لي عندك منزلة؟ قال أجل قال قلت فإن لي إليك حاجة قال و ما هي قال؟ قلت تعلمني الاسم الأعظم قال و تطيقه؟ قلت نعم قال فادخل البيت قال فدخل البيت فوضع أبو جعفر يده على الأرض فأظلم البيت فأرعدت فرائص عمر فقال ما تقول؟ أعلمك؟ فقال لا قال فرفع يده فرجع البيت كما كان.

عمر بن حنظلہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا: میرا خیال ہے کہ میرا آپؑ کے پاس ایک مقام ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں!۔ میں نے کہا: پھر میری آپؑ سے ایک حاجت ہے۔ آپؑ نے فرمایا: کیا حاجت ہے۔ میں نے عرض کیا: مجھے اسمِ اعظم سکھا دیں۔ آپؑ نے فرمایا: تم اس کی طاقت رکھتے ہو؟۔ میں نے عرض کیا ہاں۔(عمر بن حنظلہ کہتا ہے) پھر آپؑ گھر میں داخل ہوئے تو میں بھی گھر میں داخل ہو گیا۔ پھر ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا ہاتھ زمین پر رکھا تو گھر سیاہ تاریک ہو گیا (عمر بن حنظلہ کہتا ہے) میرے بغلوں کا گوشت تک کانپنے لگا۔ آپؑ نے فرمایا: اب کیا کہتا ہے کیا تجھے سکھاؤں؟۔ میں نے عرض کیا: نہیں۔ پھر آپؑ نے اپنا ہاتھ زمین سے اٹھایا تو گھر اسی طرح ہو گیا جس طرح پہلے تھا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحكم عن شعيب

العقرقوفی عن أبی بصیر عن أبی عبد اللہ ع قال کان سلیمان عندہ اسم اللہ الأکبر الذی إذا سأله (به)أعطی و إذا دعا به أجاب و لو کان الیوم لاحتاج إلینا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: سلیمانؑ کے پاس اللہ کا اسمِ اکبر تھا جس کے ذریعے وہ جو سوال کرتے پورا ہو جاتا اور جو دعا کرتے قبول ہو جاتی۔(پھر فرمایا) اگر آج وہ ہوتے تو ہمارے ہی محتاج ہوتے۔

حدیث ۳ حدثنا الحسین بن محمد بن عامر عن معلی بن محمد عن أحمد بن محمد بن عبد اللہ عن علی بن محمد النوفلی عن أبی الحسن العسکری ع قال سمعته یقول اسم اللہ الأعظم ثلاثة و سبعون حرفا و إنما کان عند آصف منه حرف واحد فتکلم فانخرقت له الأرض فیما بینه و بین سبإ فتناول عرش بلقیس حتی صیرہ إلی سلیمان ثم انبسطت الأرض فی أقل من طرفة عین و عندنا منه اثنان و سبعون حرفا و حرف عند اللہ استأثر به فی علم الغیب.

علی بن محمد نوفلی نے بیان کیا کہ میں نے ابوالحسن عسکری علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: اللہ کا اسم اعظم تہتر حروف پر مشتمل ہے اور آصف کے پاس ان حروف میں سے ایک حرف تھا پس اس نے اس حرف کے ساتھ کلام کیا تو آصف کے لیے زمین تخت بلقیس تک دھنس گئی پھر انہوں نے تخت پکڑ لیا حتٰی کہ وہ سلیمانؑ کے پاس آ گیا پھر زمین بچھ گئی اور یہ سب چشمِ زدن میں ہوا۔(پھر فرمایا) ہمارے پاس بہتر حروف ہیں اور ایک حرف اللہ کے پاس علم غیب میں پوشیدہ ہے۔

الجزءخامس

باب نمبر ﴿۱﴾

ائمہؑ کے پاس اسم اعظم اور کتاب کا علم ہوتا ہے

حدیث ① حدثنا أبو القاسم قال حدثنا محمد بن يحيى العطار قال حدثنا محمد بن الحسن الصفار قال حدثني يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي بن فضال عن (عبد الله بن بكير) عن أبي عبد الله ع قال كنت عنده فذا كروا سليمان و ما أعطى من العلم و ما أوتي من الملك (قال)فقال لي و ما أعطى سليمان بن داود؟ إنما كان عنده حرف واحد من الاسم الأعظم و صاحبكم الذي قال الله (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) و كان و الله عند علي ع علم الكتاب فقلت صدقت و الله جعلت فداك.

عبداللہ بن بکیر نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ کے سامنے سلیمان بن داؤد کا تذکرہ کیا گیا کہ اُنہیں علم سے کیا عطاء ہوا تھا اور اُنہیں ملک سے کیا عطاء ہوا تھا تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: سلیمان بن داؤد کو کیا عطاء کیا گیا؟ اُن کے پاس تو اسمِ اعظم کا ایک حرف تھا اور تمہارا صاحب وہ ہے جس کے متعلق اللہ فرماتا ہے ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ”(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے“۔ (رعد۔ ۴۳) فرمایا: اللہ کی قسم! علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ہر کتاب کا علم موجود تھا۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ نے سچ کہا۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن موسی عن الحسن (بن موسی) الخشاب (عن علی بن حسان) عن عبد الرحمن بن كثیر الهاشمی عن أبی عبد الله ع قال (قَالَ الَّذِی عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ) قال ففرج أبو عبد الله ع بین أصابعه فوضعها علی صدره ثم قال (وعندنا والله) علم الکتاب کله.

عبدالرحمن بن کثیر ھاشمی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ﴿قَالَ الَّذِیۡ عِنۡدَہٗ عِلۡمٌ مِّنَ الۡکِتٰبِ اَنَا اٰتِیۡکَ بِہٖ قَبۡلَ اَنۡ یَّرۡتَدَّ اِلَیۡکَ طَرۡفُکَ ؕ﴾ ''جس کے پاس کتاب کا کچھ تھوڑا علم تھا اُس نے کہا کہ میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں پیشتر اس کے کہ تیری نگاہ تیری طرف پھر آئے''۔ (نمل۔۴۰) (عبدالرحمن کہتے ہیں) پھر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی انگلیاں کھولیں اوراُنہیں اپنے سینے پر رکھ کر فرمایا: اللہ کی قسم! ہمارے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ③ حدثنا إبراهیم بن هاشم عن (محمد بن سلیمان عن ابیه عن سدیر) قال كنت أنا و أبو بصیر و میسر و یحیی البزاز و داود الرقی فی مجلس أبی عبد الله ع إذ خرج إلینا و هو مغضب فلما أخذ مجلسه قال یا عجبا لأقوام یزعمون أنا نعلم الغیب و ما یعلم (الغیب) إلا الله لقد هممت بضرب خادمتی فلانة فذهبت عنی فما عرفتها فی أی (البیوت من الدار) هی فلما أن قام من مجلسه و صار فی منزله دخلت أنا و أبو بصیر و میسر علی أبی عبد الله ع فقلنا له جعلنا فداك سمعناك تقول كذا و كذا فی أمر خادمتك و نحن نعلم أنك تعلم علما كثیرا إلی علم الغیب قال فقال یا سدیر ما تقرأ القرآن؟ قال قلت قرأناه جعلت فداك قال فهل وجدت فیما قرأت من كتاب الله (قَالَ

الَّذِی عِنْدَهُ عِلْمٌ مِنَ الْكِتابِ أَنَا آتِيكَ بِهِ قَبْلَ أَنْ يَرْتَدَّ إِلَيْكَ طَرْفُكَ؟) قال قلت جعلت فداك قد قرأته قال فهل عرفت الرجل و علمت ما كان عنده من علم الكتاب؟ قال قلت فأخبرني (حتى أعلم) قال قدر قطرة من المطر الجود في البحر الأخضر ما يكون ذلك من علم الكتاب؟ قال قلت جعلت فداك ما أقل هذا قال يا سدير ما أكثره إن لم ينسبه إلى العلم الذي أخبرك (به) يا سدير فهل وجدت فيما قرأت من كتاب الله (قُلْ كَفى بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) كله؟ قال و أومأ بيده إلى صدره فقال علم الكتاب كله و الله عندنا ثلاثا.

سدیر نے بیان کیا کہ میں، ابوبصیر، میسر، یحییٰ بزاز اور داؤد رقی امام ابوعبداللہ کی مجلس میں موجود تھے کہ آپؑ ہمارے پاس آئے جبکہ آپؑ غضبناک حالت میں تھے جب بیٹھنے لگے تو فرمایا: ان لوگوں کے لیے تعجب ہے جو کہتے ہیں کہ ہم علمِ غیب جانتے ہیں حالانکہ علمِ غیب اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔(پھر فرمایا) میں نے ابھی ابھی اپنی ایک کنیز کو (اُس کی کسی غلطی پر) ڈانٹا تو وہ گھر کے کسی کمرے میں چلی گئی مگر مجھے نہیں معلوم وہ کون سے کمرے میں چھپ گئی ہے۔(سدیر کہتے ہیں) جب مجلس برخاست ہوئی اور سب اپنے گھروں کو لوٹ گئے تو میں، میسر اور ابوبصیر ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے۔میں نے آپؑ سے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے آپؑ کو کنیز کے معاملے پر ایسا ایسا کہتے سنا جبکہ ہم سمجھتے ہیں کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام علمِ کثیر رکھتے ہیں جو علم غیب کی طرف منسوب ہے۔آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟۔میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں پڑھا ہے۔فرمایا: پس کیا تم نے یہ نہیں پڑھا:﴿قَالَ الَّذِیْ عِنْدَهٗ عِلْمٌ مِّنَ الْكِتٰبِ اَنَا اٰتِیْكَ بِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّرْتَدَّ اِلَیْكَ طَرْفُكَ﴾ ''جس کے پاس کتاب کا کچھ تھوڑا علم

تھا اُس نے کہا کہ میں اسے تیرے پاس لے آتا ہوں پیشتر اس کے کہ تیری نگاہ تیری طرف پھر آئے“۔ (نمل۔۴۰) (سدیر کہتے ہیں) میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے یہ پڑھا ہے۔فرمایا: تم نے اس آدمی کو پہچان لیا اور جو کچھ اس کے پاس کتاب سے علم تھا وہ بھی معلوم کرلیا۔ میں نے عرض کیا مجھے آپؑ بتائیں یہاں تک کہ میں جان لوں؟۔فرمایا: بارش کے ایک قطرے کی بحر اخضر سے کیا نسبت ہوسکتی ہے اور اس علم کی علم الکتاب سے کیا نسبت ہوگی۔میں نے عرض کیا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اس سے کم کیا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اے سدیر! اس کا اکثر اگرچہ علم کی طرف منسوب نہیں ہے جس کی میں تجھے خبر دیتا ہوں۔اے سدیر تو نے یہ بھی پڑھا ہے ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ”(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے“۔ (رعد۔۴۳) اس سے کُل علم مراد ہے اللہ کی قسم! یہ ہمارے پاس ہے تین دفعہ کہا اور اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن القاسم بن سليمان عن جابر قال قال أبو جعفر ع في هذه الآية (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال هو علي بن أبي طالب ع.

جابر نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آیت کے متعلق فرمایا: ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ”(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے“۔ (رعد۔۴۳) اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۵ حدثنا أحمد بن الحسن (بن علی) بن فضال (عن ابیه) عن عبد الله بن بکیر عن نجم عن أبی جعفر ع فی قول الله تعالی (قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال علی ع عنده علم الکتاب.

نجم نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ۶ حدثنا علی بن الحسن بن علی بن فضال عن أبیه عن إبراهیم الأشعری عن محمد بن مروان عن نجم عن أبی جعفر ع فی قول الله عز و جل (قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال صاحب علم الکتاب علی ع.

نجم نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: صاحب علم الکتاب علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۷ حدثنا بعض أصحابنا عن الحسن بن موسی (عن علی بن حسان) عن عبد الرحمن بن کثیر عن أبی عبد الله ع فی قول الله عز و جل (قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال إیانا عنی و علی ع أولنا و أفضلنا و خیرنا.

عبدالرحمن بن کثیر نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق روایت کیا ﴿قُلْ كَفىٰ

بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: اس سے ہم مراد ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الربيع بن محمد عن النضر بن سويد عن موسى بن بكر عن فضيل بن يسار عن أبي عبد الله ع في قول الله تعالى (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال علي ع.

فضیل بن یسار ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑨ حدثنا عباد بن سليمان عن سعد بن سعد عن أحمد بن عمر عن أبي الحسن الرضا ع في قول الله عز و جل (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال (امير المومنين ع الذي عنده علم الكتاب).

احمد بن عمر نے روایت کیا ہے کہ امام ابوالحسن الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے متعلق فرمایا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ اس سے مراد امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں جن کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا عبد الله بن أحمد عن الحسن بن موسى عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن مثنى قال سألته عن قول الله عز و جل (وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال نزلت في علي ع بعد رسول الله ص و في الأئمة بعده.

مثنی نے بیان کیا کہ میں نے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے فرمان ﴿قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ﴾ کے متعلق سوال کیا پس آپؑ نے فرمایا: یہ رسولؐ کے بعد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقی عن نضر بن سوید عن یحیی الحلبی عن بعض أصحابنا قال كنت مع أبی جعفر ع فی المسجد أحدثه إذ مر بعض ولد عبد الله بن سلام و قلت جعلت فداك هذا ابن الذی (یقول الناس) عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتابِ؟ قال لا إنما ذلك علی ع نزلت فیه خمس آیات أحدها (قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيۡنِى وَبَيۡنَكُمۡ وَمَنۡ عِنۡدَهُ عِلۡمُ الۡكِتابِ).

یحییٰ الحلبی نے ایک ساتھی سے بیان کیا کہ میں ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس مسجد میں تھا اور آپؑ سے باتیں کر رہا تھا کہ اچانک عبداللہ بن سلام کے لڑکوں میں سے ایک وہاں سے گزرا میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ اُس شخص کا بیٹا ہے جو لوگوں کو کہتا ہے عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ یعنی اُس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے۔آپؑ نے فرمایا: نہیں یہ بات بس اور بس علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق ہے۔(پھر فرمایا) امیرؑ المومنین کے متعلق پانچ سو آیات نازل ہوئیں جن میں سے ایک یہ ہے ﴿قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيۡدًۢا بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ۙ وَمَنۡ عِنۡدَهٗ عِلۡمُ الۡكِتٰبِ﴾ ''(اے رسولؐ) تم کہہ دو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے''۔(رعد۔۴۳)

حدیث ⑫ حدثنا محمد بن الحسین و یعقوب بن یزید عن ابن أبی عمیر (عن عمر بن أذینة) عن برید بن معاویة قال قلت لأبی جعفر ع (قُلۡ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيۡنِى وَ بَيۡنَكُمۡ وَ مَنۡ عِنۡدَهُ عِلۡمُ الۡكِتابِ) قال إيانا عنی و علی ع

أولنا و علی أفضلنا و خيرنا بعد النبی ص.

برید بن معاویہ نے بیان کیا کہ میں نے ابی جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ اس آیت سے کیا مراد ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد ہم ہیں اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد نبیؐ ہم میں اول، افضل اور بہتر ہیں۔

حدیث ⑬ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن محمد بن الفضيل عن أبي الحسن ع فی قول الله عز و جل (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال هو علی بن أبي طالب ع.

محمد بن فضیل نے ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق روایت کیا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: اس سے مراد امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن يحيى الحلبي عن أيوب بن حر عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع و النضر بن سويد عن عاصم بن حميد عن محمد بن مسلم و فضالة بن أيوب عن أبان عن محمد بن مسلم و النضر بن سويد عن القاسم بن سليمان عن جابر جميعا عن أبي جعفر ع فی قول الله عز و جل (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال هو علی بن أبي طالب ع.

ابوبصیر ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اور جابر امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق روایت کرتے ہیں ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ آپؑ نے فرمایا: اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۱۵ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد عن حماد بن عثمان عن أبي بصير عن أبي عبد الله ع قال سألته عن قول الله عز و جل (قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قلت هو علي بن أبي طالب ع؟ قال فمن عسى (أن يكون) غيره؟.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس آیت کے متعلق سوال کیا﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾میں نے کہا: کیا اس سے مراد علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: آپؑ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے۔

حدیث ۱۶ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن حمزة عن أبان بن عثمان عن أبي مريم (عن عبد الله بن عطا) قال قلت لأبي جعفر ع هذا ابن عبد الله بن سلام يزعم أن أباه الذي يقول الله (قُلْ كَفىٰ بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال كذب ذاك علي بن أبي طالب.

عبداللہ بن عطاء نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: یہ عبداللہ ابن سلام کا بیٹا ہے اس کا باپ کہتا ہے کہ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾اس آیت سے مراد وہ خود ہے۔آپؑ نے فرمایا: اس نے جھوٹ کہا اس سے مراد علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۱۷ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن بشير و الحسن بن علي بن فضال عن مثنى الحناط عن عبد الله بن عجلان عن أبي جعفر ع في قول

اللہ عز و جل (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال نزلت فی علی ع (انه) عالم هذه الأمة بعد رسول الله ص.

عبداللہ بن عجلان نے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: یہ آیت علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازل ہوئی اور آنحضرتؐ کے بعد آپؑ اس امت کے عالم ہیں۔

حدیث ۱۸ حدثنا عبد الله بن محمد عمن رواه عن الحسن بن علی بن النعمان عن محمد بن مروان عن فضيل بن يسار عن أبي جعفر ع فی قول الله عز و جل (قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال نزلت فی علی بن أبي طالب إنه عالم هذه الأمة بعد النبی ص.

فضیل بن یسار نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق بیان کیا ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًۢا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ فرمایا: یہ آیت علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق نازل ہوئی اور وہ نبیؐ کے بعد اس امت کے عالم ہیں۔

حدیث ۱۹ حدثنا محمد بن الحسن عن النضر بن شعيب عن محمد بن الفضيل عن أبي حمزة الثمالی (قال سمعت أبي جعفر ع) يقول فی قول الله تبارك و تعالى (وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) قال الذی عنده علم الكتاب هو علی بن أبي طالب.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ کے اس فرمان کے متعلق کہتے ہوئے سنا ﴿وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ''اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے'' اس سے مراد علی ابن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔

حدیث ۳۰ حدثنا أبو الفضل العلوی قال حدثنی سعید بن عیسی الکریزی البصری عن إبراهیم بن الحکم بن ظهیر عن أبیه عن شریك بن عبد الله عن عبد الأعلی التغلبی عن أبی وقاص عن سلمان الفارسی ره عن أمیر المؤمنین ع فی قول الله تبارك و تعالی قُلْ كَفٰى بِاللهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ) فقال أنا هو الذی عنده علم الکتاب و قد صدقه الله و أعطاه الوسیلة فی الوصیة (اذلا) یخلی أمة من وسیلته إلیه و إلی الله قال (یا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللهَ وَ ابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ).

سلمان محمدیؑ نے امیر المومنین علی علیہ الصلوۃ والسلام سے بیان کیا کہ آپؑ نے اللہ کے فرمان ﴿قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ''(اے رسولؐ) تم کہدو کہ میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے''۔ (رعد۔ ۴۳) کے متعلق فرمایا: میں ہی وہ شخص ہوں جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے اور بے شک اللہ نے اس کی تصدیق کی اور مجھے وصیت کے ذریعے وسیلہ قرار دیا کیونکہ آپ کی امت اللہ کی طرف جانے کے لئے وسیلہ کی محتاج ہے۔ پھر فرمایا: ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَابْتَغُوْۤا اِلَيْهِ الْوَسِيْلَةَ﴾ ''اے وہ لوگوں جو ایمان لا چکے ہو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف (پہنچنے کے لئے) وسیلہ تلاش کرو''۔ (مائدہ۔ ۳۵)

باب نمبر ﴿۲﴾

ائمہؑ کے پاس اسم اعظم ہوتا ہے جس کے ذریعے اگر وہ اللہ سے سوال کریں تو اللہ انہیں عطاء کرتا ہے

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن عبد الله بن بحر عن عبد الله مسكان عن أبي بصير عن أبي المقدام عن جويرية بن مسهر قال أقبلنا مع أمير المؤمنين ع من قتل الخوارج حتى إذا قطعنا في أرض بابل حضرت صلاة العصر قال فنزل أمير المؤمنين و نزل الناس فقال أمير المؤمنين يا أيها الناس إن هذه الأرض ملعونة و قد عذبت من الدهر ثلاث مرات و هي إحدى المؤتفكات و هي أول أرض عبد فيها وثن إنه لا يحل لنبي و (لا) لوصي نبي أن يصلي فيها فأمر الناس فمالوا عن جنبي الطريق يصلون و ركب بغلة رسول الله فمضى عليها قال جويرية فقلت و الله لأتبعن أمير المؤمنين و لأقلدنه صلاة اليوم قال فمضيت خلفه فو الله ما جزنا جسر سورا حتى غابت الشمس قال فسببته أو هممت أن أسبه قال (فالتفت الي) فقال يا جويرية أذن قال فقلت نعم يا أمير المؤمنين قال فنزل ناحية فتوضأ ثم قام فنطق بكلام لا أحسبه إلا بالعبرانية ثم نادى بالصلاة (قال) فنظرت و

اللہ إلی الشمس قد خرجت من بین جبلین لہا صریر فصلی العصر و صلیت معہ قال فلما فرغنا من صلاتنا عاد اللیل کما کان (قال) فالتفت إلی فقال یا جویریۃ (بن مسھر) إن اللہ یقول (فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيمِ) فإنی سألت اللہ باسمہ العظیم فرد علی الشمس.

جویریہ بن مسھر نے بیان کیا کہ ہم خوارج کو قتل کرکے امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ آرہے تھے جب ہم نے بابل کی سرزمین طے کرلی تو عصر کی نماز کا وقت ہو گیا پس امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سواری سے اترے اور دوسرے لوگ بھی اترے۔ آپؑ نے فرمایا: لوگو! یہ زمین ملعون ہے یہ تین دفعہ عذاب میں مبتلا ہو چکی ہے اور ایک دفعہ ہونا ہے یہ پہلی زمین ہے جس پر بتوں کو پوجا گیا پس اس سرزمین پر کسی نبی یا وصی کے لئے نماز پڑھنا مناسب نہیں پس لوگوں کو حکم دیا تو وہ راستے کی دائیں اور بائیں جانب سے ہٹ گئے تاکہ نماز پڑھیں پھر آپؑ نبیؐ کی خچر پر بیٹھ کر چلے گئے۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا اللہ کی قسم! میں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کروں گا اور آج میں اپنی نماز میں آپؑ کی تقلید کروں گا پس میں آپؑ کے پیچھے چلا گیا ہم ابھی سوراء کے پل سے نہیں گزرے تھے کہ سورج غائب ہو گیا میں نے ارادہ کیا کہ اسے بُرا بھلا کہوں پھر میں نے آپؑ کی طرف توجہ کی تو آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جویریہ! اذان کہو۔ میں نے کہا: ہاں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ (جویریہ کہتے ہیں) آپؑ ایک کنارے پر اترے وضو کیا پھر اٹھے تو کچھ کلمات کہے جو میرا خیال ہے عبرانی زبان میں تھے۔ پھر نماز کی نداء دی تو میں نے دیکھا کہ سورج دو پہاڑوں سے نکل آیا۔ آپؑ نے عصر کی نماز پڑھی میں نے بھی آپؑ کے ساتھ نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوئے تو رات دوبارہ لوٹ آئی جس طرح پہلے تھی۔ آپؑ نے میری طرف توجہ کی اور فرمایا: اے جویریہ بن مسھر! اللہ فرماتا ہے ﴿فَسَبِّحۡ بِاسۡمِ رَبِّكَ الۡعَظِيمِ﴾ ''پس تُو اپنے عظمت والے رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے''۔ (واقعہ۔ ۹۶) میں

نے اپنے رب کے عظیم اسم کے ذریعہ سوال کیا پس اس نے میرے لئے سورج کو واپس لوٹا دیا۔

حدیث ۲ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن أبي بصير و داود الرقي (عن معاوية بن عمار الدهني و معاوية بن وهب عن ابن سنان قالا) كنا بالمدينة حين بعث داود بن علي إلى المعلى بن خنيس فقتله فجلس أبو عبد الله فلم يأته شهرا قال فبعث إليه أن ائتني فأبى أن يأتيه فبعث إليه خمس نفر من الحرس فقال ائتوني فإن أبى فائتوني به أو برأسه فدخلوا عليه و هو يصلي و نحن نصلي معه الزوال فقالوا (له) أجب داود بن علي قال فإن لم أجب؟ قال أمرنا أن نأتيه برأسك فقال و ما أظنكم تقتلون ابن رسول الله قالوا ما ندري ما تقول و ما نعرف إلا الطاعة قال انصرفوا فإنه خير لكم في دنياكم و آخرتكم قالوا و الله لا ننصرف حتى نذهب بك معنا أو نذهب برأسك قال فلما علم أن القوم لا ينصرفون إلا (به او) بذهاب رأسه و خاف على نفسه قالوا رأيناه قد رفع يديه فوضعهما على منكبه ثم بسطهما ثم دعا بسبابته فسمعناه يقول الساعة الساعة (حتى سمعنا) صراخا عاليا فقالوا له قم فقال لهم أما إن صاحبكم قد مات و هذا الصراخ عليه فابعثوا رجلا منكم فإن لم يكن هذا الصراخ عليه قمت معكم قال فبعثوا رجلا منهم فما لبث أن أقبل فقال يا هؤلاء قد مات صاحبكم و هذا الصراخ عليه فانصرفوا فقلت له جعلنا الله فداك ما كان حاله؟ قال قتل مولاي المعلى بن خنيس فلم آته منذ شهر فبعث إلى أن آتيه فلما أن كان الساعة لم آته فبعث إلى ليضرب عنقي فدعوت الله باسمه الأعظم فبعث إليه ملكا بحربة

فطعنه في مذا كيره فقتله فقلت له فرفع اليدين (ما هو)؟ قال الابتهال فقلت فوضع يديك وجمعها؟ قال التضرع قلت ورفع الإصبع؟ قال البصبصة.

معاویہ بن وھب نے ابن سنان سے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں تھے جب داؤد بن علی نے معلیٰ بن خنیس کی طرف آدمی بھیجا جس نے اسے قتل کر دیا پس ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک مہینہ تک اس کی طرف نہ آئے۔اُس نے آپؑ کی طرف پیغام بھیجا کہ میرے پاس آئیں پس آپؑ نے آنے سے انکار کر دیا تو اس نے اپنے سپاہیوں کو حکم دیا کہ امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس کے پاس لائیں اور اگر وہ آنے سے انکار کریں تو آپؑ کا سَر لے کر آئیں۔جب سپاہی آپؑ کے پاس آئے تو آپؑ نماز پڑھ رہے تھے اور ہم بھی آپؑ کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے پس داؤد بن علی کے سپاہیوں نے امامؑ سے کہا داؤد بن علی کے پاس چلیے۔آپؑ نے فرمایا: اگر نہ چلوں۔وہ کہنے لگے ہمیں حکم ہے کہ ہم آپؑ کا سَر لے کر آئیں۔آپؑ نے فرمایا: تمہارا کیا خیال ہے تم رسولؐ کے بیٹے کو قتل کرو گے؟۔انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے آپؑ کیا کہہ رہے ہیں ہم تو صرف اطاعت کو جانتے ہیں۔آپؑ نے فرمایا: تم واپس چلے جاؤ یہ تمہارے لیے دنیا و آخرت میں بہتر ہوگا۔وہ کہنے لگے ہم واپس نہیں جائیں گے یا آپؑ کو لے کر جائیں گے یا آپؑ کا سر لے کر جائیں گے۔جب آپؑ نے جان لیا کہ یہ لوگ مجھے یا میرے سَر کو لئے بغیر واپس نہیں جائیں گے تو آپؑ اپنی جان کا خطرہ محسوس کرنے لگے۔پھر ہم نے دیکھا کہ آپؑ نے اپنے ہاتھ اٹھائے پھر انہیں کندھوں پر رکھا پھر پھیلایا پھر دعا کی پس ہم نے سنا وہ کچھ فرما رہے تھے کہ ''ابھی اسی وقت، اسی وقت'' یہاں تک کہ ہمیں چیخ و پکار کی آوازیں آنے لگیں پس سپاہیوں نے آپؑ سے کہا اٹھیئے۔آپؑ نے اُن سے فرمایا: تمہارا آقا مر گیا یہ چیخ و پکار اسی کے لیے ہے پس تم کوئی آدمی بھیج کر معلوم کرو اگر یہ چیخ و پکار اس کے لیے نہیں تو میں تمہارے ساتھ جاؤں گا۔انہوں نے ایک آدمی بھیجا لیکن زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ واپس آ گیا اور کہنے لگا اے لوگو! تمہارا آقا مر گیا اور یہ چیخ و پکار اسی

کے لیے ہے لہٰذا تم واپس چلو۔ (ابن سنان کہتے ہیں) میں نے عرض کیا اللہ مجھے آپؑ پر قربان کرے اس کا کیا معاملہ تھا۔ آپؑ نے فرمایا: اس نے معلّٰی بن خنیس کو قتل کیا تھا پس ایک مہینہ سے میں اس کے پاس نہیں گیا تو اس نے مجھے پیغام بھیجا کہ میں اس کے پاس آؤں میں پھر بھی نہیں گیا تو اس نے آدمی بھیجے جو مجھے قتل کرنے آئے تھے پس میں نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ذریعے دعا کی تو اللہ نے اس کی طرف ایک فرشتہ بھیجا جس نے اس کو شرم گاہ میں ایک چھوٹا نیزہ مار کر قتل کر دیا۔ (ابن سنان کہتے ہیں) میں نے پوچھا: آپؑ کا ہاتھ اٹھانا کیسا تھا؟ ۔آپؑ نے فرمایا: فریاد کرنا۔ میں نے کہا: پھر ہاتھوں کو رکھنا اور جمع کرنا۔ آپؑ نے فرمایا: عاجزی سے دعا کرنا۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن جبلة عن أبي الجارود قال سمعت جويرية يقول أسرى (بنا علي بن ابي طالب ع) من كربلاء إلى الفرات فلما صرنا ببابل قال لي أي موضع يسمى هذا يا جويرية؟ (قال) قلت هذه بابل يا أمير المؤمنين قال أما إنه لا يحل لنبي و لا وصي نبي أن يصلي بأرض قد عذبت مرتين قال قلت (هذه العصر قد وجبت الصلاة يا أمير المؤمنين ع) قال قد أخبرتك أنه لا يحل لنبي و لا لوصي نبي أن يصلي بأرض قد عذبت مرتين و هي تتوقع الثالثة إذا طلع كوكب الذنب وعقد جسر بابل قتل عليه مائة ألف تخوضه الخيل إلى السنابك قال جويرية قلت و الله لأقلدن صلاتي اليوم أمير المؤمنين و عطف علي ع برأس بغلة رسول الله ص الدلدل حتى جاز سورا قال لي أذن بالعصر يا جويرية فأذنت و خلا على ناحية فتكلم بكلام له سرياني أو عبراني فرأيت الشمس صريرا و انقضاضا حتى عادت بيضاء نقية قال ثم قال أقم فأقمت ثم صلى بنا فصلينا معه فلما

سلم اشتبکت النجوم فقلت وصی نبی و رب الکعبة.

جویریہ نے بیان کیا کہ ہم رات کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ کربلا سے فرات کی طرف جا رہے تھے جب سرزمینِ بابل پہنچے تو مجھ سے فرمایا: جویریہ! یہ کونسی جگہ ہے؟۔ میں نے کہا: امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ بابل ہے۔فرمایا: کسی نبی یا وصی کے لیے مناسب نہیں کہ ایسی زمین پر نماز پڑھے جس پر دو دفعہ عذاب آ چکا ہو۔(جویریہ کہتے ہیں) میں نے عرض کیا امیرؑ المومنین عصر کا وقت ہو چکا ہے نماز فرض ہو گئی ہے۔آپؑ نے فرمایا: میں نے تم سے کہا ہے کہ کسی نبی یا وصی کے لیے اُس زمین پر نماز پڑھنا مناسب نہیں جس پر دو مرتبہ عذاب آ چکا ہو اور اس پر تیسری دفعہ عذاب متوقع ہے جبکہ دمدار ستارہ طلوع ہوگا اور بابل کا پل محراب والا بنایا جائے گا۔اس زمین پر ایک لاکھ آدمی قتل ہوئے اس حالت میں کہ گھوڑے انہیں گھسیٹ رہے تھے۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیروی کروں گا اور آج اپنی نماز میں امیرؑ المومنین کی تقلید کروں گا پس علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسولؐ اللہ کے خچر دلدل کا رخ موڑا اور چل دیئے یہاں تک کہ سورا سے گزر گئے۔پھر مجھ سے فرمایا: اے جویریہ! عصر کی اذان کہو۔(جویریہ کہتے ہیں) میں نے اذان کہی اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کچھ کلمات کہے جو سریانی یا عبرانی زبان میں تھے پس میں نے سورج کو آواز کرتے اور چیختے دیکھا حتٰی کہ وہ سفید و چمکدار ہو گیا۔پھر آپؑ نے فرمایا: اقامت کہو۔میں نے اقامت کہی۔ پھر آپؑ نے ہمیں نماز پڑھائی تو ہم نے ساتھ نماز پڑھی جب سلام پھیرا تو ستارے نظر آنے لگے۔ پھر فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم! میں نبی کا وصی ہوں۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن عبد الله عن الحسين بن المختار عن أبي بصير عن عبد الواحد الأنصاري عن أم المقدام الثقفية قالت قال(لي) جويرية بن مسهر قطعنا مع أمير

المؤمنين على بن أبي طالب ع جسر الصراة فی وقت العصر فقال إن هذه الأرض معذبة لا ينبغي لنبي و لا وصي نبي أن يصلي فيها فمن أراد منكم أن يصلي فليصل قال فتفرق الناس يمنة و يسرة يصلون قال قلت أنا و الله لأقلدن هذا الرجل صلاتي اليوم و لا أصلي حتى يصلي قال فسرنا و جعلت الشمس تسفل قال و جعل يدخلني من ذلك أمر عظيم (قال) حتى وجب الشمس و قطعنا الأرض قال فقال يا جويرية أذن فقلت تقول لي أذن و قد غابت الشمس قال أذن فأذنت ثم قال لي أقم فأقمت فلما قلت قد قامت الصلاة رأيت شفتيه يتحركان و سمعت كلاما كأنه كلام عبرانية قال فارتفعت الشمس حتى صارت في مثل وقتها في العصر (فصلى) فلما انصرف هوت إلى مكانها و اشتبكت النجوم قال فقلت إني أشهد أنك وصي رسول الله ص قال فقال لي يا جويرية أ ما سمعت الله يقول (فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ)؟ فقلت بلى قال فإني سألت (الله) ربي باسمه العظيم فردها الله علي.

جویریہ بن مسہر نے بیان کیا کہ ہم نے امیر المومنین علی بن ابی طالب علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ صراۃ کا پل عصر کے وقت طے کیا تو آپؑ نے فرمایا: یہ زمین عذاب والی ہے کسی نبی یا وصیِ نبی کو سزاوار نہیں کہ یہاں نماز پڑھے پس جو شخص نماز پڑھنا چاہتا ہے وہ نماز پڑھ لے۔(جویریہ کہتے ہیں) لوگ دائیں بائیں بکھر گئے اور نماز پڑھنے لگے۔میں نے کہا میں آج کی دونوں نمازوں میں امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کی تقلید کروں گا اور اس وقت تک نماز نہیں پڑھوں گا جب تک آپؑ نہ پڑھیں۔پس ہم چل پڑے اور سورج غروب ہونے لگا اور میرے دل میں اس سے عظیم امر آرہا تھا یہاں تک کہ سورج غروب ہو گیا اور ہم نے اُس زمین کو طے کر لیا تو امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جویریہ! اذان کہو۔(جویریہ

کہتے ہیں) میں نے کہا آپؑ اذان کا کہہ رہے ہیں اور سورج غروب ہو چکا ہے۔ آپؑ نے پھر فرمایا: اذان کہو۔ پس میں نے اذان کہی۔ پھر فرمایا: اقامت کہو۔ میں نے اقامت کہی۔ (جویریہ کہتے ہیں) جب میں نے **قد قامت الصلاۃ** کہا تو دیکھا آپؑ کے ہونٹ حرکت کر رہے تھے میں نے سنا آپؑ عبرانی میں کلام کر رہے تھے میں نے دیکھا کہ سورج (عصر کے مقام) کی طرف پلٹ رہا ہے یہاں تک کہ عصر کے وقت کو پہنچ گیا پھر آپؑ نے نماز پڑھی جب فارغ ہوئے تو ستارے نظر آنے لگے۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپؑ رسولؐ اللہ کے وصی ہیں۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: جویریہ! تُو نے اللہ کا فرمان سنا ہے ﴿فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ﴾ "پس تُو اپنے عظمت والے رب کے اسم کی تسبیح کرتا رہے"۔ **(واقعہ۔ ۹۶)**۔ (جویریہ کہتے ہیں) میں نے کہا کیوں نہیں۔ آپؑ نے فرمایا: میں نے اللہ سے اس کے اسمِ اعظم کے ذریعے سوال کیا تو اللہ نے سورج کو پلٹا دیا۔

باب نمبر ﴿۳﴾

اماموں پر لیلۃ القدر میں وہ باتیں القاء کی جاتی ہیں جو سال بھر پیش آنی ہوں

حدیث ① حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن الحسين بن موسى عن ابن بكير عن أبي عبد الله ع قال إن ليلة القدر يكتب ما يكون فيها في السنة إلى مثلها من خير أو شر أو موت أو حياة أو مطر و يكتب فيها وفد الحاج ثم يفضى ذلك إلى أهل الأرض فقلت إلى من من أهل الأرض؟ فقال إلى من ترى؟.

ابن بکیر نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: لیلۃ القدر میں سال بھر پیش آنے والے کام چاہے خیر و شر ہو، موت وحیات ہو یا بارش ہو وہ لکھ دیے جاتے ہیں اور اس میں حاجیوں کے وفد بھی لکھے جاتے ہیں پھر اسے اہلِ ارض کی طرف پہنچایا جاتا ہے۔ میں نے کہا: اہلِ ارض میں کس پر؟۔ فرمایا: تُو کس کے متعلق تصور کرتا ہے؟ بے شک ہم پر۔

حدیث ② حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن سيف بن عميرة عن داود بن فرقد قال سألته عن قول الله عز و جل (إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَ ما أَدْراكَ ما لَيْلَةُ الْقَدْرِ) قال ينزل فيها ما يكون من السنة إلى السنة

من موت أو مولود قلت له إلى من؟ فقال إلى من عسى أن يكون؟ إن الناس فی تلك الليلة فی صلاة و دعاء و مسألة و صاحب هذا الأمر فی شغل (تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ) إليه بأمور السنة من غروب الشمس إلى طلوعها (مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلامٌ هِيَ) له إلى أن يطلع الفجر.

داؤد بن فرقد نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق سوال کیا﴿إِنَّآ أَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝١ وَمَآ أَدْرٰىكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ ۝٢﴾ ''ہم نے اُسے نازل کیا لیلۃ القدر میں۔اور تُو کیا جانے لیلۃ القدر کیا ہے''۔ (قدر۔ ۱،۲) آپؑ نے فرمایا: اس میں وہ چیزیں نازل ہوتی ہیں جو ایک سال سے دوسرے سال تک پیش آئیں گی چاہے موت ہو یا حیات۔میں نے پوچھا: کس کی طرف (نازل ہوتی ہیں)؟۔آپؑ نے فرمایا: کس کی طرف ہوسکتی ہیں؟ لوگ تو اس رات میں نماز پڑھتے ہیں اور دعائیں مانگتے ہیں اور اِس اَمر کا صاحب مشغول ہوتا ہے کیونکہ اُس پر ملائکہ غروبِ شمس سے طلوعِ شمس تک سال بھر کے امور لے کر نازل ہوتے ہیں۔وہ کُل اَمر لے کر آتے ہیں اور یہ صاحبِ اَمر کے لیے سلامتی ہی سلامتی ہے پس طلوعِ شمس تک یہی سلسلہ جاری رہتا ہے۔

حدیث ۳ حدثنا العباس بن معروف عن سعدان بن مسلم عن عبد الله بن سنان قال سألته عن النصف من شعبان فقال ما عندی فيه شیء و لكن إذا كانت ليلة تسع عشر من شهر رمضان قسم فيها الأرزاق و كتب فيها الآجال و خرج فيها صكاك الحاج و أطلع الله إلى عباده فغفر الله لهم إلا شارب الخمر فإذا كانت ليلة ثلاثة و عشرين فيها يفرق كل أمر حكيم ثم ينهی ذلك و يمضی قال قلت إلى من؟ قال إلى صاحبكم و لو لا ذلك لم يعلم.

عبداللہ بن سنان نے بیان کیا کہ میں نے آپؑ سے نصف شعبان (یعنی ۱۵ شعبان) کے متعلق پوچھا۔آپؑ نے فرمایا: میرے پاس اس کے متعلق کوئی خبر نہیں لیکن جب رمضان کی انیسویں رات ہوتی ہے تو اس میں رزق تقسیم ہوتے ہیں اور موت کے وقت لکھے جاتے ہیں اور ان میں حاجیوں کے وفود نکلتے ہیں اس رات جب اللہ اپنے بندوں کو دیکھتا ہے تو انہیں معاف کر دیتا ہے مگر شراب پینے والے کو معاف نہیں کرتا جب ۲۳ رویں رات ہوتی ہے تو اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے پھر اسے جاری کر کے منسوب کر دیا جاتا ہے۔ میں نے عرض کیا: کس کی طرف؟ ۔فرمایا: تمھارے امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف اور اگر وہ نہ ہوتا تو نہیں جانا جاسکتا تھا (اس سال میں کیا ہوگا)۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن يونس عن الحارث بن المغيرة البصري (و عن عمرو) عن ابن أبي عمير عمن رواه عن هشام قال قلت لأبي عبد الله ع قول الله تعالى في كتابه (فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ) قال تلك ليلة القدر يكتب فيها وفد الحاج و ما يكون فيها من طاعة أو معصية (أو موت) أو حياة و يحدث الله في الليل و النهار ما يشاء ثم يلقيه إلى صاحب الأرض قال الحارث بن المغيرة النصري قلت و من صاحب الأرض؟ قال صاحبكم.

ہشام نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کے اس فرمان کے متعلق پوچھا ﴿فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ﴾ ''اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے''۔(دخان۔۴) آپؑ نے فرمایا: یہ لیلتہ القدر ہے اس میں حاجیوں کا وفد بھی لکھا جاتا ہے اور جو کچھ اس میں اطاعت معصیت، موت وحیات ہوگی سب لکھا جاتا ہے اور وہ بھی جو اللہ کی مشیت کے مطابق دن ورات میں ظہور کرے گا۔پھر اسے صاحب الارض کی طرف القاء کیا جاتا ہے۔(حارث کہتا ہے) میں نے

عرض کیا: صاحب الارض کون ہے؟ ۔آپؑ نے فرمایا: تمہارا صاحب یعنی میں ۔

حدیث ⑤ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران الهمدانی عن يونس عن داود بن فرقد عن أبي المهاجر عن أبي الهذيل عن أبي جعفر ع قال قال يا أبا الهذيل إنا لا تخفى علينا ليلة القدر إن الملائكة (يطوفون بنا) فيها.

ابو الھذیل نے بیان کیا کہ ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: اے ابو الهذيل یقیناً لیلتہ القدر میں کوئی شئی ہم سے مخفی نہیں ہوتی اس رات ملائکہ ہم پر نازل ہوتے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن النضر بن سويد عن الحسن بن موسى عن سعيد بن يسار قال كنت عند المعلى بن خنيس إذ جاء رسول أبي عبد الله ع فقلت له سله عن ليلة القدر فلما رجع قلت له سألته؟ قال نعم فأخبرني بما أردت و ما لم أرد قال إن الله يقضي فيها مقادير تلك السنة ثم يقذف به إلى الأرض فقلت إلى من؟ فقال الى من ترى يا عاجز أو يا ضعيف.

سعید بن یسار نے بیان کیا کہ میں معلی بن خنیس کے پاس تھا کہ اچانک اس کے پاس امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کا ایلچی آ گیا۔ میں نے اس سے کہا کہ امامؑ سے لیلتہ القدر کے متعلق پوچھنا جب وہ لوٹا تو میں نے کہا تم نے امامؑ سے پوچھا ہے؟ کہنے لگا ہاں! پوچھا تھا پھر امامؑ نے فرمایا: اللہ اس رات میں اس سال کی تقدیریں لکھ دیتا ہے پھر اسے زمین کی طرف نازل کرتا ہے۔ میں نے پوچھا: کس کی طرف؟ ۔آپؑ نے فرمایا: اے ضعیف تُو کس کے متعلق تصور کرتا ہے۔(بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ⑦ حدثنا محمد بن عیسی عن علی بن إسماعیل عن الحسن بن موسی عن معلی بن خنیس عن أبی عبد الله ع قال إذا کان لیلة القدر کتب الله فیها ما یکون قال ثم یرمی به قال قلت إلی من؟ قال إلی من تری یا أحمق؟.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب لیلة القدر آتی ہے تو اللہ جو کچھ بھی ہونا ہوتا ہے اس میں لکھ دیتا ہے پھر اسے نازل کرتا ہے۔(معلیٰ بن خنیس کہتے ہیں) میں نے کہا کس کی طرف؟۔آپؑ نے فرمایا: اے احمق! تُو کس کے متعلق تصور کرتا ہے (بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم وغیرہ عن سیف بن عمیرة عن حسان عن ابن داود عن بریدة قال کنت جالسا مع رسول الله ص و علی ع معه إذ قال یا علی أ لم أشهدك معی سبعة مواطن الموطن الخامس لیلة القدر خصصنا ببرکتها لیست لغیرنا.

بریدہ نے بیان کیا کہ میں رسولؐ اللہ کے پاس بیٹھا تھا علی علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی آپؐ کے پاس موجود تھے اچانک آپؐ نے فرمایا: اے علیؑ! میں نے تجھے اپنے ساتھ، سات مقامات پر گواہ بنایا جن میں پانچویں جگہ لیلتہ القدر تھی اس کی برکتیں ہمارے لیے مخصوص ہیں جو کسی دوسرے کو حاصل نہ ہو سکیں۔

حدیث ⑨ حدثنا محمد بن عیسی عن علی بن اسماعیل عن الحسن بن موسی عن معلی بن خنیس عن أبی عبد الله ع قال إذا کان لیلة القدر کتب الله فیها ما یکون ثم یرمی به قال قلت إلی من؟ قال إلی من تری یا أحمق.

معلیٰ بن خنیس نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: جب لیلتہ القدر ہوتی ہے تو اللہ اس میں وہ سب کچھ لکھ دیتا ہے جو ہونا ہوتا ہے پھر اسے نازل کر دیتا ہے۔ میں نے کہا کس کی طرف؟۔ آپؑ نے فرمایا: اے احمق! تُو کس کے متعلق خیال کرتا ہے۔(بے شک ہماری طرف)۔

حدیث ⑩ حدثنا سلمة بن الخطاب قال حدثنا عبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم عن محمد بن حمران عن أبي عبد الله ع قال قلت له إن الناس يقولون إن ليلة النصف من شعبان تكتب فيه الآجال و تقسم فيه الأرزاق و تخرج صكاك الحاج فقال ما عندنا في هذا شيء و لكن إذا كانت ليلة تسع عشر من شهر رمضان يكتب فيها الآجال و يقسم فيها الأرزاق و يخرج صكاك الحاج و يطلع الله على خلقه فلا يبقى مؤمن إلا غفر له إلا شارب مسكر فإذا كانت ليلة ثلاث و عشرين فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ أمضاه ثم أنهاه قال قلت إلى من جعلت فداك؟ فقال إلى صاحبكم و لو لا ذلك لم يعلم ما يكون في تلك السنة.

محمد بن حمران نے بیان کیا میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا: لوگ کہتے ہیں کہ نصف شعبان کی رات موت کے اوقات بھی لکھے جاتے ہیں اور رزق بھی تقسیم ہوتے ہیں اور حاجیوں کے وفد بھی نکلتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس کے متعلق ہمارے پاس کوئی خبر نہیں لیکن جب رمضان کی انیسویں رات ہوتی ہے تو اس میں لوگوں کی اموات لکھی جاتی ہیں اور ان میں رزق تقسیم کیے جاتے ہیں اور حاجیوں کے وفد بھی لکھے جاتے ہیں اور اللہ اپنی مخلوق کو دیکھتا ہے تو شرابی کے علاوہ کوئی مومن باقی نہیں رہتا مگر یہ کہ اس کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ پھر جب تئیسویں رات ہوتی ہے تو ﴿فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ﴾ ''اس میں ہر حکمت والے کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے''۔ (دخان۔ ۴) پھر اس کو جاری کر کے

منسوب کر دیا جاتا ہے۔ میں نے کہا میں آپؑ پر قربان جاؤں کس کی طرف؟ ۔فرمایا: تمھارے اس امامؑ کی طرف اور اگر وہ نہ ہوتا تو نہ جانا جا سکتا تھا کہ اس سال میں کیا ہوگا۔

حدیث ⑪ حدثنا (الحسن بن احمد عن أحمد بن محمد) عن الحسن بن العباس بن الحريش قال عرضت هذا الكتاب على أبي جعفر ع فأقر به قال قال أبو عبد الله ع قال علي ع في صبح أول ليلة القدر التي كانت بعد رسول الله ص سلوني فو الله لأخبرنكم بما يكون إلى ثلاثمائة و ستين يوما من الذر فما دونها فما فوقها ثم لأخبرنكم بشيء من ذلك لا بتكلف و لا برأي و لا بادعاء في علم إلا من علم الله و تعليمه و الله لا يسألني أهل التوراة و لا أهل الإنجيل و لا أهل الزبور و لا أهل الفرقان إلا فرقت بين كل أهل كتاب بحكم ما في كتابهم قال قلت لأبي عبد الله ع أ رأيت ما تعلمونه في ليلة القدر (لسنة) هل تمضي تلك السنة و بقي منه شيء لم تتكلموا به؟ قال لا و الذي نفسي بيده لو أنه فيما علمنا في تلك الليلة أن أنصتوا لأعدائكم لنصتنا فالنصت أشد من الكلام.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ یہ تحریر امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش ہوئی تو آپؑ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علیؑ نے بعد رسولؐ اللہ پہلی لیلتہ القدر کی صبح فرمایا: جو چاہو مجھ سے پوچھ لو میں تمھیں وہ کچھ بتاؤں گا جو ۳۶۰ دنوں میں ہوگا چاہے چیونٹی ہو یا اس سے بھی چھوٹی شئی پھر میں تمھیں ان چیزوں کی خبر دوں گا مگر نہ تکلف سے نہ رائے سے اور نہ علم میں کسی دعوے سے مگر علم اللہ سے جو اُس نے مجھے تعلیم دیا۔ اللہ کی قسم! نہیں سوال کرتے مجھ سے اہل تورات، اہل انجیل، اہل زبور اور اہل قرآن مگر یہ کہ میں تمام اہلِ کتاب کے درمیان اُن کی

کتابوں کے مطابق فیصلہ کرتا۔(راوی کہتا ہے) میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے پوچھا: آپؑ مجھے بتائیں کہ جوعلم آپؑ کو لیلتہ القدر میں عطاء کیا جاتا ہے وہ پورے سال باقی رہتا ہے اور کیا آپؑ سب کچھ بتا دیتے ہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں! اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر اس رات ہمارے علم میں یہ ہو کہ اپنے دشمنوں کے لیے خاموش رہو تو ہم خاموش رہیں گے پس خاموشی کلام سے شدید ہوگی۔

حدیث ⑫ و بهذا الإسناد قال لما قبض رسول الله ص هبط جبرئيل و معه الملائكة و الروح الذين كانوا يهبطون في ليلة القدر قال ففتح لأمير المؤمنين ع بصره فرآهم من منتهى السماوات إلى الأرض يغسلون النبي ص معه و يصلون معه عليه و يحفرون له و الله ما حفر له غيرهم حتى إذا وضع في قبره نزلوا مع من نزل فوضعوه فتكلم و فتح لأمير المؤمنين ع سمعه فسمعه يوصيهم به فبكى و سمعهم يقولون لا نألوه جهدا و إنما هو صاحبنا بعدك إلا أنه ليس يعاينا ببصره بعد مرتنا هذه حتى إذا مات أمير المؤمنين ع رأى الحسن و الحسين مثل ذلك الذي رأى و رأيا النبي ص أيضا يعين الملائكة مثل الذي صنعوه بالنبي حتى إذا مات الحسن رأى منه الحسين مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا ع يعينان الملائكة حتى إذا مات الحسين رأى علي بن الحسين منه مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا و الحسن (و الحسين) يعينون الملائكة حتى إذا مات علي بن الحسين ع رأى محمد بن علي ع مثل ذلك و رأى النبي ص و عليا ع و الحسن و الحسين ع (و علي بن الحسين ع) يعينون الملائكة حتى إذا مات محمد بن علي رأى جعفر مثل ذلك

و رأى النبي ص و علياً ع و الحسن و الحسين و علي بن الحسين (و محمداً عليه السلام) يعينون الملائكة حتى إذا مات جعفر رأى موسى منه مثل ذلك (و)هكذا يجري إلى آخرنا.

اسی اسناد سے ہے کہ جب رسولؐ اللہ کی وفات ہوئی تو جبرائیل آئے اور اُن کے ساتھ فرشتے اور روح بھی تھے جو کہ لیلتہ القدر میں نازل ہوتے ہیں امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آسمان سے لے کر زمین تک اپنی نظر دوڑائی تو اُن فرشتوں کو اپنے ساتھ پایا جو آپؐ کے ساتھ مل کر رسولؐ اللہ کو غسل دے رہے تھے پس انہوں نے آپؐ پر نماز پڑھی اور رسولؐ اللہ کی قبر کھودی۔ اللہ کی قسم! رسولؐ اللہ کی قبر اُن کے علاوہ اور کسی نے نہیں کھودی یہاں تک کہ جب آپؐ کو قبر میں لٹایا گیا تو وہ فرشتے بھی قبر میں اترے اور انہوں نے رسولؐ اللہ کو قبر میں لٹایا پھر انہوں نے کلام کیا تو امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سنا کہ رسولؐ اللہ اُن فرشتوں کو علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق وصیت کر رہے ہیں پس آپؑ رو پڑے اور فرشتوں سے سنا کہ وہ کہہ رہے تھے ہم اس میں بے حد جدوجہد کریں گے آپؐ کے بعد یہ ہمارا مولا ہے لیکن یہ آج کے بعد اپنی بصارت سے ہمارا معائنہ نہیں کریں گے۔ پھر جب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہو گئے تو حسن و حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسا ہی دیکھا جس طرح امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نبیؐ کو دیکھا تھا اور فرشتوں نے اُن کے ساتھ بھی وہی رویہ اختیار کیا جیسا کہ امیرؑ المومنین کے ساتھ کیا تھا۔ یہاں تک کہ جب امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی کچھ دیکھا جیسا انہوں نے نبیؐ کو اور مولا امیرؑ المومنین کو دیکھا تھا اور فرشتوں کا معائنہ کیا تھا۔ اسی طرح جب امام حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وہی چیز دیکھی اور آپؑ نے نبیؐ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حسنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی امداد کر رہے ہیں۔ جب علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور انہوں نے نبیؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ اور علی بن حسینؑ کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کی مدد

کرر ہے ہیں۔ حتٰی کہ جب محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام شہید ہوئے تو امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور انہوں نے نبیؐ، علیؑ، حسنؑ، حسینؑ، علی بن حسینؑ اور محمد بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرشتوں کی امداد کرتے ہوئے دیکھا جب امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شہادت ہوئی تو موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی طرح دیکھا اور اسی طرح ہمارے آخر تک سلسلہ چلتا رہے گا۔

حدیث ⑬ حدثنا عباد بن سليمان عن محمد بن سليمان الديلمي عن أبيه سليمان عن أبي عبد الله ع قال إن نطفة الإمام من الجنة و إذا وقع من بطن أمه إلى الأرض وقع و هو واضع يده إلى الأرض رافع رأسه إلى السماء (قال) قلت جعلت فداك و لم ذاك؟ قال لأن مناديا يناديه من جو السماء من بطنان العرش من الأفق الأعلى يا فلان بن فلان أثبت فإنك صفوتي من خلقي و عيبة علمي لك و لمن تولاك أوجبت رحمتي و منحت جناني و أحلت جواري ثم و عزتي و جلالي لأصلين من عاداك أشد عذابي و إن أوسعت عليهم في دنياي من سعة رزقي قال فإذا انقضى صوت المنادي أجابه هو (شَهِدَ اللّٰهُ أَنَّهُ لا إِلٰهَ إِلّا هُوَ وَ الْمَلائِكَةُ وَ أُولُوا الْعِلْمِ قائِماً بِالْقِسْطِ) فإذا قالها أعطاه العلم الأول و العلم الآخر و استحق زيادة الروح في ليلة القدر.

محمد بن سلیمان دیلمی اپنے باپ سلیمان سے روایت کرتے ہیں کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: امام کا نطفہ جنت سے ہوتا ہے اور جب وہ اپنی ماں کے بطن سے ظہور کرتا ہے تو اپنا ہاتھ زمین پر رکھتا ہے اور سر آسمان کی طرف اٹھاتا ہے۔ میں نے کہا: اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے ایسا کیوں ہوتا ہے؟۔ فرمایا: کیونکہ منادی اُسے آسمان کی فضاء سے بطنان العرش سے افق الاعلیٰ سے ندا دیتا ہے۔ اے فلاں بن فلاں ثابت رہ بے شک تُو میری مخلوق سے میرا پسندیدہ ہے اور میرے علم کا برتن ہے میں

نے تیرے لیے اور جو تجھے دوست رکھے اُس کے لیے اپنی رحمت واجب کر دی اور میں نے اُس کیلئے اپنی جنت بخش دی اور اپنی پناہ حلال کر دی۔ میری عزت وجلال کی قسم! جو تجھ سے دشمنی رکھے گا میں اسے شدید عذاب میں داخل کروں گا اگر چہ دنیا میں اس کے لیے رزق کشادہ کر دوں۔فرمایا: جب منادی کی آواز آتی ہے تو امامؑ اسے جواب دیتا ہے ﴿شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۙ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَآئِمًۢا بِالْقِسْطِ ؕ﴾ ’’اللہ تعالیٰ نے خود گواہی دی کہ بے شک اس کے سوا کوئی معبود نہیں اور کُل فرشتوں اور صاحبانِ علم نے جو عدل کے ساتھ قائم ہیں (یہی گواہی دی)‘‘۔ (آل عمران۔ ۱۸) جب امام یہ کہتا ہے تو اس کو اول و آخر کا علم عطاء ہو جاتا ہے اور لیلتہ القدر میں روح کا مستحق ہو جاتا ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا الحسن بن أحمد بن محمد عن أبيه عن الحسن بن عباس بن حريش أنه عرضه على أبي جعفر ع فأقر به قال فقال أبو عبد الله ع إن القلب الذي يعاين ما ينزل في ليلة القدر لعظيم الشأن قلت و كيف ذاك يا أبا عبد الله؟ قال(يكتب على قلب ذلك الرجل) بمداد النور (فذلك جميع العلم) ثم يكون القلب مصحفا للبصر (و يكون الأذن وعية للبصر) ويكون اللسان مترجماً للأذن إذا أراد ذلك الرجل علم شيء نظر ببصره و قلبه فكأنه ينظر في كتاب قلت له بعد ذلك فكيف العلم في غيرها؟ أ يشق القلب فيه أم لا؟ قال لا يشق (و) لكن الله يلهم ذلك الرجل بالقذف في القلب حتى يخيل إلى الأذن أنها تكلم بما شاء الله (من)علمه و الله واسع عليم.

حسن بن عباس بن حریش نے بیان کیا کہ انہوں نے اس (روایت) کو ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام پر پیش کیا تو

آپؑ نے اس کا اقرار کیا اور فرمایا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: وہ دل جو اس چیز کا معائنہ کرتا ہے جو لیلۃ القدر میں نازل ہوتا ہے بڑا عظیم الشان ہے۔ (راوی کہتا ہے) میں نے کہا: اے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ کیسے ہوتا ہے۔فرمایا: ایسے شخص کے دل پر نور کی سیاہی سے تمام علم لکھ دیا جاتا ہے پھر قلب بصارت کے لیے مصحف بن جاتا ہے اور کان بصارت کے لیے یاد کرنے لگتے ہیں اور زبان کانوں کے لیے ترجمان بن جاتی ہے جب ایسا شخص کسی شئی کے علم کا ارادہ کرتا ہے تو وہ اپنی بصارت وبصیرت سے اس طرح دیکھتا ہے گویا کہ وہ کتاب میں دیکھ رہا ہے۔میں نے کہا: یہ علم اس کے غیر میں کیسے ہوتا ہے کیا یہ علم اس کے دل میں دشوار ہوتا ہے یا نہیں۔آپؑ نے فرمایا: دشوار نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ اس شخص کے دل میں الہام کرتا ہے یہاں تک کہ اسے یہ خیال آتا ہے کہ وہ اللہ کے علم سے اور اس کی مرضی سے کلام کر رہا ہے اور اللہ وسعت وعلم والا ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا عبد الله بن محمد عن محمد بن الحسين بن أبي الخطاب عن محمد بن عبد الله عن يونس عن عمر بن يزيد قال قلت لأبي عبد الله ع أ رأيت من لم يقر بما يأتكم في ليلة القدر كما ذكرت ولم يجحده؟ قال أما إذا قامت عليه الحجة ممن يثق به في علمنا فلم يقر به فهو كافر وأما من لا يسمع ذلك فهو في عذر حتى يسمع (ثم قال ع) (يؤمن بالله ويؤمن للمؤمنين).

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: کیا آپؑ نے اس شخص کو دیکھا ہے جو اس بات کا اقرار نہیں کرتا کہ آپؑ کے پاس لیلۃ القدر میں کوئی چیز نازل ہوتی ہے جیسا کہ یہ مذکور ہے اور وہ شخص اس کا انکار بھی نہیں کرتا۔امامؑ نے فرمایا: اگر اُس کے پاس ایسی دلیل پہنچ جائے جو ہمارا علم تسلیم کرنے پر اُسے مجبور کرے اور پھر بھی وہ اقرار نہ کرے تو وہ کافر ہے اور جس کے پاس کوئی دلیل نہیں پہنچی وہ کشمکش کا شکار ہے اور معذور ہے یہاں تک کہ وہ سن لے۔پھر آپؑ نے یہ آیت

پڑھی ﴿يُؤْمِنُ بِاللهِ وَيُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِينَ﴾ ’’وہ اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے اور مومنوں کی بات (بھی) مانتا ہے‘‘۔ (توبہ۔۶۱)۔

حديث ⑯ حدثنا أحمد بن محمد (و أحمد بن إسحاق) عن القاسم بن يحيى عن بعض أصحابنا عن أبي عبد الله ع قال (سمعته يقول) كان علي بن أبي طالب ع (كثيرا ما يقول) ما التقينا عند رسول الله ع التيمي و صاحبه و هو يقول (إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ) و يتخشع و يبكي فيقولان ما أشد رقتك بهذه السورة؟ فيقول لهما إنما رققت لما رأت عيناي و وعاه قلبي و لما يرى قلب هذا من بعدي يعني عليا ع فيقولان (وما الذي رأيت) و ما الذي يرى؟ فيتلو هذا الحرف (تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَ الرُّوحُ فِيها بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ سَلامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ) قال ثم يقول هل بقي شيء بعد قوله تبارك و تعالى (كُلِّ أَمْرٍ) فيقولان لا فيقول هل تعلمان من المنزول إليه بذلك؟ فيقولان لا و الله يا رسول الله فيقول نعم فهل تكون ليلة القدر من بعدي؟ فيقولان نعم قال فهل تنزل الأمر فيها؟ فيقولان نعم فيقول إلى من؟ فيقولان لا ندري فيأخذ برأسي فيقول إن لم تدريا هو هذا من بعدي قال فإن كانا يعرفان تلك الليلة بعد رسول الله من شدة ما يداخلهما من الرعب.

قاسم بن یحییٰ نے کسی دوست سے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: علی بن ابی طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام اکثر فرمایا کرتے تھے: ہم رسولؐ اللہ کے پاس ایک تیمی اور اس کے ایک ساتھی سے ملے جبکہ آپؐ یہ پڑھ رہے تھے ﴿إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ فِى لَيْلَةِ ٱلْقَدْرِ ①﴾ ’’ہم نے اُسے نازل کیا لیلۃ القدر میں‘‘ اور آپؐ عاجزی کے ساتھ رو رہے تھے۔ اُن دونوں نے کہا: آپؐ اس سورہ کو پڑھنے

کے بعد اتنی زیادہ رقت سے کیوں رو رہے ہیں۔آپؐ نے اُن سے فرمایا: میں نے جو گریہ کیا وہ اس لیے کیا کہ میری آنکھوں نے کچھ دیکھا جس کے لیے میرا دل نرم ہوا ہے اور اسلئے بھی کہ اس (امیرؑالمومنین) کے دل نے بھی دیکھا۔انہوں نے کہا: آپؐ نے کیا دیکھا؟ آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی ﴿تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ ۚ مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ﴿۴﴾﴾ ''اس میں فرشتے اور روح اپنے رب کے اذن سے کُل اَمر لے کر اترتے ہیں''۔(راوی کہتا ہے) رسولؐ اللہ نے فرمایا: کیا اللہ کے اس فرمان (مِنْ كُلِّ اَمْرٍ) کے بعد بھی کوئی شئی باقی رہ سکتی ہے۔انہوں نے کہا: نہیں۔آپؐ نے فرمایا: کیا تم دونوں اس شئی کو جانتے ہو جو اس کے ساتھ نازل ہوئی۔انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم اے اللہ کے رسولؐ ہم نہیں جانتے۔آپؐ نے فرمایا: ہاں! کیا لیلۃ القدر میرے بعد نہیں ہے۔انہوں کہا ہاں۔آپؐ نے فرمایا: کیا اس میں کوئی اَمر نازل ہوگا۔ انہوں نے کہا: ہاں۔آپؐ نے فرمایا: کس کے پاس نازل ہوگا۔انہوں نے کہا: ہم نہیں جانتے۔(امیرؑالمومنین کہتے ہیں) اس کے بعد رسولؐ اللہ نے میرے سَر کو پکڑا اور فرمایا: اگر تم دونوں نہیں جانتے تو جان لو یہ وہی شخص ہے جس کے پاس میرے بعد اللہ کے کل اَمر نازل ہوں گے۔(امیرؑالمومنین فرماتے ہیں) وہ دونوں رسولؐ اللہ کے بعد اس رات کے متعلق شدید اختلاف رکھتے تھے۔

باب نمبر ﴿۴﴾

رسولؐ اللہ ہر زبان میں لکھ، پڑھ سکتے تھے

حدیث ۱ حدثنا أحمد بن محمد عن أبي عبد الله البرقي عن جعفر بن محمد الصوفي قال سألت أبا جعفر ع محمد بن علي الرضا ع و قلت له يا ابن رسول الله لم سمي النبي الأمي؟ قال ما يقول الناس؟ قال قلت له جعلت فداك يزعمون (أنما سمي النبي الأمي) لأنه لم يكتب فقال كذبوا عليهم لعنة الله أنى يكون ذلك (و الله تبارك و تعالى يقول) في محكم كتابه (هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَ الْحِكْمَةَ) فكيف كان يعلمهم ما لا يحسن و الله لقد كان رسول الله ص يقرأ و يكتب باثنين و سبعين أو بثلاثة و سبعين لسانا و إنما سمي الأمي لأنه كان من أهل مكة و مكة من أمهات القرى و ذلك قول الله تعالى (في كتابه) (لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرى وَ مَنْ حَوْلَها).

جعفر بن محمد صوفی نے بیان کیا کہ میں نے ابوجعفر محمد بن علی الرضا علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: اے فرزندِ رسولؐ اللہ! نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام امّی کیوں رکھا گیا؟۔آپؑ نے فرمایا: لوگ کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں وہ کہتے ہیں آپؐ کو امّی اس لیے کہتے تھے کہ آپؐ لکھ نہیں سکتے تھے۔آپؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں اُن پر اللہ کی لعنت ہو، یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ اپنی محکم کتاب

میں فرماتا ہے﴿هُوَالَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ﴾''وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہےجس نے ام القریٰ کے رہنےوالوں میں انہی میں سےایک رسول مبعوث کیاجواُن پر اِس کی آیتیں (احکام) پڑھتاہےاور انہیں پاک کرتا ہےاور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے''۔اگر آپؐ اچھی طرح لکھ، پڑھ نہیں سکتے تھےتو لوگوں کوکیسے سکھا سکتے تھےاللہ کی قسم! آپؐ لکھ، پڑھ سکتے تھےاور آپؐ بہتّر یا تہتّر زبانوں میں کلام کر سکتے تھےلیکن آپؐ کوامّی اس لیے کہتے ہیں کہ آپؐ اہلِ مکہ سے تھےاور مکہ امہات القریٰ میں سے ہےاور یہی مفہوم ہےاس آیت کا﴿لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا﴾''تاکہ تُو اُمّ القریٰ (کے رہنےوالوں) کواور جواس کےارد گرد ہیں اُن کوڈرائے''۔(شوریٰ۔۷)۔

حدیث ② حدثنا عبد الله بن عامر عن عبد الرحمن بن أبي نجران عن يحيى بن عمران عن أبيه عن أبي عبد الله ع أنه سئل عن قول الله تبارك و تعالى (وَأُوحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْآنُ لِأُنْذِرَكُمْ بِهِ وَمَنْ بَلَغَ) قال بكل لسان.

یحییٰ بن عمران نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ آپؑ سے اس آیت کے متعلق پوچھا گیا﴿وَاُوْحِيَ اِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ لِاُنْذِرَكُمْ بِهٖ وَمَنْۢ بَلَغَ﴾''اور یہ قرآن میری طرف وحی کیا گیا ہےتاکہ میں اس کے ذریعےتمھیں ڈراؤں اور (میرے بعد) وہ (ڈرائے) جس کو یہ قرآن پہنچے''۔(انعام۔۱۹)۔فرمایا: ہر زبان کے ذریعے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن الحسين عن شريف بن سابق التفليسي عن الفضل بن أبي قرة عن أبي عبد الله ع في قول الله عز و جل (اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ) قال حفيظ بما تحت يدي عليم بكل لسان.

فضل بن ابی قرہ نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سےقرآن کی اس آیت کے متعلق پوچھا۔﴿اجْعَلْنِيْ

عَلٰی خَزَآئِنِ الْاَرْضِ ۚ اِنِّیْ حَفِیْظٌ عَلِیْمٌ﴾ ''تم مجھے زمین کے خزانوں پر مقرر کر دو یقیناً میں بہت حفاظت کرنے والا (اور) بہت علم رکھنے والا ہوں''۔ (یوسف۔ ۵۵)۔فرمایا: (حَفِیْظٌ) یعنی دستِ قدرت سے حفاظت کرنے والا ہوں اور (عَلِیْمٌ) یعنی ہر زبان کو جاننے والا ہوں۔

حدیث ④ حدثنا عبد الله بن محمد عن الحسن بن موسى الخشاب عن علي بن أسباط أو غيره قال قلت لأبي جعفر ع إن الناس يزعمون أن رسول الله لم يكن يكتب و لا يقرأ؟ فقال كذبوا لعنهم الله أنى ذلك و قد قال الله (هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آياتِهِ وَ يُزَكِّيهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتابَ وَ الْحِكْمَةَ وَ إِنْ كانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلالٍ مُبِينٍ) فيكون أن يعلمهم الكتاب و الحكمة و ليس يحسن أن يقرأ و يكتب؟ قال قلت فلم سمي النبي أميا؟ قال نسب إلى مكة و ذلك قول الله عز و جل (لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرى وَ مَنْ حَوْلَها) فأم القرى مكة فقيل أمي لذلك.

علی بن اسباط یا کسی اور نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا لوگ کہتے ہیں کہ رسولؐ اللہ لکھ، پڑھ نہیں سکتے تھے۔آپؑ نے فرمایا: وہ جھوٹ کہتے ہیں اللہ ان پر لعنت کرے یہ کیسے ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿هُوَ الَّذِیْ بَعَثَ فِی الْاُمِّیّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ یَتْلُوْا عَلَیْهِمْ اٰیٰتِهٖ وَیُزَكِّیْهِمْ وَیُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ﴾ ﴿قَبْلُ لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ﴾ ''وہ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے ام القریٰ کے رہنے والوں میں انہی میں سے ایک رسول مبعوث کیا جو اُن پر اِس کی آیتیں (احکام) پڑھتا ہے اور انہیں پاک کرتا ہے اور انہیں کتاب اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے اور اگر چہ وہ اس سے پہلے صریح گمراہی میں تھے''۔ (جمعہ۔ ۲) فرمایا: یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ آپؐ لوگوں کو کتاب وحکمت سکھائیں اور خود اچھی طرح پڑھ،لکھ نہ سکیں۔(راوی کہتا

ہے) میں نے پوچھا: پھر آپ کو امّی کیوں کہا جاتا ہے۔آپؑ نے فرمایا: آپؐ کو مکہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے جیسا کہ اس آیت میں فرمایا﴿لِتُنْذِرَ أُمَّ الْقُرٰى وَمَنْ حَوْلَهَا﴾"تاکہ تُو اُمّ الْقُرٰی (مکے والوں) کو اور جو اس کے اردگرد ہیں اُن کو ڈرائے"۔(شوریٰ۔ ۷) یعنی ام القریٰ (بستیوں کی ماں) مکہ کو کہتے ہیں اور آپؐ کو مکہ کی طرف منسوب کر کے امّی کہا جاتا ہے۔

حدیث ⑤ حدثنا الحسن بن علی عن أحمد بن هلال عن خلف بن حماد عن عبد الرحمن بن الحجاج قال قال أبو عبد الله ع إن النبی ص (قد) كان يقرأ و يكتب و يقرأ ما لم يكتب.

عبدالرحمن بن حجاج نے روایت کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبیؐ لکھ بھی سکتے تھے اور پڑھ بھی سکتے تھے بلکہ جو نہ لکھتے اسے بھی پڑھ سکتے تھے۔

باب نمبر ﴿۵﴾

امیرؑ المومنین اوراولی العزم میں کون زیادہ علم والا ہے

حدیث ① حدثنا علی بن إسماعيل عن محمد بن عمرو الزيات عن عبد الله بن الوليد قال قال لي أبو عبد الله ع أي شيء تقول الشيعة في عيسى و موسى و أمير المؤمنين ع(علی)؟(قال) فقلت يقولون إن عيسى و موسى أفضل من أمير المؤمنين ع قال فقال أيزعمون أن أمير المؤمنين ع قد علم ما علم رسول الله؟ قلت نعم و لكن لا يقدمون على أولي العزم من الرسل أحدا قال أبو عبد الله ع فخاصمهم بكتاب الله قال قلت (و في أي موضع منه أخاصمهم ؟) قال قال الله تعالى لموسى (وَ كَتَبْنا لَهُ فِي الْأَلْواحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ) علما إنه لم يكتب لموسى كل شيء و قال الله تبارك و تعالى لعيسى (وَ لِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ) و قال الله تعالى لمحمد ص (وَ جِئْنا بِكَ عَلى هؤُلاءِ شَهِيداً)(عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً لِكُلِّ شَيْءٍ).

عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: شیعہ عیسیٰ وموسیٰ علیہ السلام اور امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟۔ میں نے کہا وہ کہتے ہیں عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے افضل ہیں۔آپؑ نے فرمایا: کیا وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام وہی علم رکھتے ہیں جو رسولؐ اللہ رکھتے تھے؟۔ میں نے کہا: جی ہاں لیکن وہ اولی العزم پیغمبروں پر کسی کو

فضیلت نہیں دیتے۔امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ان پر کتاب اللہ سے دلیل لاؤ۔ میں نے کہا: کتاب اللہ کی کس آیت سے دلیل پیش کروں۔آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام سے فرماتا ہے﴿وَكَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِن كُلِّ شَيْءٍ﴾"اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دیا"۔ (اعراف۔ ۱۴۵) معلوم ہوا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لیے ہر شئی نہیں لکھی گئی اور اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام کے لیے فرمایا﴿وَلِأُبَيِّنَ لَكُم بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ﴾"اور تاکہ تمھارے لیے بعض وہ بات کھول کر بیان کردوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو"۔ (زخرف۔ ۶۳) اور محمدؐ کے لیے فرمایا﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَىٰ هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾"اور (اے محمدؐ) تجھے ان پر گواہ لائیں گے"۔ (نساء۔۴۱)۔﴿عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾"تم پر کتاب اتاری ہے جو ہر شئی کا کھلا بیان ہے"۔ (نحل۔۸۹)

حدیث ۲ حدثنا علی بن محمد بن سعد عن حمدان بن محمد بن سلیمان النیشابوری عن عبد الله بن محمد الیمانی عن منیع بن الحجاج عن یونس عن الحسین بن علوان عن أبی عبد الله ع قال إن الله خلق أولی العزم من الرسل و فضلهم بالعلم و أورثنا علمهم و فضلهم و فضلنا علیهم فی علمهم و علم رسول الله ص ما لم یعلموا و علمنا علم الرسول ص و علمهم.

حسین بن علوان نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا آپؑ نے فرمایا: اللہ نے اولی العزم رسولوں کو خلق کیا اور علم کے ذریعے ان کو فضیلت دی اور ہمیں ان کے علم و فضل کا وارث بنایا۔اللہ نے ہمیں اُن کے علم اور رسول اللہ کے علم کی وجہ سے اُن پر فضیلت عطا فرمائی جبکہ اُنہیں رسولؐ اللہ کا علم عطا نہیں کیا اور ہمیں اپنے پیغمبر کا علم بھی دیا گیا اور ان رسولوں کا بھی۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عیسی بن عبید عن محمد بن عمرو عن عبد الله بن ولید السمان قال قال لی أبو جعفر ع یا عبد الله ما تقول الشیعة فی علی ع و موسی و عیسی؟ قال قلت جعلت فداك و عن أی حالات تسألنی؟ قال أسألك عن العلم فأما الفضل فهم سواء قال قلت جعلت فداك فما عسی أقول فیهم؟ فقال هو و الله أعلم منهما ثم قال یا عبد الله ألیس یقولون إن لعلی ع ما للرسول من العلم؟ قال قلت بلی قال فخاصمهم فیه قال إن الله تبارك و تعالی قال لموسی (وَ كَتَبْنا لَهُ فِي الْأَلْواحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ) فأعلمنا أنه لم یبین له الأمر كله و قال الله تبارك و تعالی لمحمد ص (وَ جِئْنا بِكَ عَلى هؤُلاءِ شَهِيداً) وَ (نَزَّلْنا عَلَيْكَ الْكِتابَ تِبْياناً لِكُلِّ شَيْءٍ).

عبداللہ بن ولید سمان نے بیان کیا کہ مجھ سے امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا: اے عبداللہ! شیعہ علیؑ، موسیٰ وعیسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں؟۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ اُن میں کس چیز کے متعلق پوچھ رہے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: میں علم کے متعلق پوچھ رہا ہوں وہ کہتے ہیں کہ فضیلت میں وہ برابر ہیں۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں شاید میں اُن کے متعلق کچھ نہ کہہ سکوں۔ آپؑ نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام ان دونوں سے زیادہ علم رکھتے ہیں۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے عبداللہ! کیا وہ یہ نہیں کہتے کہ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو رسولؐ جتنا علم حاصل ہے۔ میں نے کہا ہاں! کہتے ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: اس طرح ان پر دلیل پیش کرو کہ اللہ نے موسیٰ کے لئے فرمایا ﴿وَ كَتَبْنَا لَهُ فِي الْأَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ﴾ ''اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دیا''۔ (اعراف۔ ۱۴۵) پس ہمیں معلوم ہوا کہ موسیٰ کے لیے کُل اَمر بیان نہیں کیا بلکہ بعض بیان کیا اور محمدؐ کے متعلق فرمایا ﴿وَجِئْنَا بِكَ عَلَى هَٰؤُلَاءِ شَهِيدًا﴾ ''اور (اے محمدؐ) تجھے ان پر گواہ لائیں گے''۔

(نساء۔۴۱)۔﴿عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ﴾ ''تم پر کتاب اتاری ہے جو ہر شئی کا کھلا کھلا بیان ہے''۔ (نحل۔۸۹)

حدیث ④ حدثنا إسماعيل بن شعيب عن علي بن إسماعيل عن بعض رجاله قال قال أبو عبد الله ع لرجل تمصون الثماد و تدعون النهر الأعظم فقال له الرجل ما تعني بهذا يا ابن رسول الله؟ فقال علم النبي ص (علم النبيين) بأسره و أوحى الله إلى محمد ص فجعله محمد ص عند علي ع فقال له الرجل فعلي ع أعلم أو بعض الأنبياء؟ فنظر أبو عبد الله ع إلى بعض أصحابه فقال إن الله يفتح مسامع من يشاء أقول له إن رسول الله ص جعل ذلك كله عند علي ع فيقول علي ع أعلم أو بعض الأنبياء.

علی بن اسماعیل نے بیان کیا انہوں نے کسی سے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک آدمی سے فرمایا: تم بارش کا جمع شدہ پانی گھونٹ گھونٹ پیتے ہو اور عظیم نہر کو چھوڑ دیتے ہو۔ اُس آدمی نے آپؑ سے کہا: اے فرزند رسولؐ! آپؑ کی اس سے کیا مراد ہے؟۔ فرمایا: ہمارے نبیؐ کا علم تمام انبیاء کا علم ہے اور اللہ نے جو کچھ بھی محمدؐ پر وحی نازل کی آپؐ نے اُسے علی علیہ الصلوۃ والسلام کو منتقل کر دیا۔ وہ شخص کہنے لگا: علی علیہ الصلوۃ والسلام زیادہ علم رکھتے ہیں یا بعض انبیاء؟۔ ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنے بعض اصحاب کی طرف دیکھا پھر فرمایا: اللہ جس کے کان چاہتا ہے کھول دیتا ہے میں کہتا ہوں رسولؐ نے یہ سارا علم علی علیہ الصلوۃ والسلام کو منتقل کر دیا پھر تُو کہتا ہے کہ علی علیہ الصلوۃ والسلام زیادہ علم رکھتے ہیں یا بعض انبیاء۔

حدیث ⑤ حدثنا علي بن محمد بن سعد عن حمدان بن سليمان النيسابوري عن عبد الله بن محمد اليماني عن منيع بن الحجاج عن يونس عن الحسين بن علوان عن أبي عبد الله ع قال إن الله خلق أولي العزم من الرسل

(وفضلهم) بالعلم و ورثنا علمهم و (فضلنا عليهم) في علمهم و علم رسول الله ص ما لم يعلموا و علمنا علم الرسول و علمهم و أمناء شيعتنا أفضلهم أين ما كنا فشيعتنا معنا.

حسین بن علوان نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اللہ نے اولی العزم پیغمبر خلق فرمائے اور اُنہیں علم کے ذریعے فضیلت عطاء کی اور ہمیں اس علم کا وارث بنایا۔ ہمیں اُن پر فضیلت عطاء کی کہ انکا علم بھی ہمیں عطاء کیا اور رسولؐ اللہ کا علم بھی ہمیں عطاء کیا جو کہ اُنہیں عطاء نہیں کیا گیا پس ہمیں اُن کا اور رسولؐ اللہ کا علم عطاء ہوا۔ (پھر فرمایا) ہمارے شیعہ امین ہیں جو اُن سے افضل ہیں ہم جہاں بھی ہوں ہمارے شیعہ ہمارے ساتھ ہوتے ہیں۔

حديث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن البرقي عن رجل من الكوفيين عن محمد بن عمرو عن عبد الله بن الوليد قال قال أبو عبد الله ع ما يقول أصحابك في أمير المؤمنين ع و عيسى و موسى أيهم أعلم؟ قال قلت ما يقدمون على أولي العزم أحدا قال أما إنك لو حاججتهم بكتاب الله لحججتهم قال قلت و أين هذا في كتاب الله قال؟ إن الله قال في موسى (وَ كَتَبْنا لَهُ فِي الْأَلْواحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَوْعِظَةً) و لم يقل كل شيء و قال في عيسى (وَ لِأُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي تَخْتَلِفُونَ فِيهِ) و لم يقل كل شيء و قال في صاحبكم (كَفى بِاللَّهِ شَهِيداً بَيْنِي وَ بَيْنَكُمْ وَ مَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتابِ).

عبداللہ بن ولید نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: تیرے ساتھی امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام، عیسیٰ و موسیٰ علیہ السلام کے متعلق کیا کہتے ہیں کہ ان میں سے کون زیادہ عالم ہے؟۔ میں نے کہا وہ اولی العزم پر کسی کو مقدم نہیں کرتے۔ آپؑ نے فرمایا: اگر تو ان پر کتاب اللہ

سے دلیل لائے گا تو ان پر غالب آجائے گا۔ میں نے کہا: یہ بات کتاب اللہ میں کہاں ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: اللہ موسیٰ کے متعلق فرماتا ہے ﴿وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِي الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْعِظَةً﴾ ''اور ہم نے اس کے لیے ہر شئی میں سے (کچھ) الواح پر لکھ دی''۔ (اعراف۔ ۱۴۵) فرمایا: اللہ نے كُلِّ شَيْءٍ نہیں کہا (بلکہ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ کہا) اور عیسیٰ کے متعلق فرمایا ﴿وَلِاُبَيِّنَ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِيْ تَخْتَلِفُوْنَ فِيْهِ﴾ ''اور تا کہ تمھارے لیے بعض وہ بات کھول کر بیان کردوں جس میں تم اختلاف کرتے ہو''۔ (زخرف۔ ۶۳) یہاں بھی كُلِّ شَيْءٍ نہیں فرمایا اور تمھارے صاحب (امیرؑالمومنین) کے لیے فرمایا: ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًاۢ بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ ۙ وَمَنْ عِنْدَهٗ عِلْمُ الْكِتٰبِ﴾ ''میرے اور تمھارے درمیان اللہ تعالیٰ کافی گواہ ہے اور وہ (بھی) جس کے پاس ہر کتاب کا علم ہے''۔ (رعد۔ ۴۳)

باب نمبر ﴿۶﴾

ائمہؑ زیادہ جانتے ہیں یا موسیٰ وخضرؑ

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين عن أحمد بن أبي بشر عن (كثير بن أبي حمران) قال قال أبو جعفر ع لقد سأل موسى العالم مسألة لم يكن عنده جوابها و لقد سأل العالم موسى مسألة لم يكن عنده جوابها و لو كنت عندهما لأخبرت كل واحد منهما بجواب مسألته و لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما جوابها

کثیر بن ابی عمران نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: موسیٰ علیہ السلام نے عالم سے سوال کیا تو اس کے پاس اس کا جواب نہ پایا اور عالم نے موسیٰ علیہ السلام سے سوال پوچھا تو اُن کے پاس بھی اس کا جواب نہ ملا۔ (پھر فرمایا) اگر میں اُن دونوں کے پاس ہوتا تو میں ان میں سے ہر ایک کو ان کے مسئلے کا جواب دیتا لیکن میں ان سے کسی مسئلے کا جواب پوچھتا تو اس کا جواب ان کے پاس نہ ہوتا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن عثمان بن عيسى عن ابن مسكان عن سدير عن أبي جعفر ع قال لما لقي موسى العالم كلمه و ساءله نظر إلى خطاف يصفر و يرتفع في السماء و يتسفل في البحر فقال العالم لموسى أ تدري ما يقول هذا الخطاف؟ قال و ما يقول؟ قال يقول و رب السماء و رب

الأرض(ورب البحر) ما علمكما في علم ربكما إلا مثل ما أخذت بمنقاري من هذا البحر قال فقال أبو جعفر ع أما لو كنت عندهما لسألتهما عن مسألة لا يكون عندهما فيها علم.

سدیر نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: جب موسیٰ عالم سے ملے تو اس سے کلام کیا اور سوال و جواب کئے پس دیکھا کہ ایک پرندہ آواز نکال کر آسمان کی طرف بلند ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ سمندر میں چلا جاتا ہے تو عالم نے موسیٰ علیہ اسلام سے کہا کیا تم جانتے ہو یہ پرندہ کیا کہہ رہا ہے موسیٰ علیہ السلام نے کہا: کیا کہہ رہا ہے؟۔ عالم نے کہا: یہ کہہ رہا ہے قسم آسمان کے رب، زمین کے رب اور سمندر کے رب کی تمہارے علم کی تمہارے رب کے علم سے وہی نسبت ہے جو میری چونچ کے ساتھ لگے ہوئے پانی کی اس سمندر سے۔ پھر امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اگر میں ان دونوں کے پاس ہوتا تو ان دونوں سے ایک مسئلہ پوچھتا جس کا علم دونوں کے پاس نہ ہوتا۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن عبد الله بن حماد عن سيف التمار قال كنا عند أبي عبد الله ع و نحن جماعة (في الحجر) فقال (و رب هذه البنية و رب هذه الكعبة) ثلاث مرات و لو كنت بين موسى و الخضر لأخبرتهما أني أعلم منهما و لأنبأتهما بما ليس في أيديهما.

سیف تمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک کمرے میں تھے کہ آپؑ نے فرمایا: اس عمارت کے رب کی قسم! اور اس کعبہ کے رب کی قسم!۔ (راوی کہتا) یہ جملہ تین دفعہ کہا پھر فرمایا: اگر میں موسیٰ وخضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو ان دونوں کو بتاتا کہ میں ان دونوں سے زیادہ علم والا ہوں اور انہیں وہ باتیں بتاتا جو انہیں معلوم نہ ہوتیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن الحسين (بن سعيد) عن الحسين بن راشد

عن علی بن مھزیار عن الحسن بن سعید قال و حدثونی جمیعا عن بعض أصحابنا عن عبد اللہ بن حماد (عن سیف التمار) قال کنا مع أبی عبد اللہ ع (جماعة من اصحابنا) (فی الحجر) (فاقبل علینا) فقال علینا عین؟ فالتفتنا یمنة و یسرة و قلنا لیس علینا عین فقال و رب (ھذہ) الکعبة ثلاث مرات إن لو کنت بین موسی و الخضر لأخبرتھما أنی أعلم منھما و لأنبأتھما بما لیس فی أیدیھما.

سیف التمار نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اپنے ساتھیوں کی ایک جماعت کے ساتھ ایک حجرہ میں تھے تو آپؑ ہماری طرف مڑے اور فرمایا: یہاں کوئی جاسوس تو نہیں؟۔ ہم نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا: جاسوس تو کوئی نہیں۔ آپؑ نے تین دفعہ فرمایا: ربِ کعبہ کی قسم!۔ (پھر فرمایا) اگر میں موسیٰ وخضر علیہ السلام کے درمیان ہوتا تو اُنہیں بتاتا کہ میں اُن دونوں سے بڑا عالم ہوں اور میں اُنہیں وہ خبر دیتا جو اُن دونوں کے پاس نہیں۔

باب نمبر ﴿۷﴾

ائمہؑ سے خطاب کیا جاتا ہے اور اُن کے پاس جبرائیل و میکائیل سے عظیم مخلوق آتی ہے

حدیث ① حدثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن عمرو الزیات عن علی بن أبی حمزة عن أبی بصیر قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إن منا لمن یعاین معاینة و إن منا لمن ینقر فی قلبه کیت و کیت و إن منا لمن یسمع (کما تقع السلسلة فی الطست) قال قلت فالذین تعاینون ما هم؟ قال خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل.

علی بن ابی حمزہ نے ابوبصیر سے روایت کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے دل پر الھام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے۔ ہم میں وہ بھی ہیں جو اس طرح آواز سنتے ہیں جس طرح تھال میں زنجیر لگے۔ میں نے کہا: جو معائنہ کرتے ہیں کون ہیں۔ فرمایا وہ جبرئیل و میکائیل سے عظیم مخلوق ہیں۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عیسی عن زیاد القندی عمن ذکره عن أبی عبد الله ع قال قلت کیف یزاد الإمام؟ فقال منا من ینکت فی أذنه نکتا و منا من یقذف فی قلبه قذفا و منا من یخاطب.

زیاد القندی نے اس سے بیان کیا جس نے اسے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ذکر کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سوال کیا: امام کے علم کی وسعت کا اندازہ کیسے لگایا جاتا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز آتی ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے دل پر الھام کیا جاتا ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن سے خطاب کیا جاتا ہے۔

حدیث ③ حدثنا بعض أصحابنا عن محمد بن حماد عن أحمد بن رزين عن الوليد الطائفي عن أبي عبد الله ع قال إن منا (من ينقر) في قلبه و منا من يسمع بأذنه و منا من ينكت و (أفضله من يسمع).

ولید طائفی نے بیان کیا کہ امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جس کے دل میں الھام کیا جاتا ہے اور وہ بھی ہیں جو کانوں سے سنتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز آتی ہے اور ہم میں سے جو سننے والے ہیں وہ افضل ہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد (عن الحسن بن علي بن النعمان) عن يزيد بن إسحاق يلقب شعر عن ابن أبي حمزة قال سمعت أبا عبد الله ع يقول إن منا لمن ينكت في أذنه و إن منا لمن يؤتى في منامه و إن منا (لمن يسمع الصوت مثل صوت السلسلة تقع على الطست) و إن منا لمن يأتيه صورة أعظم من جبرئيل و ميكائيل.

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم میں وہ بھی ہیں جن کے کان میں آواز آتی ہے اور وہ بھی ہیں جنہیں خواب میں حکم دیا جاتا ہے اور وہ بھی ہیں جو اس آواز کو سنتے ہیں جو زنجیر کی آواز کی مانند ہوتی ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے پاس ایسی صورت والے فرشتے نازل ہوتے ہیں جو جبرائیل و میکائیل سے بھی عظیم ہیں۔

حدیث ۵ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسین بن سعید عن القاسم الجوهری (عن علی) عن أبی بصیر قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إنا لنزاد فی اللیل و النهار و لو لم نزد لنفد ما عندنا قال أبو بصیر جعلت فداك من یأتیکم به؟ قال إن منا من یعاین و إن منا لمن ینقر فی قلبه کیت و کیت و إن منا لمن یسمع بأذنه وقعا کوقع السلسلة فی الطست قال فقلت له من الذی یأتیکم بذلك؟ قال خلق أعظم من جبرئیل و میکائیل.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرماتے ہوئے سنا: بے شک ہمارے پاس رات اور دن میں اللہ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں ہم وہی کچھ بتاتے ہیں جو خدا کی مشیت ہوتی ہے۔ ابوبصیر نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کے پاس یہ چیزیں کس کے ذریعے آتی ہیں۔ آپؑ نے فرمایا: ہم میں کچھ ایسے ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور کچھ ایسے ہیں جن کے دلوں میں الھام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے اور ہم میں سے کچھ ایسے ہیں جو اپنے کان سے سنتے ہیں جس طرح زنجیر تھال پر لگتی ہے۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے کہا: آپؑ کے پاس یہ چیز کون لاتا ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: جبرائیل ومیکائیل سے بھی عظیم مخلوق۔

حدیث ۶ حدثنا أحمد بن موسی عن الحسن بن علی بن نعمان عن ابن أبی حمزة (عمن رواه عن ابی حمزه) قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إن منا لمن ینکت فی أذنه و أن منا لمن یری فی منامه و إن منا لمن یسمع الصوت مثل صوت السلسلة التی تقع فی الطست.

ابوحمزہ نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: ہم میں سے وہ بھی ہیں جن کے کانوں میں آواز ڈالی جاتی ہے اور وہ بھی ہیں جو حالت خواب میں دیکھتے ہیں اور ہم میں وہ بھی ہیں جو ایسی

آواز کو سنتے ہیں جو زنجیر کی آواز کی مانند ہوتی ہے۔

حدیث ⑦ حدثنا (الحسن بن علی عن عبد الله) عن عبیس (بن هشام) عن الحسن بن أشیم عن علی عن أبی بصیر قال سمعت أبا عبد الله ع یقول إنا نزاد فی اللیل و النهار و لو لا أنا نزاد لنفد ما عندنا فقال أبو بصیر جعلت فداك من یأتیکم؟ قال إن منا لمن یعاین معاینة و إن منا من ینقر فی قلبه کیت و کیت و إن منا من یسمع بأذنه وقعا کوقع السلسلة فی الطست قال قلت جعلنی الله فداك من یأتیکم بذلك؟ قال هو خلق أكبر من جبرئیل و میكائیل.

ابوبصیر نے بیان کیا میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: بے شک ہمارے پاس رات اور دن میں اللہ کے احکامات نازل ہوتے رہتے ہیں ہم وہی کچھ بتاتے ہیں جو خدا کی مشیت ہوتی ہے۔ ابوبصیر نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں آپؑ کے پاس یہ چیزیں کون لاتا ہے۔آپؑ نے فرمایا: ہم میں وہ بھی ہیں جو معائنہ کرتے ہیں اور وہ بھی ہیں جن کے دل میں الہام کیا جاتا ہے جیسے بھی کیا جاتا ہے اور ہم میں سے وہ بھی ہیں جو کانوں سے تھال میں زنجیر گرنے کی آواز سنتے ہیں۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے کہا: مجھے اللہ تعالیٰ آپؑ پر فدا ہونے والا بنائے۔آپؑ کے پاس یہ چیزیں کون لاتا ہے؟۔امامؑ نے فرمایا: جبرائیل ومیکائیل سے اکبر مخلوق۔

حدیث ⑧ حدثنا سندی بن محمد عن أبان عن زرارة عن میمون القداح قال كان أبو جعفر ع علی سریره و عنده عمه عبد الله بن زید فقال إن منا من یسمع الصوت و لا یری الصورة.

میمون القداح نے روایت کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام چٹائی پر تشریف فرما تھے آپؑ کے پاس آپؑ کے چچا عبداللہ بن زید موجود تھے۔آپؑ نے فرمایا: ہم میں وہ بھی ہیں جو آواز سنتے ہیں اور صورت نہیں دیکھتے۔

باب نمبر ﴿۸﴾

ائمہؑ کو جبرائیل، میکائیل اور ملک الموت دکھائی دیتے ہیں

حدیث ① حدثنا (عبد اللہ بن جعفر عن) محمد بن عیسی عن الحسن بن علی عن (جعفر بن عمر عن أبان عن معتب) قال كنت مع أبي عبد الله ع (بالعريض) فجاء يمشي حتى دخل مسجدا كان يتعبد فيه أبوه و هو يصلي في موضع من المسجد فلما انصرف قال يا معتب أ ترى هذا الموضع؟ قال قلت نعم (جعلت فداك) قال بينا أبي قائم يصلي في هذا المكان إذ جاءه شيخ يمشي حسن السمت فجلس و بينا هو جالس إذ جاء رجل أدم حسن الوجه و السيمة فقال للشيخ ما يجلسك؟ فليس بهذا أمرت فقاما يتساوقان انطلقا و يواريا عني فلم أر شيئا فقال أبي يا بني هل رأيت الشيخ و صاحبه قلت نعم فمن الشيخ و من صاحبه؟ قال الشيخ ملك الموت و الذي جاء جبرئيل.

معتب نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس عریض میں تھا کہ آپؑ تشریف لائے حتیٰ کہ اس مسجد میں داخل ہو گئے جہاں آپؑ کے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام عبادت کیا کرتے تھے پھر آپؑ نے مسجد میں ایک جگہ نماز پڑھی جب آپؑ واپس تشریف لائے تو فرمایا: اے معتب! کیا تم نے یہ جگہ دیکھی ہے۔ میں نے کہا جی ہاں! میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: ایک دفعہ میرے والد گرامی علیہ الصلوٰۃ والسلام وہاں نماز پڑھنے کھڑے ہوئے کہ ایک خوش رو بوڑھا چلتا ہوا آیا اور بیٹھ گیا۔ وہ موجود

ہی تھا کہ ایک اور گندمی رنگ کا خوش شکل آدمی آیا اور بوڑھے کو کہنے لگا: تم یہاں کیوں بیٹھے ہو تمہیں اس کے متعلق حکم نہیں دیا گیا پھر وہ دونوں کھڑے ہو گئے اور چلے گئے یہاں تک کہ میری نظروں سے غائب ہو گئے۔ میرے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: بیٹا! کیا تم نے بوڑھے اور اس کے ساتھی کو دیکھا؟۔ میں نے کہا جی ہاں۔فرمایا: جو بوڑھا تھا وہ ملک الموت تھا اور جو بعد میں آیا وہ جبرائیل تھا۔

حدیث ② حدثنا أبو محمد عن عمران بن موسى بن الحسن بن معاوية بن وهب عن محمد بن الفضل بن عمر بن أبان الكلبي عن معتب قال توجهت مع أبي عبد الله ع إلى ضيعة له يقال لها طيبة فدخلها فصلى ركعتين فصليت معه فقال يا معتب إني صليت (إلى ضيعة له) مع أبي الفجر ذات يوم فجلس أبي يسبح الله فبينا هو يسبح إذ أقبل شيخ طويل جميل أبيض الرأس و اللحية فسلم (على) أبي و شاب مقبل في أثره فجاء إلى الشيخ فسلم على أبي و أخذ بيد الشيخ و قال قم فإنك لم تؤمر بهذا فلما ذهبا من عند أبي قلت يا أبة من هذا الشيخ و هذا الشاب ؟فقال أي بني هذا و الله ملك الموت و هذا جبرئيل.

معتب نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ ان کی ایک زمین کی طرف گیا جسے طیبہ کہا جاتا تھا پس آپؑ اس میں داخل ہوئے اور اس میں دو رکعت نماز پڑھی، میں نے بھی آپؑ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر آپؑ نے فرمایا: اے معتب! ایک مرتبہ میں نے فجر کی نماز اپنے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ اس زمین پر پڑھی تو میرے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام بیٹھ کر تسبیح پڑھنے لگے ابھی تسبیح پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک لمبے قد کا خوبرو بوڑھا جس کے بال اور داڑھی سفید تھی آیا اور میرے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام کہا اس کے پیچھے ایک نوجوان بھی آ رہا تھا پس وہ اس بوڑھے کے پاس آیا اور میرے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو سلام

کہا اور بوڑھے کا ہاتھ پکڑ کر کہنے لگا اٹھو! تمھیں اس کا حکم نہیں دیا گیا۔ جب وہ چلے گئے تو میں نے کہا: بابا یہ بوڑھا اور نوجوان کون تھے۔ آپؑ نے فرمایا: بیٹا اللہ کی قسم! یہ بوڑھا ملک الموت تھا اور نوجوان جبرائیل تھا۔

باب نمبر ﴿۹﴾

ائمہؑ کو وہ مسائل الھام کر دیئے جاتے ہیں جو کتاب وسنت میں نہ ہوں

حدیث ① حدثنا محمد بن الحسين (و عبد الله بن محمد معاً) عن الحسن بن محبوب عن العلاء بن رزين عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كان علي يعمل بكتاب الله و سنة نبيه فإذا ورد عليه (الشيء الحادث) الذي ليس في الكتاب و لا في السنة ألهمه الله الحق فيه إلهاما و ذلك و الله من المعضلات.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل کرتے تھے۔ جب آپؑ کو ایسے مسائل درپیش آتے جو کتاب وسنت میں نہ ہوں تو اللہ ان کو الھام کر دیتا جو کہ الھام کا حق تھا اور اللہ کی قسم! یہ مسائل انتہائی پیچیدہ و مشکل تھے۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن عبد الله بن هلال عن العلاء عن محمد بن مسلم عن أبي جعفر ع قال كان علي ع يعمل بكتاب الله و سنة نبيه فإذا ورد عليه الشيء الحادث الذي ليس في الكتاب و لا في السنة ألهمه الله تعالى (الحق) إلهاما و ذلك و الله من المعضلات.

محمد بن مسلم نے بیان کیا کہ **ابوجعفر** علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: **علی** علیہ الصلوٰۃ والسلام کتاب اللہ اور سنتِ رسولؐ کے مطابق عمل کرتے تھے۔ جب آپؑ کو ایسے مسائل درپیش آتے جو کتاب وسنت میں نہ ہوں تو اللہ آپؑ کو الھام کردیتا جو کہ الھام کا حق تھا اور اللہ کی قسم! یہ مسائل انتہائی پیچیدہ ومشکل تھے۔

باب نمبر ﴿۱۰﴾

ائمہؑ دل کی باتیں بتانے سے پہلے بھی جانتے ہیں

حدیث ① حدثنی محمد بن علی عن عمه محمد (بن عمر) عن عمر بن یزید قال كنت عند أبي عبد الله ع ليلة من الليالي و لم يكن عنده أحد غيري فمد رجله في حجري فقال اغمزها يا عمر فغمزت رجله فنظرت إلى اضطراب في عضلة ساقيه فأردت أن أسأله إلى من الأمر من بعده (فأبتدأني) فقال لا تسألني في هذه الليلة عن شيء فإني لست أجيبك.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک رات قیام کیا اور آپؑ کے پاس میرے علاوہ کوئی نہ تھا پس آپؑ نے اپنے پیروں کو میرے سامنے رکھا اور فرمایا انہیں دباؤ۔ میں دبانے لگا پس میں نے دیکھا آپؑ کے پیروں کی پنڈلی مضطرب ہے، میں نے ارادہ کیا کہ آپؑ سے اس کے متعلق بعد میں پوچھوں گا۔ آپؑ نے مجھ سے پہلے کلام کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اس رات مجھ سے کسی شئی کے متعلق نہ پوچھنا میں تمھیں جواب نہیں دوں گا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسین عن جعفر بن بشیر عن یزید بن إسحاق عن ابن مسلم عن عمر بن یزید قال دخلت إلى أبي عبد الله ع و هو مضطجع و وجهه إلى الحائط فقال لي حين دخلت عليه يا عمر اغمز رجلي فقعدت أغمز رجله فقلت في نفسي الساعة أسأله عن عبد الله و (عن) موسى

أيهما الإمام قال فحول وجهه إلي و قال إذاً و الله لا أجيبك.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا جبکہ آپؑ لیٹے ہوئے تھے اور آپؑ کا چہرۂ مبارک دیوار کی طرف تھا جب میں آپؑ کے پاس پہنچا تو فرمانے لگے: عمر! میرے پیر دباؤ۔ میں بیٹھ کر آپؑ کے پیر دبانے لگا اور دل میں سوچا کہ اسی گھڑی آپؑ سے عبداللہ اور موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق پوچھوں گا کہ ان میں سے کون امام ہیں۔(راوی کہتا ہے) آپؑ نے اپنا چہرۂ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا: میں تجھے کوئی جواب نہیں دوں گا۔

حدیث ③ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن إبراهيم بن محمد عن شهاب بن عبد ربه قال دخلت على أبي عبد الله ع و أنا أريد أن أسأله عن الجنب يغرف الماء من الحب فلما صرت عنده أنسيت المسألة فنظر إلي أبو عبد الله ع فقال يا شهاب لا بأس بأن يغرف الجنب من الحب.

شهاب بن عبد ربه نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور میں پوچھنا چاہتا تھا کہ جنبی شخص پانی کے چلو مٹکے سے نکال سکتا ہے؟۔ جب میں آپؑ کے پاس پہنچا تو مسئلہ ہی بھول گیا۔ آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: شہاب! جنبی شخص مٹکے سے پانی کے چلو نکال سکتا ہے اس میں کوئی حرج نہیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد (عن بكر) عمن رواه عن عمر بن يزيد قال دخلت على أبي عبد الله ع فبسط رجليه و قال اغمزها يا عمر قال فأضمرت في نفسي أن أسأله عن الإمام بعده (قال) فقال (لي) يا عمر لا أخبرك عن الإمام بعدي.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے اپنے دونوں پیروں کو میری طرف پھیلا دیا اور فرمایا: اے عمر! انہیں دباؤ۔ میں نے اپنے دل میں ایک سوال پوشیدہ رکھا کہ آپؑ کے بعد والے امام کے متعلق آپؑ سے پوچھوں گا۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: عمر! میں اپنے بعد والے امام کی خبر تجھے نہیں دوں گا۔

حدیث ⑤ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد (عن الحسين بن بردة عن أبي عبد الله ع و عن جعفر بن بشير الخزاز) عن إسماعيل بن عبد العزيز قال قال (لي) أبو عبد الله ع يا إسماعيل ضع لي في المتوضأ ماء قال فقمت فوضعت له قال فدخل قال فقلت في نفسي أنا أقول فيه كذا و كذا و يدخل المتوضأ يتوضأ قال فلم يلبث أن خرج فقال يا إسماعيل لا ترفع البناء فوق طاقته فينهدم اجعلونا مخلوقين و قولوا فينا (ما شئتم) فلن تبلغوا قال إسماعيل و كنت أقول إنه و أقول و أقول.

حسین بن بردہ نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کیا اور جعفر بن بشیر خزاز نے اسماعیل بن عبدالعزیز سے روایت کیا کہ مجھ سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسماعیل! میرے لیے وضوء گاہ میں پانی رکھو پس میں اٹھا اور آپؑ کے لیے پانی رکھا۔ آپؑ وضو کرنے کے لیے اٹھے تو میں نے اپنے دل میں کہا میں آپؑ سے فلاں بات کروں گا۔ آپؑ وضوء گاہ وضوء کرنے چلے گئے اور زیادہ دیر نہ ٹھہرے کہ نکل آئے اور فرمایا: اے اسماعیل! تم عمارت کو اپنی طاقت سے اوپر نہ اٹھاؤ ورنہ عمارت منہدم ہو جائے گی ہم کو مخلوق ہی رہنے دو باقی ہمارے متعلق جو کچھ کہتے ہو کہو تم غلو نہیں کر سکتے۔ (اسماعیل کہتے ہیں) میں کہتا تھا آپؑ ایسے اور ایسے ہیں۔

حدیث ⑥ حدثنا أحمد بن محمد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن

الحسن بن موسى عن زرارة قال دخلت على أبي جعفر ع فسألني ما عندك من أحاديث الشيعة؟ قلت إن عندي منها شيئا كثيرا قد هممت أن أوقد لها نارا ثم أحرقها قال و لم هات ما أنكرت منها فخطر على بالي الأدمون فقال لي ما كان علم الملائكة حيث قالت (أَتَجْعَلُ فِيها مَنْ يُفْسِدُ فِيها وَيَسْفِكُ الدِّماءَ).

زرارہ نے بیان کیا کہ میں امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے مجھ سے پوچھا تیرے پاس شیعوں کی کون سی احادیث ہیں؟۔میں نے کہا: میرے پاس ان سے بہت چیزیں ہیں میں چاہتا ہوں انہیں آگ لگا کر جلا دوں۔آپؑ نے فرمایا: کیوں! جو تمھیں اچھی نہیں لگتیں وہ مجھے لا دو۔پس مجھے آدم کے متعلق خیال آیا تو آپؑ نے فرمایا: ملائکہ کو اس کا علم نہیں تھا جب انہوں نے کہا ﴿اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَآءَ﴾ ''کیا تو اس میں ایسے کو (خلیفہ) بنائے گا جو اس میں فساد کرے اور خون گرائے''۔(بقرہ۔۳۰)

حدیث ⑦ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن عمر بن يزيد قال كنت عند أبي الحسن ع فذكر محمد فقال إني جعلت على (نفسي) أن لا يظلني و إياه سقف بيت فقلت في نفسي هذا يأمر بالبر و الصلة و يقول هذا لعمه قال فنظر إلي فقال هذا من البر و الصلة إنه متى (ما) يأتيني و يدخل علي فيقول و يصدقه الناس و إذا لم يدخل علي لم يقبل قوله إذا قال.

علی بن حکم نے یزید سے روایت کیا کہ میں امام ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا تو محمد کا ذکر آ گیا آپؑ نے فرمایا: میں نے اپنے نفس پر قرار دے دیا کہ مجھے اور اُسے کوئی چھت بھی سایہ نہ کرے۔(راوی کہتا ہے) میں نے اپنے دل میں کہا: یہ شخص نیکی وصلہ رحمی کا حکم دیتا ہے اور اپنے چچا کے لیے ایسی بات کہتا ہے۔آپؑ نے میری طرف دیکھ کر فرمایا: یہ نیکی اور صلہ رحمی سے ہے کہ جب بھی وہ میرے پاس

آتا اور کوئی بات کرتا تو لوگ اس کی تصدیق کرتے اور میرے پاس نہ آتا تو اُس کی بات نہ مانی جاتی۔(یعنی لوگ اس کی بات کو ہماری وجہ سے تسلیم کرتے ہیں)

حدیث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن الحسن بن أحمد عن أسد بن أبي العلاء عن هشام بن أحمد قال دخلت على أبي عبد الله ع و أنا أريد أن أسأله عن المفضل بن عمر و هو في مصنعة له في يوم شديد الحر و العرق يسيل على خده فيجري على صدره فابتدأني فقال (نعم و الله الرجل المفضل بن عمر) نعم والله الذي لا إله إلا هو الرجل المفضل بن عمر الجعفي حتى أحصيت بضعا و ثلاثين مرة يقولها و يكررها و قال إنما هو والد بعد والد.

ہشام بن احمر نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور میں چاہتا تھا کہ آپؑ سے مفضل بن عمر کے متعلق پوچھوں۔(راوی کہتا ہے) آپؑ ایک ایسے حوض میں تھے جس میں بارش کا پانی جمع تھا اس دن شدید گرمی تھی اور پسینہ آپؑ کے رخساروں پر بہہ کر سینے تک آ رہا تھا۔آپؑ نے مجھ سے پہلے کلام کی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا: اللہ کی قسم! مفضل بن عمر اچھا آدمی ہے آپؑ اسی طرح مفضل کی تعریفیں کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے تیس (۳۰) سے زائد بار گنا۔پھر فرمایا: إنما هو والد بعد والد۔

حدیث ⑨ حدثنا أحمد بن محمد عن أبيه محمد بن عيسى القمي قال بعث إلى أبو جعفر ع (رسوله و معه كتابا يأمرني) أن أصير إليه فأتيته و هو بالمدينة نازل في دار بزيع فدخلت عليه و سلمت و ذكر صفوان و ابن سنان و غيرهما ما قد سمعه غير واحد فقلت في نفسي أستعطفه على زكريا بن آدم لعله

يسلم مما قال في هؤلاء ثم رجعت إلى نفسي فقلت من أنا حتى أتعرض في هذا و شبهه لمولى هو أعلم بما يصنع فقال (لي) يا أبا علي ليس على مثل أبي يحيى يعجل و قد كان لأبي من خدمته.

احمد بن محمد نے اپنے باپ محمد بن علی قمی سے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے میری طرف ایک ایلچی بھیجا جسکے پاس ایک خط تھا جس میں مجھے آپؑ کے پاس جانے کا حکم تھا جب میں آپؑ کے پاس پہنچا تو آپؑ مدینہ میں دار بدیع میں تھے میں آپؑ کے پاس گیا اور سلام کہا۔ پھر صفوان اور ابن سنان وغیرہ کا ذکر آیا جو کہ کئی لوگوں نے سنا تھا۔ (محمد کہتا ہے) میں نے دل میں کہا: میں آپؑ سے ذکریا بن آدم پر مہربانی کرنے کا سوال کرتا ہوں شاید کہ آپؑ مان جائیں جو کچھ اس نے آپؑ کے متعلق کہا۔ پھر میں نے اپنے دل میں سوچا: میں کون ہوں جو اس معاملے میں پیش آؤں ایک ایسے مولا کے لیے جو اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ کچھ کرے۔ آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعلی! ابویحییٰ جیسے شخص پر جلدی نہیں کی جاتی وہ میرے والد علیہ الصلوۃ والسلام کے خادموں میں سے ہے۔

حدیث ⑩ حدثنا علي بن إسماعيل عن محمد بن عمرو عن علي بن أسباط (الزطي) قال رأيت أبا جعفر ع قد خرج علي فأحددت النظر إليه و إلى رأسه و إلى رجله لأصف قامته لأصحابنا بمصر فخر ساجدا (وهو يقول) إن الله احتج في الإمامة بمثل ما احتج في النبوة قال الله تعالى (وَ آتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا) و قال الله (وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ وَبَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً) فقد يجوز أن يؤتى الحكمة و هو صبي و يجوز أن يؤتى و هو ابن أربعين سنة.

علی بن اسباط نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کو سر سے پاؤں تک غور سے دیکھا تا کہ آپؑ کے قد کو اپنے مصر کے ساتھیوں کے لیے بیان کر سکوں پس آپؑ نے سجدہ کیا جبکہ آپؑ فرما رہے تھے

اللہ نے امامت میں بھی اسی طرح حجت قائم کی ہے جس طرح نبوت کے متعلق قائم کی اللہ فرماتا ہے﴿وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا﴾"اور ہم نے اسے بچپن میں ہی قوتِ فیصلہ (دے دیا)"۔ (مریم۔ ۱۲)اور فرمایا:﴿حَتّٰٓى اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً﴾"یہاں تک کہ جب وہ اپنی قوت کو پہنچا اور چالیس برس کو پہنچ گیا"۔فرمایا:کبھی جائز ہوتا ہے کہ حکمت بچے کو دے دی جائے اور کبھی جائز ہوتا ہے کہ چالیس برس کی عمر میں دی جائے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم عن بعض أصحابنا قال دخلت علی أبی الحسن الماضی ع و هو محموم و وجهه إلی الحائط (قال) فتناول بعض أهل بیته یذکر فقلت فی نفسی هذا خیر خلق الله فی زمانه یوصینا بالبر و یقول فی رجل من أهل بیته هذا القول قال فحول وجهه (الی)فقال إن الذی سمعت من البر إنی إذا قلت هذا لم یصدقوا قوله (علی)و إن لم أقل هذا صدقوا قوله علی.

علی بن حکم نے ہمارے کسی ساتھی سے بیان کیا کہ میں ابوالحسن الماضی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ کی طبیعت خراب تھی اور آپؑ کا چہرہ دیوار کی طرف تھا آپؑ اپنے اہلِ بیت میں سے کسی کو نصیحت کرر ہے تھے پس میں نے اپنے دل میں کہا: یہ اپنے وقت میں اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں ہمیں نیکی کی وصیت کرتے ہیں اور اپنے اہل بیت میں سے کسی شخص کے متعلق ایسی بات کہتے ہیں۔آپؑ نے اپنے چہرے کو میری طرف پھیر لیا اور فرمایا: بے شک تو نے جو نیکی کی (بات) سنی ہے جب میں نے یہ بات کہی تھی تو لوگوں نے اُس کے قول کی تصدیق نہیں کی اگر چہ اب میں نے یہ بات نہیں کی تو لوگوں نے اُس کے قول کی تصدیق کر دی۔

حدیث ⑫ حدثنا أحمد بن محمد عن علی بن الحکم قال حدثنی زیاد

بن أبي الحلال قال اختلف الناس في جابر بن يزيد و (في) أحاديثه و أعاجيبه قال فدخلت على أبي عبد الله ع و أنا أريد أن أسأله عنه (فابتدأني من غير أن أسأله) (فقال) رحم الله جابر بن يزيد الجعفي كان يصدق علينا و لعن الله المغيرة بن سعيد كان يكذب علينا.

زیاد بن ابی الحلال نے بیان کیا کہ لوگوں نے جابر بن یزید جعفی کی احادیث کے متعلق اختلاف کیا تو میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا اور میں آپؑ سے کچھ مسائل پوچھنا چاہتا تھا پس میرے پوچھنے سے پہلے آپؑ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ جابر جعفی پر رحم کرے وہ ہماری تصدیق کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ مغیرہ بن سعید پر لعنت کرے وہ ہماری تکذیب کرتا تھا۔

حديث ۱۳ حدثنا محمد بن إسماعيل عن علي بن الحكم عن شهاب بن عبد ربه قال أتيت أبا عبد الله ع أسأله فابتدأني فقال إن شئت فاسأل يا شهاب و إن شئت أخبرناك بما جئت له قلت أخبرني جعلت فداك قال جئت لتسألني عن الجنب يغرف الماء من الحب بالكوز فيصيب يده الماء؟ قلت نعم قال ليس به بأس قال و إن شئت سل و إن شئت أخبرتك؟ قال قلت أخبرني قال جئت تسألني عن الجنب يسهو و يغمز يده في الماء قبل أن يغسلها؟ (قال) قلت و ذاك جعلت فداك قال إذا لم يكن أصاب يده شيء فلا بأس بذاك سل و إن شئت أخبرتك (قال) قلت أخبرني قال جئت لتسألني عن الجنب يغتسل فيقطر الماء من جسمه في الإناء أو ينضح الماء من الأرض فيقع في الإناء قلت نعم جعلت فداك قال ليس بهذا بأس كله فاسل و إن شئت أخبرتك قلت أخبرني قال جئت لتسألني عن الغدير يكون في جانبه

الجيفة أتوضأ منه أو لا؟ قلت نعم قال فتوضأ من الجانب الآخر إلا أن يغلب على الماء الريح (فينتن) و جئت لتسأل عن الماء الراكد من البئر قال فما لم يكن فيه تغيير أو ريح غالبة قلت فما التغيير؟ قال الصفرة فتوضأ منه و كلما غلب عليه كثرة الماء فهو طاهر.

شہاب بن عبد ربہ نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس کچھ سوال پوچھنے آیا تو آپؑ نے میرے بولنے سے پہلے فرمایا: اے شہاب! اگر تم چاہتے ہو تو پوچھو یا ہم تمھیں خبر دے دیں کہ تم کیا سوال لے کر آئے ہو۔ میں نے کہا آپؑ خبر دیں میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: تم اس لیے آئے ہو تا کہ مجھ سے سوال کرو کہ جنبی مٹکے سے چلو بھر کر پانی لے سکتا ہے؟۔ میں نے کہا جی ہاں یہی سوال تھا۔ آپؑ نے فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔ پھر فرمایا: اگر چاہتے ہو تو پوچھو اور اگر چاہتے ہو تو میں تمھیں خبر دے دیتا ہوں۔ میں نے کہا آپؑ خبر دیں۔ فرمایا: تم آئے ہو کہ مجھ سے پوچھو اس جنبی کے متعلق جو بھول جاتا ہے پس وہ اپنے ہاتھوں کو غسل سے پہلے پانی میں ڈبو سکتا ہے؟۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہی بات پوچھنے آیا تھا میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے اس کا جواب دیتے ہوئے فرمایا: اگر اس کے ہاتھ کے ساتھ کوئی نجاست نہ لگی ہو تو کوئی حرج نہیں۔ (پھر فرمایا) اگلا سوال پوچھنا چاہتے ہو یا میں خبر دوں۔ میں نے کہا: آپؑ خبر دیں۔ فرمایا: تم یہ پوچھنا چاہتے ہو کہ جنبی غسل کرتا ہے تو اس کے جسم سے پانی کے قطرے برتن میں گرتے ہیں یا زمین سے چھینٹے اُڑ کر برتن میں گرتے ہیں؟۔ میں نے کہا یہ مسئلہ میرے ذہن میں تھا میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ فرمایا: اس میں کوئی حرج نہیں۔ پھر فرمایا: اگر چاہو تو سوال کرو ورنہ میں خبر دیتا ہوں۔ میں نے کہا: آپؑ خبر دیں۔ فرمایا: تم اس حوض کے متعلق پوچھنے آئے ہو جس کی ایک جانب مردار گر گیا ہو اس سے وضوء کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ میں نے کہا: جی ہاں! یہی سوال ہے۔ فرمایا: تم دوسری جانب سے وضوء کر سکتے ہو مگر پانی پر

اُس کی بدبو غالب نہ آئی ہو۔(پھرفرمایا) تم یہ پوچھنے آئے ہو کہ کنوئیں کا ٹھہرا ہوا پانی کیا حکم رکھتا ہے پس جس میں کوئی تغیّر واقع نہ ہو اور نہ بدبو غالب آئے (اس سے وضوء کیا جاسکتا ہے)۔ میں نے کہا تغیّر کیا ہوتا ہے؟۔آپؑ نے فرمایا: زرد رنگ۔ جب تک اس پر پانی کی کثرت کا غلبہ رہے تو وہ طاہر ہے۔

حدیث ⑭ حدثنا أحمد بن محمد عن علي بن الحكم عن إبراهيم بن الفضل عن عمر بن يزيد قال كنت عند أبي عبد الله ع و هو وجع فولاني ظهره و وجهه إلى الحائط فقلت في نفسي ما أدري ما يصيبه في مرضه و ما سألته عن الإمام بعده فأنا أفكر في ذلك إذ حول وجهه إلي فقال إن الأمر ليس كما تظن ليس علي من وجعي هذا بأس.

عمر بن یزید نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا جبکہ آپؑ بیمار تھے آپؑ نے میری طرف پیٹھ کر لی اور چہرہ دیوار کی طرف موڑلیا، میں نے اپنے دل میں کہا: میں نہیں جانتا کہ آپؑ اس بیماری میں کہاں تک پہنچ جائیں گے اور میں نے آپؑ سے آپؑ کے بعد والے امام کے متعلق بھی نہیں پوچھا۔(راوی کہتا ہے) میں یہ سوچ ہی رہا تھا کہ آپؑ نے چہرۂ مبارک میری طرف کیا اور فرمایا: بات ایسے نہیں جیسے تم خیال کررہے ہو میری اس بیماری میں کوئی حرج نہیں ہے۔

حدیث ⑮ حدثنا الحسن بن علي عن عبيس عن مروان عن الحسين بن موسى الحناط قال خرجت أنا و جميل بن دراج و عائذ الأحمسي حاجين قال و كان يقول (لنا عائذ) إن لي حاجة إلى أبي عبد الله ع أريد أن أسأله عنها قال فدخلنا عليه فلما جلسنا قال لنا مبتدئا من أتى الله بما افترض عليه لم يسأله عما سوى ذلك قال فغمزنا عائذ فلما قمنا قلنا ما حاجتك؟ قال الذي

سمعنا منه إني رجل لا أطيق القيام بالليل فخفت أن أكون مأثوما مأخوذا به فأهلك.

حسین بن موسیٰ حناط نے بیان کیا کہ میں، جمیل بن دراج اور عائذ احمسی حج کرنے نکلے تو عائذ نے کہا مجھے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی ضروری کام ہے میں آپؑ سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں پس ہم آپؑ کے پاس گئے جب ہم بیٹھ گئے تو آپؑ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا: جو شخص اللہ کے فرائض ادا کر لے تو اللہ اس سے کسی چیز کا سوال نہیں کرے گا۔(حسین بن موسیٰ کہتے ہیں) عائذ نے ہمیں اشارہ کیا پس ہم اٹھ گئے، ہم نے عائذ سے کہا: تیری کیا حاجت تھی؟۔ اس نے کہا: وہی جو ہم نے آپؑ سے سنی۔ میں ایسا آدمی ہوں کہ قیام باللیل کی طاقت نہیں رکھتا پس مجھے یہ ڈر رہا کہ میں گناہ گار ہو کر عذاب میں نہ پکڑا جاؤں اور اس طرح کہیں ہلاک نہ ہو جاؤں۔

حدیث ⑯ حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن الحسن بن علان عن محمد بن عبد الله قال كنت عند الرضا فأصابني عطش شديد فكرهت أن أستسقي في مجلسه و دعا بماء بارد فذاقه و ناولني فقال يا محمد اشرب فإنه بارد فشربت.

محمد بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا کہ مجھے شدید پیاس لگی اور میں نے آپؑ کی مجلس میں پانی طلب کرنا پسند نہیں کیا۔ پس آپؑ نے ٹھنڈا پانی منگوایا اور اس کو چکھا پھر مجھے دے دیا اور فرمایا: اے محمد! پیو یہ ٹھنڈا پانی ہے پس میں نے پی لیا۔

حدیث ⑰ حدثنا أحمد بن محمد عن بعض أصحابنا عن جميل بن دراج عن أبي عبد الله ع قال سألته عن القضاء و القدر فقال هما خلقان من خلق الله و الله يزيد في الخلق ما يشاء و أردت أن أسأله عن المشية فنظر إلى

فقال یا جمیل لا أجیبك فی المشیة.

جمیل بن دراج نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ میں نے آپؑ سے قضا وقدر کے متعلق پوچھا تو آپؑ نے فرمایا: وہ اللہ کی مخلوق سے دو مخلوقیں ہیں اور اللہ جس مخلوق میں چاہتا ہے اضافہ کر دیتا ہے۔ (جمیل کہتا ہے) میں نے آپؑ سے اللہ کی مشیت کے متعلق پوچھنے کا ارادہ کیا تو آپؑ نے میری طرف دیکھا اور فرمایا: اے جمیل! میں تجھے مشیت کے متعلق کوئی جواب نہیں دیتا۔

حدیث ⑱ حدثنا محمد بن الحسین عن أبی داود المسترق عن عیسی الفراء عن مالك الجهنی قال کنت بین یدی أبی عبد الله ع فوضعت یدی علی خدی و قلت لقد عظمك الله و شرفك فقال یا مالك الأمر أعظم مما تذهب إلیه.

مالک جہنی نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے موجود تھا پس میں نے اپنا ہاتھ اپنے رخسار پر رکھا اور کہا: اللہ آپؑ کو عظمت وشرف بخشے۔ آپؑ نے فرمایا: اے مالک! یہ اَمر اس سے زیادہ عظیم ہے جس کی طرف تُو جا رہا ہے۔

حدیث ⑲ حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی الوشاء عن محمد بن حمران قال حدثنا زرارة قال قال أبو جعفر ع حدث عن بنی إسرائیل یا زرارة و لا حرج (قال) فقلت جعلت فداك إن فی حدیث الشیعة ما هو أعجب من أحادیثهم قال وأی شیء هو یا زرارة؟ قال فاختلس من قلبی فمکثت ساعة لا أذکر ما أرید قال لعلك ترید التقیة؟ قلت نعم قال صدق بها فإنها حق.

زرارہ نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اے زرارہ! بنی اسرائیل سے (روایات) بیان

کر سکتے ہو اس میں کوئی حرج نہیں۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں شیعت کی حدیث میں اُن سے بھی زیادہ عجیب بات ہے۔ آپؑ نے فرمایا: اے زرارہ! وہ کیا ہے؟۔(زرارہ کہتے ہیں) آپؑ میرے دل میں چھپی بات جان گئے تھے پس میں تھوڑی دیر خاموش رہا جیسے مجھے یاد نہ آرہا ہو جو میں بیان کرنا چاہتا تھا۔ فرمایا: شاید تو تقیہ کرنا چاہتا ہے۔ میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: اسے مان کہ یہ حق ہے۔

حدیث ⑳ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن عثمان بن عيسى عن داود العطار عن إبراهيم رفعه إلى أمير المؤمنين ع قال لو وجدت رجلا ثقة لبعثت معه هذا المال إلى المدائن إلى شيعة فقال رجل من أصحابه في نفسه لآتين أمير المؤمنين و لأقولن له أنا أذهب به فهو (يثق بي) فإذا أنا أخذته أخذت طريق الكرخة فقال يا أمير المؤمنين أنا أذهب بهذا المال إلى المدائن قال فرفع إلى رأسه ثم قال إليك عني خذ طريق الكرخة.

ابراھیم نے امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام تک مرفوع بیان کیا کہ آپؑ نے فرمایا: اگر مجھے کوئی با اعتماد آدمی مل جاتا تو اُس کے ساتھ یہ مال مدائن میں اپنے شیعوں کو پہنچا دیتا (ابراہیم کہتا ہے) ان کے ساتھیوں میں سے ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ میں امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاؤں اور کہوں کہ میں یہ مال لے جاتا ہوں تو وہ مجھ پر اعتماد کریں گے اور جب میں یہ مال لے لوں گا تو کرخہ کا راستہ اختیار کروں گا۔ پس وہ گیا اور کہنے لگا: امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام میں یہ مال مدائن لے جاؤں گا۔ آپؑ نے اُس کی طرف سر اٹھایا اور فرمایا: مجھ سے دور ہٹ اور کرخہ کا راستہ اختیار کر۔

حدیث ㉑ حدثنا علي بن حسان عن جعفر بن هارون الزيات قال كنت أطوف بالكعبة فرأيت أبا عبد الله ع فقلت في نفسي هذا هو الذي يتبع

(و الذی هو الإمام) و (الذی)هو کذا و کذا قال فما علمت به حتی ضرب یده علی منکبی ثم أقبل علی و قال (أَبَشَراً مِنّا واحِداً نَتَّبِعُهُ إِنّا إِذاً لَفِي ضَلال وَ سُعُر).

جعفر بن ہارون زیات نے بیان کیا کہ میں بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا تو میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا اور اپنے دل میں کہا: یہ وہ شخص ہیں جن کی پیروی کی جاتی ہے اور انہیں امام کہا جاتا ہے اور ان کے متعلق ایسا ایسا کہا جاتا ہے۔(جعفر بن ہارون کہتا ہے) میں نے آپؑ کو (ان خصوصیات کے ساتھ) نہیں جانا تھا یہاں تک کہ آپؑ نے اپنا ہاتھ میرے کاندھے پر رکھا پھر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا﴿اَبَشَرًا مِّنَّا وَاحِدًا نَّتَّبِعُهٗۤ ۙ اِنَّاۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ وَّسُعُرٍ﴾ ”کیا ہم اپنے میں سے ہی ایک واحد بشر کی پیروی کریں تب ہم یقیناً گمراہی اور جنون میں ہوں گے“۔ (قمر۔۲۴)

حدیث ۳۲ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسين بن برده (وعن جعفر بن بشير الخزاز) عن إسماعيل بن عبد العزيز قال قال لی أبو عبد الله ع ضع لی (فی المتوضأ ماء) قال فقمت فوضعت له فدخل قال فقلت فی نفسی أنا أقول فيه كذا و كذا و يدخل المتوضأ (يتوضا) فلم يلبث أن خرج فقال يا إسماعيل (بن عبد العزيز) لا ترفعوا البناء فوق طاقته فينهدم اجعلونا عبيدا مخلوقين و قولوا فينا (ما شئتم) قال إسماعيل (كنت أقول فيه و أقول)

اسماعیل بن عبدالعزیز نے بیان کیا کہ مجھ سے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: میرے لیے وضوء گاہ میں پانی رکھو۔میں نے اٹھ کر وضوء گاہ میں پانی رکھا تو آپؑ وضوء کرنے گئے، میں نے اپنے دل میں

سو چا کہ میں آپؑ سے ایسے اور ایسے کہتا ہوں جبکہ آپؑ وضوء گاہ میں وضوء کر رہے ہیں۔تھوڑی دیر بعد آپؑ باہر آئے اور فرمایا: اے اسماعیل! عمارت کو اپنی طاقت سے اونچا نہ کرو ورنہ وہ منہدم ہوجائے گی، ہمیں اللہ کا عبد و مخلوق مانو پھر ہمارے متعلق جو چاہو کہو۔اسماعیل کہتا ہے میں آپؑ کے متعلق ایسا ایسا کہتا تھا۔

حدیث ۲۳ حدثنا أبو طالب عن بكر بن محمد قال خرجنا من المدينة نريد منزل أبي عبد الله ع فلحقنا أبو بصير خارجا من زقاق و هو جنب و نحن لا نعلم حتى دخلنا على أبي عبد الله ع قال فرفع رأسه إلى أبي بصير فقال يا أبا محمد أ ما تعلم أنه لا ينبغي لجنب أن يدخل بيوت الأنبياء و الأوصياء؟ قال فرجع أبو بصير و دخلنا.

بکر بن محمد نے بیان کیا کہ ہم مدینے سے نکلے اور امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر جانے لگے ہمیں ابوبصیر بھی گلی سے باہر مل گئے جبکہ وہ حالت جنابت میں تھے لیکن ہمیں اس کا کوئی علم نہ تھا، جب ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس پہنچے تو آپؑ نے اپنا سر ابوبصیر کی طرف اٹھایا اور فرمایا: اے ابومحمد! کیا تم جانتے ہو کہ کسی جنبی کو یہ حق نہیں کہ وہ انبیاء و اوصیاء کے گھروں میں داخل ہو۔(بکر بن محمد کہتا ہے) آپؑ کے کہنے پر ابوبصیر لوٹ گئے اور ہم اندر داخل ہوگئے۔

حدیث ۲۴ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن الحسن بن علي بن فضال عن أسد بن أبي العلاء عن خالد بن نجيح الجوان قال كنا عند أبي عبد الله ع و أنا (والله) أقول في نفسي ليس يدرون هؤلاء بين يدي منهم قال فأدناني حتى جلست بين يديه ثم قال لي (يا) هذا (إن لنا ربا نعبده) ثلاث مرات.

خالد بن نجیح الجوان نے بیان کیا کہ ہم امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس تھے اللہ کی قسم میں اپنے دل میں کہہ رہا تھا کہ یہ لوگ نہیں جانتے کہ یہ کس کے درمیان موجود ہیں (خالد کہتا ہے) میں آپؑ کے سامنے بیٹھ گیا۔ پھر آپؑ نے مجھ سے فرمایا: اے شخص! ہمارا ایک رب ہے جس کی ہم بندگی کرتے ہیں۔ یہ بات تین دفعہ فرمائی۔

حدیث ۲۵ حدثنا محمد بن الحسين عن موسى بن سعدان عن عبد الله بن القاسم عن خالد بن نجيح الجوان قال دخلت على أبي عبد الله ع و عنده خلق فقنعت رأسي فجلست في ناحية و قلت في نفسي ويحكم ما أغفلكم عند من تكلمون عند رب العالمين قال فناداني ويحك يا خالد إني و الله عبد مخلوق لي رب أعبده إن لم أعبده و الله عذبني بالنار فقلت لا و الله لا أقول فيك أبدا إلا قولك في نفسك.

خالد بن نجیح الجوان نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ کے پاس بہت سے لوگ جمع تھے میں نے اپنا سر اونچا کرلیا اور ایک کونے میں بیٹھ گیا پھر اپنے دل میں کہا تمھارے لیے افسوس ہو تمھیں کس نے غافل کر دیا (تمھیں نہیں معلوم کہ) تم کس سے کلام کر رہے ہو یہی تو رب العالمین ہے۔ (خالد کہتا ہے) ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھ سے فرمایا: اے خالد! تیرے لیے ہلاکت ہو اللہ کی قسم! میں مخلوق ہوں میرا ایک رب ہے جس کی میں عبادت کرتا ہوں اللہ کی قسم! اگر میں اس کی عبادت نہ کروں تو وہ مجھے آگ سے عذاب دے گا۔ (خالد کہتا ہے) میں نے کہا: اللہ کی قسم! میں آپؑ کے متعلق کچھ نہیں کہوں گا مگر وہ جو آپؑ نے خود اپنے متعلق فرمایا۔

حدیث ۲۶ حدثنا محمد بن الحسين و يعقوب بن يزيد عن محمد بن أبي عمير عن عمر بن أذينة عن عبد الله النجاشي قال أصابت جبة لي قذى (من

فرا) من نضح بول شككت فيه (فغمرتها ماءاً) فی ليلة باردة فلما دخلت علی أبی عبدالله ع ابتدأنی فقال لی إن الفرا إذا غسلته بالماء فسد الفرا.

عبداللہ نجاشی نے بیان کیا کہ میرے جبہ کو جو کہ پوستین کا تھا پیشاب کے چھینٹے لگ گئے میں نے اسے ٹھنڈی رات میں پانی میں ڈبو دیا جب میں امام: ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: جب تو پوستین کو پانی میں ڈالے گا تو وہ خراب ہو جائے گی۔

حدیث ۲۷ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن محمد بن الفضيل عن أبی حمزة الثمالی عن علی بن الحسين ع قال قلت له جعلت فداك الأئمة يعلمون ما يضمر؟ فقال علمت و الله ما علمت الأنبياء و الرسل ثم قال (لی) أزيدك؟ قلت نعم قال و تزاد ما لم تزد الأنبياء.

ابوحمزہ ثمالی نے بیان کیا کہ میں نے امام علی بن حسین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: میں آپؑ پر قربان جاؤں کیا جو چیزیں پوشیدہ ہوتی ہیں ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے بھی جانتے ہیں؟۔ امامؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں ہر اس چیز کے متعلق جس کے متعلق انبیاء و رسول جانتے تھے۔ پھر مجھ سے فرمایا: کچھ مزید کہوں؟۔ میں نے کہا: ضرور۔ امامؑ نے فرمایا: ہمیں انبیاء کی نسبت بہت زیادہ (علم) دیا گیا ہے۔

باب نمبر ﴿۱۱﴾

ائمہؑ اپنے شیعوں کو اُن کے افعال اور اُن کے غیر کے افعال بتاتے ہیں

حدیث ① حدثنا إبراهيم بن هاشم عن أبي عبد الله البرقي عن إبراهيم بن محمد الأشعري عن أبي كهمس قال كنت نازلا بالمدينة في دار فيها وصيفة كانت تعجبني فانصرفت ليلا ممسيا فاستفتحت الباب ففتحت لي فمددت يدي فقبضت على ثديها فلما كان من الغد دخلت على أبي عبد الله ع فقال يا أبا كهمس تب إلى الله مما صنعت البارحة.

ابی کہمس نے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں ایک گھر میں ٹھہرے وہاں ایک لونڈی ہمیں اچھی لگی پس جب میں شام کو واپس آیا اور دروازہ کھلوایا تو اس نے میرے لیے دروازہ کھولا میں نے ہاتھ بڑھا کر اس کے پستان پر قبضہ کرلیا جب دوسرا دن ہوا اور میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ نے فرمایا: اے ابوکہمس! اللہ سے توبہ کرو اپنے اُس فعل سے جو تم نے گزشتہ رات کیا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن عبد الجبار عن أبي القاسم عن محمد بن سهل عن إبراهيم بن أبي البلاد عن مهزم قال كنا نزولا بالمدينة و كانت جارية لصاحب المنزل تعجبني و إني أتيت الباب فاستفتحت ففتحت لي

الجارية فغمزت ثديها فلما كان من الغد دخلت على أبي عبد الله ع فقال يا مهزم أين كان أقصى أثرك اليوم؟ فقلت له ما برحت المسجد فقال أ ما تعلم أن أمرنا هذا لا ينال إلا بالورع.

مھزم نے بیان کیا کہ ہم مدینہ میں آئے (جس گھر میں ہم ٹھہرے تھے) اس گھر والے کی ایک لونڈی مجھے اچھی لگی پس میں دروازے پر آیا اور اسے کھلوایا لونڈی نے دروازہ کھولا تو میں نے اس کے پستانوں پر قبضہ کرلیا۔ دوسرے دن میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا آپؑ نے فرمایا: اے مھزم! آج تم نے دن میں آخری کام کیا کیا۔ میں نے کہا: میں مسجد میں رہا۔ آپؑ نے فرمایا: کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہمارا امر پرہیزگاری کے سوا حاصل نہیں ہوتا۔

حديث ③ حدثنا محمد بن عبد الجبار عن الحسن بن الحسين عن أحمد بن الحسن الميثمي عن إبراهيم بن مهزم قال خرجت من عند أبي عبد الله ع ليلة ممسيا فأتيت منزلي بالمدينة و كانت أمي معي فوقع بيني و بينها كلام فأغلظت لها فلما أن كان من الغد صليت الغداة و أتيت أبا عبد الله ع (فلما دخلت) عليه فقال لي مبتدئا (يابنا مهزم) ما لك و للوالدة أغلظت في كلامها البارحة؟ أ ما علمت أن بطنها منزل قد سكنته؟ و أن حجرها مهد قد غمرته؟ و ثديها وعاء قد شربته؟ قال قلت بلى قال فلا تغلظ لها.

ابراھیم بن مھزم نے بیان کیا کہ میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس سے شام کے وقت نکلا اور مدینہ میں اپنے گھر پہنچا جبکہ میری ماں میرے ساتھ تھی پس میرے اور میری ماں کے درمیان کچھ بات چیت ہوئی یہاں تک کہ کچھ تلخ کلامی ہوگئی اور میں اپنی ماں کے ساتھ سختی سے پیش آیا۔ جب دوسرا دن ہوا اور میں نے صبح کی نماز ادا کی تو میں آپؑ کے پاس گیا جب میں اندر داخل ہوا تو آپؑ نے

میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: اے ابن مھزم! تُو اپنی والدہ کے ساتھ کس طرح سختی سے پیش آیا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اس کا بطن تیری رہائش گاہ بنا رہا اور اس کی گود تیرا گھوارہ بنی رہی جبکہ اس نے تجھے ڈھانپ رکھا تھا اُس کے پستان تیرا برتن بنے رہے جس سے تُو اپنا رزق لیتا تھا۔ (ابن مھزم کہتا ہے) میں نے کہا: بے شک ایسا ہی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: آئندہ اپنی والدہ سے سختی سے پیش نہ آنا۔

حدیث ۴ حدثنا أحمد بن محمد و الحسن بن علی بن النعمان عن أبيه (علی بن النعمان) عن محمد بن سنان رفعه قال إن عائشة قالت التمسوا لی رجلا شديد العداوة لهذا الرجل حتى أبعثه إليه قال فأتيت به فمثل بين يديها فرفعت إليه رأسها فقالت ما بلغ من عداوتك لهذا الرجل؟ قال فقال لها كثيرا ما أتمنى على ربي أنه و أصحابه فی وسطی فضربت ضربة بالسيف فسبق السيف الدم قالت فأنت له فاذهب بكتابی هذا فادفعه إليه ظاعنا رأيته أو مقيما أما إنك إن (رأيته ظاعناً رأيته راكبا على) بغلة رسول الله ص متنكبا قوسه معلقا كنانته بقربوس سرجه و أصحابه خلفه كأنهم طير صواف (فتعطيه كتابی هذا و إن عرض عليك طعامه و شرابه فلا تناولن منه شيئا فإن فيه السحر) قال فاستقبلته راكبا فناولته الكتاب ففض خاتمه ثم قرأه فقال تبلغ إلى منزلنا فتصيب من طعامنا و شرابنا و نكتب جواب كتابك؟ فقال هذا و الله ما لا يكون قال (فثنى رجله) فأحدق به أصحابه ثم قال له أسألك؟ قال نعم قال و تجيبنی؟ قال نعم قال (فأنشدك الله) هل قالت التمسوا لی رجلا شديدا عداوته لهذا الرجل فأتوها بك فقالت لك ما بلغ من عداوتك لهذا الرجل؟ فقلت كثيرا ما أتمنى على ربی أنه و أصحابه فی

وسطی و أنی ضربت ضربة بالسیف (یسبق السیف الدم)؟ قال اللهم نعم قال (فانشدك بالله) أقالت لك اذهب بكتابی هذا فادفعه إلیه ظاعنا كان أو مقیما أما إنك إن رأیته (ظاعنا رایته) راكبا (علی) بغلة رسول الله متنكبا قوسه معلقا كنانته بقربوس سرجه و أصحابه خلفه كأنهم طیر صواف (فتعطیه كتابی هذا؟) فقال اللهم نعم قال (فانشدتك الله) هل قالت لك إن عرض علیك طعامه و شرابه فلا تناولن منه شیئا فإن فیه السحر؟ قال اللهم نعم قال فمبلغ أنت عنی؟ قال اللهم نعم فإنی قد أتیتك و ما فی الأرض خلق أبغض إلی منك و أنا الساعة ما فی الأرض خلق أحب إلی منك فمرنی بما شئت قال أدفع إلیها كتابی هذا و قل لها ما أطعت الله و لا رسوله حیث أمرك الله بلزوم بیتك فخرجت ترددین فی العساكر و قل لهم ما أنصفتم الله و لا رسوله حیث خلفتم حلائلكم فی بیوتكم و أخرجتم حلیلة رسول الله ص قال فجاء بكتابه حتی طرحه إلیها و أبلغها مقالته ثم رجع إلیه فأصیب بصفین فقالت ما نبعث إلیه بأحد إلا أفسده علینا.

محمد بن سنان نے اس شخص سے (جو اِس واقعہ کا عینی گواہ ہے) مرفوع بیان کیا کہ عائشہ نے کہا میرے لئے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ شدید عداوت رکھنے والا آدمی تلاش کرو تا کہ میں اُسے علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بھیجوں پس مجھے عائشہ کے پاس لایا گیا، عائشہ نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے اس (علیؑ) کے ساتھ کیسی دشمنی ہے؟۔ میں نے اس کی طرف سر اٹھایا اور کہا میں یہ تمنا رکھتا ہوں کہ وہ اور اُن کے ساتھی میرے درمیان ہوں تو میں اس طرح تلوار ماروں کہ خون تلوار سے پہلے نکلے۔ عائشہ نے کہا تم ہی اس کام کے حقدار ہو میرا یہ خط لے جاؤ اور علی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حوالے کر دو چاہے وہ کہیں جا رہے ہوں یا وہاں مقیم

ہوں اگر تم انہیں کہیں سفر کرتے ہوئے دیکھو گے تو انہیں نبیؐ کی خچر پر سوار دیکھو گے اُن کی کمان کاندھے پر ہوگی اور ترکش دان زین کے پچھلے حصے کے ساتھ لٹکا ہوگا اُن کے اصحاب اُن کے پیچھے ہوں گے گویا کہ وہ صفیں باندھے ہوئے پرندے ہوں۔ اگر تُو اُنہیں یہ خط پیش کرے اور وہ تجھے کھانے پینے کی اشیاء پیش کریں تو اسے تناول نہ کرنا کیونکہ اس میں جادو ہے۔(وہ کہتا ہے) جب میں آپؑ کے پاس گیا تو آپؑ سوار تھے میں نے آپؑ کو خط دیا آپؑ نے اس کی مہر توڑی پھر اسے پڑھا پھر فرمایا: ہمارے گھر چلو اور وہاں سے کچھ کھا پی لو جب تک اس خط کا جواب لکھ دیا جائے گا۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! ایسا نہیں ہوسکتا۔ آپؑ مڑے اور اپنے ساتھیوں کو دیکھا پھر فرمایا: کیا میں تجھ سے ایک بات پوچھ سکتا ہوں؟۔ میں نے کہا: ہاں! پوچھئے۔ آپؑ نے فرمایا: جواب دو گے؟۔ میں نے کہا: ہاں۔ فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا عائشہ نے یہ نہیں کہا تھا کہ میرے لیے ایسا آدمی تلاش کرو جو اس شخص (علیؑ) سے شدید عداوت رکھتا ہو تو تجھے اس کے پاس لایا گیا پس اس نے تجھ سے پوچھا اس سے تیری کیسی عداوت ہے تُو نے کہا میں آرزو کرتا ہوں کہ وہ اور اُن کے ساتھی میرے درمیان ہوں تو ایسی تلوار چلاؤں کہ خون تلوار سے پہلے نکلے۔(وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا ہاں۔ آپؑ نے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ اس نے تجھے کہا میرا یہ خط لے جاؤ چاہے وہ کہیں کوچ کر رہے ہوں یا مقیم ہوں یہ ان کے حوالے کر دینا اگر دیکھو کہ وہ سفر پر ہیں تو وہ رسولؐ کی خچر پر سوار ہوں گے اُن کی کمان کاندھے پر ہوگی اور ترکش دان زین کے پچھلے حصے کے ساتھ لٹکا ہوگا اُن کے ساتھی اُن کے پیچھے ہوں گے گویا کہ وہ صفیں باندھے ہوئے پرندے ہوں پس میرا خط اُنہیں دے دینا۔(وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا: جی ہاں! انہوں نے ایسا ہی کہا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: میں تجھے اللہ کی قسم دیتا ہوں اس نے تجھے یہ بھی کہا ہے کہ اگر وہ (علیؑ) تجھے کھانے پینے کی اشیاء پیش کریں اسے تناول نہ کرنا کیونکہ اس میں جادو ہوگا۔(وہ شخص کہتا ہے) میں نے کہا جی ہاں۔ آپؑ نے

فرمایا: کیا تُو میری طرف سے اسے میرا خط پہنچائے گا۔ میں نے کہا ضرور پہنچاؤں گا جب میں آپؑ کے پاس آیا تو آپؑ میری نظر میں نہایت مبغوض شخص تھے اور اب اس زمین پر تمام مخلوق میں میرے نزدیک آپؑ سے زیادہ محبوب کوئی نہیں آپؑ جو چاہیں مجھے حکم دیں۔ آپؑ نے فرمایا: میرا یہ خط اسے پہنچا دینا اور اُسے کہنا کہ تم نے اللہ کی اور اس کے رسولؐ کی اطاعت نہیں کی جبکہ اس نے تم پر گھر میں رہنا لازم قرار دیا تھا مگر تم باہر نکل آئیں اور لشکروں میں چل پھر رہی ہو اور ان دونوں (طلحہ و زبیر) کو کہو کہ تم نے اللہ اور اس کے رسولؐ کے ساتھ انصاف نہیں کیا کہ تم اپنی بیویوں کو گھروں میں چھوڑ آئے مگر رسولؐ اللہ کی بیوی کو باہر نکال لائے۔ (وہ شخص کہتا ہے) میں آپؑ کا خط لے کر عائشہ کی طرف گیا اور اسے ملامت کی تو عائشہ نے کہا: ہم ان (علیؑ) کی طرف جس کو بھیجتے ہیں وہ اُسے ہمارے ہی خلاف کر دیتے ہیں۔

حدیث ۵ حدثنا محمد بن الحسين عن حرب الطحان قال أخبرني أحمد و كان من أصحاب أبي الجارود عن الحارث بن حصيرة الأزدي قال قدم رجل من أهل الكوفة إلى خراسان فدعا الناس إلى ولاية جعفر بن محمد ع قال ففرقة أطاعته و أجابت و فرقة جحدت و أنكرت و فرقة ورعت و وقفت قال فخرج من كل فرقة رجل فدخلوا على أبي عبد الله ع قال فكان المتكلم منهم الذي ورع و وقف و قد كان مع بعض القوم جارية فخلا بها الرجل و وقع عليها فلما دخلنا على أبي عبد الله ع و كان هو المتكلم فقال له أصلحك الله قدم علينا رجل من أهل الكوفة فدعا الناس إلى طاعتك و ولايتك فأجاب قوم و أنكر قوم و ورع قوم و وقفوا قال فمن أي الثلاث أنت؟ قال أنا من الفرقة التي ورعت و وقفت قال فأين كان ورعك ليلة كذا و كذا (مع

الجارية)؟ قال فارتاب الرجل.

حارث بن حصیر ازدی نے بیان کیا کہ ایک کوفے کا رہنے والا خراسان آیا تو لوگوں کو جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت کی طرف دعوت دینے لگا پس ایک گروہ نے آپؑ کی اطاعت قبول کر لی اور ایک گروہ نے قبول نہ کی اور انکار کیا اور ایک گروہ نے ورع (پرہیز گاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا پس ہر فرقے کا ایک ایک آدمی اٹھا اور امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلا گیا ان میں سے کلام کرنے والا وہ تھا جس نے ورع (پرہیز گاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا تھا اور اسی شخص کے ساتھ ایک کنیز بھی تھی جس کے ساتھ اس نے خلوت اختیار کر کے جماع کیا تھا۔ جب سب امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گئے تو اسی شخص نے کلام کیا، اس نے امامؑ سے کہا: اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے ایک آدمی اہل کوفہ سے ہمارے پاس آیا ہے جو لوگوں کو آپؑ کی اطاعت وولایت کی طرف دعوت دیتا ہے پس ایک گروہ نے مان لیا اور ایک گروہ نے انکار کیا اور ایک گروہ نے ورع (پرہیز گاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا۔ امامؑ نے فرمایا: تُو تینوں میں سے کس گروہ سے ہے۔ اس نے کہا میں اس گروہ سے ہوں جس نے ورع (پرہیز گاری) اختیار کرتے ہوئے توقف کیا۔ امامؑ نے فرمایا: فلاں فلاں رات کو اس لڑکی کے ساتھ تیری ورع (پرہیز گاری) کہاں چلی گئی تھی۔ پس وہ شخص شک میں پڑ گیا۔

حديث ⑥ حدثنا محمد بن الحسين عن إبراهيم بن أبي البلاد عن عمار السجستاني قال كان عبد الله النجاشي منقطعا إلى (عبد الله بن الحسن) يقول بالزيدية فقضى أني خرجت (انا) وهو إلى مكة فذهب هذا إلى (عبد الله بن الحسن) و جئت أنا إلى أبي عبد الله ع قال فلقيني بعد فقال استأذن لي على صاحبك فقلت لأبي عبد الله ع إنه سألني الإذن له عليك قال فقال ائذن له

قال فدخل عليه فسأله (قال) فقال له أبو عبد الله ع ما دعاك إلى ما صنعت؟ تذكر يوم كذا يوم مررت على باب قوم فسال عليك ميزاب من الدار فسألتهم فقالوا إنه قذر فطرحت نفسك في النهر مع ثيابك و عليك مصبغة فاجتمعوا عليك الصبيان (يصيحون بك) يضحكون منك قال عمار فالتفت الرجل إلي فقال ما دعاك أن تخبر بخبري أبا عبد الله؟ قال قلت لا و الله ما أخبرته هو ذا قدامي يسمع كلامي قال فلما خرجنا قال لي يا عمار هذا صاحبي دون غيره.

عمار سجستانی نے بیان کیا کہ عبداللہ نجاشی کٹ کر عبداللہ بن الحسن کی طرف ہو گئے وہ زیدیہ کا قول کہتے تھے پس فیصلہ ہوا کہ میں اور وہ مکہ کی طرف جائیں گے وہ عبداللہ بن حسن کے پاس چلے اور میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس چلا گیا۔اس کے بعد وہ ملے اور کہنے لگے: اپنے امامؑ سے ملاقات کی مجھے بھی اجازت لے دیجئے۔ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا کہ اس نے آپؑ سے ملاقات کی اجازت چاہی ہے۔آپؑ نے فرمایا: اسے اجازت دے دو۔ وہ آیا تو امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے فرمایا: جب تُو فلاں گھر کے پاس سے گزرا تو تجھ پر اس گھر کا پرنالہ بہہ گیا تیرے پوچھنے پر گھر والوں نے بتایا کہ اس کا پانی ناپاک تھا تو کپڑوں سمیت نہر میں کود پڑا تُو نے رنگین لباس پہن رکھا تھا پس وہاں کے بچے جمع ہو گئے اور تجھ پر ہنسنے لگے۔نجاشی نے عمار کی طرف نظر کی اور کہا تم نے مجھ سے کس بات کا بدلہ لیا کہ یہ ساری روداد امامؑ کو سنا دی۔عمار نے کہا: اللہ کی قسم! میں نے امامؑ کو کچھ نہیں بتایا بلکہ وہ تو مجھ سے پہلے ہی میرے کلام کو سن چکے تھے (راوی کہتا ہے) جب ہم باہر نکل آئے تو مجھ سے کہا اے عمار! میرے خیال سے آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہمارے ساتھ تھے۔

حدیث ⑦ حدثنا عمر بن علي، عن (عمه عمر بن محمد)، عن صفوان بن

يحيى، عن جعفر بن محمد(بن) الأشعث قال: اتدرى ما كان سبب دخولنا فى هذا الأمر و معرفتنا به وما كان عندنا فيه ذكر ولا معرفة بشىء مما عند الناس؟ قال: قلت (له): ما ذاك؟ قال: ان ابا جعفر عليه السلام يعنى ابا الدوانيق۔ قال لأبى محمد (بن) الأشعث: يا محمد، (ابغ لى) رجلاً له عقل يودّى عنى، فقال له: انى قد اصبته لك، هذا فلان ابن مهاجر خالى، قال: فأئتنى به، قال فأتاه بخاله۔ فقال له ابو جعفر: يابن مهاجر، خُذ هذا المال۔ فأعطاه(أُلوف دنانير) أو ما شاء الله من ذلك۔ (فقال: خذا هذا المال) وائت المدينة والق عبدالله بن الحسن وعدّة من أهل بيته فيهم جعفر بن محمد فقل لهم: انى رجل غريب من أهل خراسان وبها شيعه من شيعتكم وجهوا اليكم بهذا المال، فادفع الى كل واحد منهم على هذا الشرط كذا و كذا، فاذا قبضوا المال فقل: انى رسول وأُحب ان يكون معى خطوطكم بقبضكم ما قبضتم منى۔ قال: فأخذ المال وأتى المدينة ثم رجع الى ابى جعفر۔ وكان محمد بن الأشعث عنده۔ فقال ابو جعفر: ماوراك؟ قال: اتيت القوم (وفعلت ما امرتنى به) وهذه خطوطهم بقبضهم خلا جعفر بن محمد فانّى اتيته وهو يصلى فى مسجد الرسول عليه السلام فجلست خلفه وقلت: ينصرف فأذكر له ما ذكرت لأصحابه، فعجل وانصرف ثم التفت الى فقال: يا هذا اتّق الله ولا تغرّن اهل البيت محمد عليه السلام وقل لصاحبك اتّق الله ولا تغرّن اهل بيت محمد عليه السلام فانّهم قريبوا العهد بدولة بنى مروان اكلّهم محتاج قال: فقلت: وماذا أصلحك الله؟ فقال: أُذن منى فأخبرنى بجميع

ماجری بینی وبینك حتّٰی کانه کان ثالثنا۔ قال: فقال ابو جعفر (له) یابن مهاجر، اعلم أنّه لیس من اهل بیت النبوة الّا وفیهم محدّث، وان جعفر بن محمد محدّث الیوم فکانت هذه دلالة انا قلنا بهذه المقالة۔

صفوان بن یحییٰ نے جعفر بن محمد بن الاشعث سے بیان کیا وہ کہتا ہے کیا تم ہمارے اس امر میں داخل ہونے اور اسکے متعلق معرفت رکھنے کا سبب جانتے ہو؟ اور ہمارے متعلق اس میں کیا نصیحت ہے۔(راوی کہتا ہے) میں نے کہا وہ کیا ہے؟ جعفر بن محمد بن الاشعث نے کہا: ابوجعفر یعنی ابودوانیق نے میرے باپ محمد اشعث کو کہا: اے محمد! تُو میرے لیے کسی ایسے آدمی کو تلاش کر جو صاحبِ عقل ہو اور میرا فرمانبردار ہو۔ اُنہوں نے اس سے کہا میں تیرے لیے ابنِ مہاجر کو لے کر آتا ہوں جو میرا ماموں ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے لے آؤ۔(راوی کہتا ہے) وہ اپنے ماموں کے پاس آیا تو ابوجعفر نے اس سے کہا اے ابنِ مہاجر! اس مال کو لے لے اور انہوں نے اسے کئی ہزار دینار دیئے یا خدا جانتا ہے کتنے دیئے۔ اس نے کہا تو مدینہ جا اور عبداللہ ابن حسن سے ملاقات کر اور اس کے گھر والوں میں جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی ہیں ان سے جا کر کہہ کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اور خراسان کا رہنے والا ہوں وہاں کے رہنے والے شیعوں میں سے کسی شیعہ نے آپؑ کے لیے یہ مال بھیجا ہے پس تو اُن میں ہر ایک کو وہ مال دے دینا فلاں فلاں شرط پر۔ جب اس نے مال لے لیا تو پھر اس سے کہا کہ اے ابنِ مہاجر! اُن سے جا کر یہ کہنا میں ایک قاصد ہوں میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ آپ نے لیا ہے آپ اس کی رسید بنا کر مجھے دیں۔ پس وہ مال لے کر مدینہ پہنچا پھر وہ ابوجعفر کے پاس واپس آیا تو محمد بن اشعث بھی اس کے پاس تھا۔ ابوجعفر نے کہا کیسا رہا تمھارا معاملہ۔ اس نے کہا میں اسی قوم کے پاس گیا تھا اور وہی کچھ سرانجام دیا جو آپ نے مجھے کہا تھا اور یہ ان کی رسیدیں ہیں سوائے جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کیونکہ جب میں آپؑ کے پاس گیا تو وہ مسجد نبوی میں نماز پڑھ رہے

تھے میں جا کر آپؑ کے پیچھے بیٹھ گیا آپؑ اپنی جگہ سے ہٹے اور میں نے آپؑ سے وہ کچھ بیان کیا جو آپؑ کے ساتھیوں سے کہا تھا پس آپؑ نے جلدی کی اور میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اللہ سے ڈر اور اہل بیتِ رسولؐ کے متعلق غلط گمان نہ کر۔ تُو جا کر اپنے صاحب سے یہ کہہ دینا کہ تُو بھی اللہ سے ڈر اور اہل بیتِ رسولؐ کے متعلق غلط گمان نہ رکھ کیونکہ وہ بنومروان کے زمانہ حکومت کے قریب ہیں۔ ابن مہاجر کہتا ہے میں نے کہا یہ کیا ماجرہ ہے اللہ آپ کو اصلاح پر قائم رکھے۔ امامؑ نے کہا میرے قریب آ۔ پس انہوں نے مجھے وہ سارا قصہ سنایا جو تیرے اور میرے درمیان طے ہوا تھا۔ (ابن مہاجر کہتا ہے) ایسے لگ رہا تھا گویا کہ وہ ہم میں تیسرے ہوں۔ (راوی کہتا ہے) ابوجعفر نے کہا: اے ابن مہاجر! ہر زمانے میں اہل بیتِ نبوتؐ میں سے ایک مُحدَّث ہوتا ہے اور آج کے مُحدَّث جعفر بن محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں اسلئے جو کچھ ہم نے کہا وہ انہوں نے بیان کر دیا۔

حدیث ۸ حدثنا أحمد بن محمد (عن احمد بن محمد) بن أبي نصر قال استقبلت الرضا ع إلى القادسية فسلمت عليه فقال لي اكتر لي حجرة لها بابان باب إلى الخان و باب إلى خارج فإنه أستر عليك قال و بعث إلي بزنفيلجة فيها دنانير صالحة و مصحف (و كان يأتيني) رسوله في حوائجه فاشتري له و كنت يوما وحدي ففتحت المصحف لأقرأ فيه فلما نشرته نظرت في (لم يكن) فإذا فيها أكثر مما في أيدينا أضعافه (فقدمت على قراءتها) فلم أعرف منها شيئا فأخذت الدواة و القرطاس فأردت أن أكتبها لكي أسأل عنها فأتاني مسافر قبل أن أكتب منها بشيء و (معه) منديل و خيط و خاتمه فقال مولاي يأمرك أن تضع المصحف في منديل و تختمه و تبعث إليه بالخاتم قال ففعلت ذلك.

احمد بن محمد بن ابی نصر نے بیان کیا کہ میں امام رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے استقبال کے لیے قادسیہ پہنچا تو میں

نے آپؑ کو سلام کہا۔ آپؑ نے فرمایا: میرے لیے ایک حجرہ کرائے پر لے لو جس کے دو دروازے ہوں ایک دروازہ دکان کی طرف اور دوسرا باہر ہو کیونکہ وہ تیرے لیے پردہ ہوگا پھر میری طرف آپؑ نے ایک تھیلی بھیجی جس میں دینار اور ایک قرآن بھی تھا۔ آپؑ کا ایلچی اپنی ضرورتوں کے لیے میرے پاس آتا پس میں اسے کچھ چیزیں خرید کر دے دیتا۔ ایک دن میں اکیلا تھا تو قرآن کھولا تا کہ اُسے پڑھوں جب میں نے اسے کھولا تو سورۃ البینۃ (لم یکن الزین کفرد) میں دیکھا کہ جو قرآن ہمارے پاس ہے اس سے کئی گنا زیادہ اس میں موجود ہے میں اس کی پڑھائی کی طرف آیا تو میں نہ پہچان پایا اور دوات کاغذ لے کر چاہا کہ اسے لکھ لوں تا کہ اس کے متعلق پوچھوں لیکن میرے لکھنے سے پہلے میرے پاس ایک مسافر آیا اس کے پاس رومال، دھاگہ اور مہر تھی۔ اس نے کہا: میرا مولاؑ تجھے حکم دیتا ہے کہ قرآن کو رومال میں رکھ کر مہر لگا دے اور پھر وہ انگھوٹھی واپس کر دے۔ پس میں نے ویسا ہی کیا جیسا اُس نے کہا تھا۔

حدیث ⑨ حدثنا علی بن إسماعیل عن محمد بن إسماعیل (بن بزیع) عن سعدان بن مسلم عن شعیب العقرقوفی قال بعث معی رجل بألف درهم فقال إنی أحب أن أعرف فضل أبی عبد الله ع علی أهل بیته ثم قال خذ خمسة دراهم ستوقة فاجعلها فی الدراهم و خذ من الدراهم خمسة فصرها فی لبنة قمیصك فإنك ستعرف فضله قال فأتیت بها أبا عبد الله ع فنثرها و أخذ الخمسة قال هاك خمستك و هات خمستنا.

شعیب عقرقوفی نے بیان کیا کہ ایک شخص نے میرے ساتھ ایک ہزار درہم بھیجے اور کہا میں پسند کرتا ہوں کہ اہل بیت پر امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فضیلت پہچانوں پھر کہا پانچ درہم لو اور انہیں اپنے پانچ درہموں میں ملا دو اور اسے اپنی قمیض کی جیب میں ڈال لو پھر امامؑ کے پاس جاؤ تمہیں ان کی فضیلت

معلوم ہو جائے گی۔ اس نے کہا: میں اسے لیکر امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا آپؑ نے تمام درہموں کو بکھیر دیا اور پانچ لے لیے پھر فرمایا: یہ تیرے پانچ ہیں اور یہ ہمارے پانچ۔

حدیث ⑩ حدثنا سلمة بن الخطاب عن عبد الله بن محمد عن عبد الله بن القاسم بن الحارث البطل عن مرازم قال دخلت المدينة فرأيت جارية فى الدار التى نزلتها فعجبتنى فأردت أن أتمتع منها فأبت أن تزوجنى نفسها قال فجئت بعد العتمة فقرعت الباب فكانت هى التى فتحت لى فوضعت يدى على صدرها فبادرتنى حتى دخلت فلما أصبحت دخلت على أبى الحسن ع فقال يامرازم ليس من شيعتنا من خلا ثم لم يرع قلبه.

مرازم نے بیان کیا کہ میں مدینے میں داخل ہوا تو ایک گھر میں ایک کنیز دیکھی جہاں میں اترا تھا پس مجھے وہ اچھی لگی میں نے اس سے متعہ کرنا چاہا تو اس نے مجھ سے متعہ کرنے سے انکار کر دیا۔(وہ کہتا ہے) میں عشاء کے بعد آیا اور دروازہ کھٹکھٹایا تو اسی کنیز نے دروازہ کھولا میں نے اپنا ہاتھ اس کے سینے پر رکھا وہ جلدی سے واپس پلٹ گئی۔ جب صبح ہوئی تو میں امام ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے مرازم! وہ شخص ہمارے شیعوں میں سے نہیں جو تنہائی میں جا کر اپنے دل کی رعایت نہ کرے۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن بكار بن كردم عن أبى عبد الله ع قال إن جويرية بن مسهر العبدى خاصمه رجل فى فرس أنثى فادعيا جميعا الفرس فقال أمير المؤمنين ألواحد منكما البينة؟ فقال لا فقال لجويرية أعطه الفرس فقال له يا أمير المؤمنين بلا بينة؟ فقال له و الله لأنا أعلم بك منك بنفسك أتنسى صنيعك بالجاهلية الجهلاء فأخبره

بذلك.

عمر بن عبد العزیز نے بیان کیا کہ بکار بن کردم نے ابو عبد اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا آپؑ نے فرمایا: جو یریہ بن مسہر عبدی سے ایک آدمی نے گھوڑے کے متعلق جھگڑا کیا پس ان دونوں نے گھوڑے کا دعویٰ کیا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: کیا تمھارے پاس کوئی دلیل ہے کہنے لگے نہیں ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں ہے تو امیرؑ المومنین نے جو یریہ سے فرمایا: یہ گھوڑا اسے دے دو۔ جو یریہ نے کہا امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام بغیر کسی دلیل کے۔ آپؑ نے فرمایا: اللہ کی قسم! جتنا تم اپنے آپؑ کو جانتے ہو میں اُس سے زیادہ تمھیں جانتا ہوں کیا تم اپنا جاہلیت کا کارنامہ بھول گئے پھر اسے اس کی خبر دی۔

حدیث ⑫ حدثنا معاوية بن حكيم عن سليمان بن جعفر الجعفري قال كنت عند أبي الحسن ع بالحمراء في مشربة مشرفة على البر و المائدة بين أيدينا إذ رفع رأسه فرأى رجلا مسرعا فرفع يده عن الطعام فما لبث أن جاء فصعد إليه فقال البشرى جعلت فداك مات الزبيري فأطرق إلى الأرض و تغير ليس بأكبر ذنوبه قال و الله مما خطيئاتهم أغرقوا فأدخلوا نارا ثم مد يده فأكل فلم يلبث أن جاء رجل مولى له فقال(له) جعلت فداك مات الزبيري فقال و ما كان سبب موته؟ فقال شرب الخمر البارحة فغرق فيه فمات.

سلیمان بن جعفر جعفری نے بیان کیا کہ میں امام ابو الحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حمرا میں ایک بلند کمرے میں چادر پر بیٹھا تھا اور ہمارے سامنے دسترخوان لگا ہوا تھا۔ جب میں نے اپنا سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک آدمی (جانے کی) جلدی کر رہا ہے پس آپؑ نے اپنا ہاتھ کھانے سے ہٹا لیا زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ وہ آدمی آ گیا وہ امامؑ کی طرف آیا اور کہا آپؑ کو مبارک ہو زبیری مر گیا ہے میں آپؑ پر قربان

جاؤں۔ یہ سنتے ہی امامؑ نے سر جھکا لیا اور آپؑ کے چہرۂ مبارک کا رنگ تبدیل ہو گیا پھر فرمایا: اللہ کی قسم! وہ اپنے گناہوں کی وجہ سے غرق ہو گیا اور آگ میں داخل کر دیا گیا پھر آپؑ کھانا تناول فرمانے لگے زیادہ دیر نہ گزری تھی کہ ایک آدمی آیا جو آپؑ کا غلام تھا اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں زبیری مر گیا امامؑ نے پوچھا: اس کے مرنے کا سبب کیا تھا اس نے بتایا کل رات اس نے شراب پی اور اس میں غرق ہو کر مر گیا۔

حدیث ⑬ حدثنا محمد بن عيسى عن حماد بن عيسى عن الحسين بن المختار عن أبي بصير قال قدم بعض أصحاب أبي جعفر ع فقال لي لا ترى و الله أبا جعفر أبدا قال فلقفت صكا فأشهدت شهودا في الكتاب في غير ابان الحج ثم قال إني خرجت إلى المدينة فاستأذنت على أبي جعفر ع فلما نظر إلي قال يا أبا بصير ما فعل الصك؟ قال قلت جعلت فداك إن فلانا قال لي و الله لا ترى أبا جعفر أبدا.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کا کوئی ساتھی میرے پاس آیا اور کہنے لگا: اللہ کی قسم! تم ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی نہیں دیکھ پاؤ گے (ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے اس کا اقرار نامہ لکھ لیا اور حج کے موقع کے علاوہ اس پر گواہ بنا لیے۔ پھر میں مدینے گیا تو امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اجازت لی جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: ابوبصیر! اس دستاویز کا کیا ہوا۔ میں نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں فلاں نے مجھے کہا کہ تم ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی نہ دیکھ پاؤ گے۔

حدیث ⑭ حدثنا أيوب بن نوح عن صفوان بن يحيى عن شعيب قال حدث أبو جعفر أن علي بن دراج حدثه أن المختار استعمله على بعض عمله و أن المختار أخذه فحبسه و طلب منه مالا حتى إذا كان (يوما) من الأيام

دعاه هو و بشر بن غالب فهددهما بالقتل فقال له بشر بن غالب و كان رجلا متنكرا و الله ما تقدر على قتلنا قال لم و مم ذلك ثكلتك أمك و أنتما أسيران في يدي؟ قال لأنه جاءنا في الحديث أنك إنما تقتلنا حين تظهر على دمشق فتقتلنا على درجها قال له المختار صدقت قد جاء هذا قال فلما قتل المختار خرجا من محبسهما قال علي فأتيت عبد الله بن محمد أبا هاشم فقلت إن المختار كان استعملني على بعض عمله و إني أصبت مالا من مال الله فاستودعت طائفة منه من ذلك المال و أكلت و أعطيت و أنا أحب أن تجعلني من ذلك في حل فقال عبد الله بن محمد ما أنا بصاحب ذاك قال فانصرفت من عنده فلقيت أبا جعفر ع فوجدت عنده الأمور و الشئون و قلت له مثل ما قلت لعبد الله قال ما ذهب منك همدان فأنت منه في حل و ما نكحت و ما أعطيت و ما هناك فأنت منه في حل قال علي فقلت له إن فلانا قال و كان منزله في زقاق أصحاب الزجاج إنه سأل الحسن بن علي يستقطعه أرضا في الرجعة فقال الحسن أنا أصنع بك ما هو خير لك من ذلك أضمن لك الجنة علي و على آبائي قال فقال نعم و سألت أبا جعفر ع هل كان هذا؟ فقال نعم فقلت لأبي جعفر ع عند ذلك فأنا أحب أن تضمن لي الجنة عليك و على آبائك كما ضمن الحسن لفلان قال نعم۔

قال فزعم أبو بصير أن عليا حدثه بهذا الحديث عند الموت و أنه هو الذي أغمضه و لم يسمع هذا الحديث من أبي بصير أحد حتى أتى المدينة (قال) فدخلت على أبي جعفر ع قال فلما رآني قال مات علي؟ قلت نعم قال

(رحمه الله) قال حدثك بكذا و كذا فلم يدع شيئا مما حدثني به على (الا قصه على) فقلت عند ذلك و الله ما كان عندى حين حدثني بهذا الحديث أحد و لا خرج منى إلى أحد حتى أتيتك فمن أين علمت هذا؟ قال فغمز فخذى بيده ثم قال (هيه هيه) اسكت الآن.

شعیب نے بیان کیا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام نے یہ حدیث بیان کی کہ علی بن دراج نے انہیں بتایا: مختار نے اسے اپنے کسی کام پر عامل بنایا، پھر مختار نے اسے پکڑ کر قید کر دیا اور اس سے کچھ مال مانگا۔ آخر ایک دن اسے اور بشر بن غالب کو بلایا اور ان دونوں کو قتل کی دھمکی دی۔ بشر بن غالب جو ایک بدخلق آدمی تھا اس نے کہا: اللہ کی قسم! تُو ہمارے قتل پر قدرت نہیں رکھتا تو مختار نے کہا: کیوں نہیں اور کس وجہ سے تجھے تیری ماں گم پائے حالانکہ تم دونوں میرے سامنے قیدی ہو۔ اس نے کہا: اس لیے کہ حدیث میں آیا ہے تم ہمیں اس وقت قتل کرو گے جب تم دمشق پر غالب آجاؤ گے پس ہمیں اس کی سیڑھیوں پر قتل کرو گے۔ مختار نے کہا: تُو نے سچ کہا۔ جب مختار قتل ہوا تو یہ آزاد ہو گئے۔ علی بن دراج کہتے ہیں پھر میں عبداللہ بن محمد ابو ہاشم کے پاس آیا میں نے کہا مختار نے مجھے اپنے کسی کام پر عامل بنایا تھا اور مجھے اللہ کا بہت سا مال ملا تو میں نے اس کا کچھ حصہ بطور امانت رکھا، کچھ کھایا اور کچھ دیا میں چاہتا ہوں کہ آپ مجھے وہ معاف کر دیں۔ عبداللہ بن محمد نے کہا: میں اس کا حق نہیں رکھتا (علی بن دراج کہتا ہے) پھر میں وہاں سے واپس آ گیا اور ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے ملا تو آپؑ کے پاس میں نے کئی معاملات پائے میں نے آپؑ سے وہی کہا جو عبداللہ کو کہا تھا۔ آپؑ نے فرمایا: جو تجھ سے ہمدان میں گیا اس میں تجھے معافی ہے اور جو تو نے نکاح کیا، عطیہ دیا اور جو وہاں موجود ہے اس سے تو آزاد ہے۔ (علی بن دراج کہتا ہے) میں نے آپؑ سے کہا: فلاں شخص کہتا ہے جس کا گھر زجاج کے ساتھیوں کی گلی میں تھا، وہ حسن بن علی علیہ الصلوۃ والسلام سے رجعت میں جاگیر مانگ رہا تھا تو حسن علیہ الصلوۃ والسلام نے

فرمایا: میں تیرے ساتھ ایسا سلوک کروں گا جو اس سے بہتر ہو گا اور پھر میں تیرے لیے اپنے اوپر لازم قرار دوں گا اور اپنے آباءواجداد کی طرف سے تیرے لئے جنت کا ضامن ہوجاؤں گا۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) اس نے کہا: ٹھیک ہے۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے سوال کیا کیا ایسا ہی ہے(جس طرح حسن علیہ الصلوۃ والسلام فلاں آدمی پر ضامن ہوئے)۔ آپؑ نے فرمایا: ہاں!۔(ابوبصیر کہتے ہیں) میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا: میں یہ چاہتا ہوں جس طرح امام حسن علیہ الصلوۃ والسلام فلاں شخص پر ضامن بنے تھے اسی طرح آپؑ میرے بھی ضامن بن جائیں۔آپؑ نے فرمایا: ٹھیک ہے۔(راوی کہتا ہے) ابوبصیر کا گمان تھا کہ علی بن دراج نے (ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام) کو موت کے وقت یہ حدیث بیان کی تھی پس یہ حدیث ابوبصیر سے کسی نے نہیں سنی حتیٰ کہ وہ مدینے میں آ گئے۔ ابوبصیر نے کہا: میں ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس گیا جب آپؑ نے مجھے دیکھا تو فرمایا: علی مر گیا ہے؟۔ میں نے کہا: جی ہاں!۔فرمایا: اللہ اس پر رحم کرے۔ تجھے اس نے فلاں اور فلاں حدیث بیان کی ہیں پھر جو جو احادیث اس نے مجھے بیان کی تھیں آپؑ نے مجھے بتا دیں۔ میں نے کہا: وہ کسی کے پاس بھی نہیں گیا یہاں تک کہ میں آپؑ کے پاس آیا پھر یہ بات آپؑ نے کہاں سے پائی۔آپؑ نے میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا: خاموش ہوجا۔

حدیث ۱۵ حدثنا محمد بن عيسى عن (أبي علي بن راشد) قال قدمت على أحمال فأتاني رسوله قبل أن أنظر في الكتب أن أوجهه بها إليه سرح إلى بدفتر كذا ولم يكن عندي في منزلي دفتر أصلا قال فقمت أطلب ما لا أعرف بالتصديق له فلم أقع على شيء فلما ولى الرسول قلت مكانك فحللت بعض الأحمال فتلقاني دفتر لم أكن علمت به إلا أن أعلمت أنه لم يطلب إلا حقا فوجهت به إليه.

ابو علی بن راشد نے بیان کیا کہ میرے پاس کچھ سامان آیا اس سے پہلے کہ میں کتاب میں دیکھتا میرے پاس امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایلچی آیا اس نے کہا: میں اُسے وہ چیز دے دوں جو دفتر آپؑ نے میرے پاس بھیجا تھا (فلاں اور فلاں) جبکہ جہاں میں بیٹھا تھا وہاں کوئی دفتر ہی نہیں تھا۔ وہ کہتا ہے میں کھڑا ہوا اور میں تلاش کرنے لگا اس کی تصدیق کرنے کے لیے جسے میں نہیں جانتا تھا مجھے اسکا کوئی علم نہ ہو سکا۔ جب ایلچی واپس جانے لگا تو میں نے کہا: اپنی جگہ پر رکے رہو اور میں نے کچھ سامان کھولا تو مجھے اس میں ایک رجسٹر مل گیا جسکا مجھے پہلے علم نہیں تھا مگر اتنا جانتا تھا کہ آپؑ نے حق کا ہی مطالبہ کیا ہوگا۔ پس میں اس کی طرف متوجہ ہو گیا۔

حدیث ⑯ حدثنا أحمد بن موسى عن محمد بن أحمد المعروف بغزال عن أبي عمر الدماري عمن حدثه قال جاء رجل إلى أبي عبد الله ع و كان له أخ جارودي فقال له أبو عبد الله كيف أخوك؟ قال جعلت فداك خلفته صالحا قال و كيف هو؟ قال قلت هو مرضي في جميع حالاته و عنده خير إلا أنه لا يقول بكم قال و ما يمنعه؟ قال قلت جعلت فداك يتورع من ذلك قال فقال لي إذا رجعت إليه فقل له أين كان ورعك ليلة نهر بلخ أن تتورع قال فانصرفت إلى منزله فقلت لأخي ما كانت قصتك ليلة نهر بلخ؟ (اتتورع من أن تقول بإمامة جعفر ع و لا تورع من ليلة نهر بلخ؟) (قال) قال و من أخبرك؟ قلت إن أبا عبد الله ع سألني فأخبرت أنك لا تقول به تورعا فقال لي قل له أين كان ورعك ليلة نهر بلخ فقال يا أخي اشهد أنه كذا كلمة لا يجوز أن تذكر قال قلت ويحك اتق الله كل ذا ليس هو هكذا قال فقال ما علمه؟ و الله ما علم به أحد من خلق الله إلا أنا و الجارية و رب العالمين قال قلت و ما

كانت قصتك؟ قال خرجت من وراء النهر و قد فرغت من تجارتي و أنا أريد مدينة بلخ فصحبني رجل معه جارية له حسناء(فصاحبته في الطريق) حتى عبرنا نهر بلخ فأتيناه ليلا فقال لي (الرجل مولى الجارية) إما أحفظ عليك و تقدم أنت و تطلب لنا شيئا و تقتبس نارا أو تحفظ علي و أذهب أنا قال فقلت أنا أحفظ عليك و اذهب أنت قال فذهب الرجل و كنا إلى جانب غيضة فأخذت الجارية فأدخلتها الغيضة وواقعتها و انصرفت إلى موضعي ثم أتى مولاها فاصطحبنا حتى قدمنا العراق فما علم به أحد و لم أزل به حتى سكن ثم قال به و حججت من قابل فأدخلته إليه فأخبره بالقصة فقال تستغفر الله فلا تعود فاستقامت طريقته.

ابوعمر د ماری نے اس سے روایت کیا جس نے اس حدیث کو بیان کیا کہ ایک آدمی ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا اور اس کا بھائی جارودی تھا تو ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تیرے بھائی کا کیا حال ہے۔ اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں نے اسے اچھی حالت میں چھوڑا ہے۔آپؑ نے فرمایا: اب وہ کیسا ہے؟۔اس نے کہا: وہ اپنے تمام حالات میں پسندیدہ ہے اس کے پاس خیر ہی خیر ہے مگر وہ آپؑ کی امامت کا قائل نہیں۔امام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: اسے کیا چیز مانع ہے؟۔اس نے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں اُس نے ورع (پرہیزگاری) اختیار کی ہوئی ہے۔آپؑ نے فرمایا: جب تو اس کی طرف واپس لوٹے تو یہ پوچھنا کہ نہر بلخ کی رات میں تیری ورع (پرہیزگاری) کہاں چلی گئی تھی۔وہ کہتا ہے: میں اپنے بھائی کے گھر کی طرف گیا اور بھائی سے پوچھا کہ نہر بلخ کی رات میں تیرے ساتھ کیا واقعہ پیش آیا تو امام جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت سے پرہیز کرتا ہے اور نہر بلخ کی رات سے پرہیز نہیں کرتا۔اس نے کہا: تجھے یہ خبر کس نے دی۔میں نے کہا: امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے، آپؑ نے مجھ

سے سوال کیا پس میں نے انہیں خبر دی کہ تُو پرہیز گاری کے سوا کچھ نہیں کرتا آپؑ نے مجھ سے فرمایا: نہر بلخ کی رات تیری پرہیز گاری کہاں چلی گئی تھی۔اس نے کہا: اے میرے بھائی! میں گواہی دیتا ہوں یہ اسی طرح ہے۔یہ ایسی بات ہے جو زبان پر نہیں لائی جاسکتی۔میں نے کہا تیرے لیے ہلاکت ہو اللہ سے ڈر یہ سب اس طرح نہیں۔اس نے کہا امامؑ کو اس کا کیسے علم ہوا اسے میرے علاوہ، لڑکی کے علاوہ اور اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔میں نے کہا: تیرا واقعہ کیسے ہوا؟۔اس نے کہا: میں نہر کے پیچھے کی طرف نکلا اور تجارت سے فارغ ہو چکا تھا میں نے شہر بلخ کا ارادہ کیا تو میرے ساتھ ایک اور آدمی ہو گیا اس کے ساتھ خوبصورت کنیز تھی جب ہم نے نہر بلخ کو عبور کیا ہم شہر میں رات کے وقت پہنچے تو مجھ سے لڑکی کے مالک نے کہا: میں تیری حفاظت کروں گا اگر تو جائے اور ہمارے لئے (کھانے پینے کی چیزوں میں سے) کچھ لے آئے اور آگ لے آئے یا تم میری حفاظت کرو میں چلا جاتا ہوں پس وہ آدمی چلا گیا اور ہم ایک جھاڑی کی طرف تھے پس میں لڑکی کو لے کر جھاڑیوں میں چلا گیا اور میں نے اس سے جماع کیا پھر اپنی جگہ پر آ گیا پھر اس کا مالک آ گیا تو ہم رات کو اکٹھے رہے حتٰی کہ ہم عراق پہنچ گئے۔اس بات کو اور کوئی نہیں جانتا یہ ہمیشہ صرف مجھے معلوم تھی یہاں تک کہ میں وہاں رہا (وہ شخص کہتا ہے) میں نے آئندہ سال حج کیا تو میں اپنے بھائی کو امامؑ کے پاس لے گیا اور سارا واقعہ بتایا تو امامؑ نے فرمایا: اللہ سے استغفار کر اور آئندہ کبھی ایسے نہ کرنا پس اس کا راستہ درست ہو گیا۔

باب نمبر ﴿۱۲﴾

ائمہؑ اپنے شیعوں کو اُن کے دل کی پوشیدہ باتیں بتاتے ہیں

حدیث ۱ حدثنا الهيثم النهدى عن إسماعيل بن سهل عن ابن أبي عمير عن هشام بن سالم قال دخلت على عبد الله بن جعفر و أبو الحسن فى المجلس قدامه مرآة و آلتها مردى بالرداء موزرا فأقبلت على عبد الله فلم أسأله حتى جرى ذكر الزكاة فسألته قال تسألنى عن الزكاة من كانت عنده أربعون درهما ففيها درهم قال فاستشعرته و تعجبت منه فقلت له أصلحك الله قد عرفت مودتى لأبيك و انقطاعى إليه و قد سمعت منه كتبا أفتحب أن آتيك بها؟ قال نعم بنو أخ ائتنا فقمت مستغيثا برسول الله فأتيت القبر فقلت يا رسول الله ص إلى من؟ إلى القدرية إلى؟ الحرورية؟ إلى المرجئة؟ إلى الزيدية؟ قال فإنى كذلك إذ أتانى غلام صغير دون الخمس فجذب ثوبى فقال لى أجب قلت من؟ قال سيدى موسى بن جعفر فدخلت إلى صحن الدار فإذا هو فى بيت و عليه كلة فقال يا هشام قلت لبيك فقال إلى لا الى المرجئة و لا إلى

القدرية ولكن إلينا ثم دخلت عليه.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن جعفر کے پاس گیا اور ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی مجلس میں ان کے آگے بیٹھے ہوئے تھے اور آپؑ مضبوط چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ پس میں عبداللہ کے پاس آیا اور کچھ نہیں پوچھا حتیٰ کہ زکوٰۃ کی بات چل نکلی تو میں نے اس سے پوچھا: کہنے لگا تم مجھ سے زکوٰۃ کے متعلق پوچھتے ہو جس کے پاس چالیس درہم ہوں اس پر ایک درہم زکواۃ ہے پس میں نے تعجب کیا اور کہا اللہ تیری اصلاح کرے تمہیں معلوم ہے کہ مجھے تمہارے باپ سے کتنی محبت تھی اور کس طرح میں سب سے کٹ کر ان کا ہو کر رہ گیا تھا میں نے ان سے کئی کتابیں سنی ہیں کیا تم چاہتے ہو کہ میں تمہارے پاس وہ کتابیں لاؤں۔ اس نے کہا: ہاں! میرے پاس لاؤ تو میں اللہ کے رسولؐ سے مدد لیتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا اور رسولؐ اللہ کی قبر کے پاس آ گیا اور کہا: اے اللہ کے رسولؐ آپ نے مجھے کس کے سپرد کیا قدریہ، حروریہ، مرجیہ یا زیدیہ کے۔ میں اسی حال میں تھا کہ ایک چھوٹا سالڑکا جس کی عمر پانچ سال سے کم تھی آیا اور میرے کپڑوں کو پکڑ کر کہنے لگا کوئی بلا رہا ہے میں نے کہا: کون ہے۔ کہنے لگا: جناب موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ میں گھر کے صحن میں گیا تو آپؑ وہاں موجود تھے اور آپؑ پر ایک مچھر دانی تھی۔ آپؑ نے فرمایا: اے ہشام!۔ میں نے کہا: میں حاضر ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: میری طرف آؤ، مرجیہ یا قدریہ کی طرف نہ جاؤ۔ پس میں آپؑ کے پاس چلا گیا۔

حدیث ۲ حدثنا أحمد بن محمد عن عمر بن عبد العزيز عن غير واحد عن أبي بصير قال قدم إلينا رجل من أهل الشام فعرضت عليه هذا الأمر فقبله فدخلت عليه و هو في سكرات الموت فقال(لي) يا أبا بصير قد قبلت ما قلت لي (فكيف لي) بالجنة فقلت أنا ضامن لك على أبي عبد الله ع بالجنة فمات فدخلت على أبي عبد الله ع فابتدأني فقال(لي) قد وفى لصاحبك

بالجنة.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ ہمارے پاس شام کا ایک آدمی آیا تو میں نے اس پر یہ بات (یعنی ائمہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولایت) پیش کی تو اس نے قبول کر لی پھر میں اس کے پاس گیا جب کہ وہ موت کی غشی میں مبتلا تھا تو کہنے لگا: اے ابوبصیر تُو نے جو مجھے کہا میں نے قبول کر لیا پس اب میرے لیے جنت کا ضامن کون ہوگا۔ میں نے کہا: میں امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذمہ داری پر جنت کا ضامن ہوں۔ پھر وہ فوت ہو گیا اور میں ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا۔ آپؑ نے میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: تیرے ساتھی کو جنت دے کر وعدہ پورا کیا گیا۔

حديث ③ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن ابن أبي عمير عن سالم مولى علي بن يقطين (عن علي بن يقطين) قال أردت أن أكتب إليه أسأله يتنور الرجل و هو جنب؟ قال فكتب إلى ابتداء النورة تزيد الجنب نظافة ولكن لا تجامع الرجل مختضبا ولا تجامع مرأة مختضبة.

علی بن یقطین نے بیان کیا کہ میں نے چاہا میں امامؑ کی طرف خط لکھوں اور آپؑ سے پوچھوں کہ کوئی آدمی چونا استعمال کرے جبکہ وہ جنبی ہو تو اس کے لیے کیسی گنجائش ہے۔ (علی بن یقطین کہتے ہیں میرے خط لکھے بغیر امامؑ نے) میری طرف خط لکھا کہ چونا جنبی کو نظافت (صفائی) میں بڑھاتا ہے لیکن خضاب لگائے ہوئے کوئی آدمی جماع نہ کرے اور عورت بھی ایسا نہ کرے۔

حديث ④ حدثنا يعقوب بن يزيد عن محمد بن الحسن بن زياد الميثمي قال حدثنا الحسن الواسطي عن هشام بن سالم قال لما دخلت إلى عبد الله بن أبي عبد الله فسألته فلم أر عنده شيئا (فدخلني من ذلك) ما الله به عليم و خفت أن لا يكون أبو عبد الله ع ترك خلفا فأتيت قبر النبي

فجلست عند رأسه أدعو الله و أستغيث به ثم فكرت فقلت أصير (الی قول) الزنادقة ثم فكرت فيما يدخل عليهم و رأيت قولهم يفسد ثم قلت لا بل قول الخوارج فآمر بالمعروف و أنهى عن المنكر و أضرب بسيفي حتى أموت ثم فكرت في قولهم و ما يدخل عليهم فوجدته يفسد ثم قلت(أصير) إلى المرجئة ثم فكرت فيما يدخل عليهم فإذا قولهم يفسد فبينا أنا أفكر (في نفسي) و أبكي إذا مر (بي)بعض موالي أبي عبد الله ع فقال لي اتحب أن أستأذن لك على أبي الحسن ع؟ فقلت نعم فذهب فلم يلبث أن عاد إلي فقال قم و ادخل عليه فلما نظر إلي أبو الحسن ع فقال لي مبتدئا يا هشام لا إلى الزنادقة و لا إلى الخوارج و لا إلى المرجئة و لا إلى القدرية و لكن إلينا قلت أنت صاحبي ثم سألته فأجابني عما أردت.

ہشام بن سالم نے بیان کیا کہ جب میں عبداللہ بن ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو ان سے کچھ سوال کئے پس مجھے ان کے پاس کچھ نظر نہ آیا اور میرے دل میں خیال آیا جو کہ اللہ ہی جانتا ہے، میں ڈر گیا کہیں ایسا نہ ہو کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے پیچھے کوئی خلیفہ نہ چھوڑ کر جائیں میں نبیؐ کی قبر کے پاس گیا اور آپؐ کی قبر کے سرھانے بیٹھ کر آپؐ سے مدد چاہنے لگا اور اللہ سے دعائیں مانگنے لگا پھر میں نے سوچا کہ کیا میں زنادقہ کا قول کہوں۔ پھر میں نے ان چیزوں پر سوچا جو اُن کی باتوں سے ظاہر ہوتی ہیں پس میں نے دیکھا کہ اُن کا قول فاسد ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ خوارج کی بات مان لوں تو نیکی کا حکم کروں اور برائی سے روکوں اور تلوار سے کام لوں حتٰی کہ مر جاؤں مگر پھر میں نے سوچا کہ ان کے قول میں بھی اعتراض ہیں پس میں نے اسے بھی فاسد پایا۔ پھر میں نے سوچا کہ میں مرجیہ کی طرف ہو جاؤں پھر سوچا کہ ان کے قول میں بھی خرابیاں ہیں یہی باتیں میں دل میں سوچ رہا تھا اور رو رہا تھا

کہ میرے پاس سے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے موالیوں میں سے ایک غلام گزرا اور کہنے لگا: تم چاہتے ہو کہ میں تمہیں ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لیے اجازت لے دوں۔ میں نے کہا: ہاں! پس وہ چلا گیا اور زیادہ دیر نہ ہوئی تھی کہ واپس آیا اور کہا: اٹھو اور آپؑ کے پاس جاؤ۔ جب ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجھے دیکھا تو میرے کچھ کہنے سے پہلے فرمایا: نہ زنادقہ کے پاس جاؤ اور نہ خوارج کے پاس اور نہ مرجیہ کے پاس جاؤ اور نہ قدریہ کی طرف بلکہ ہماری طرف آؤ۔ میں نے آپؑ سے سوال کیا تو آپؑ نے مجھے وہ جواب دیا جو میں چاہتا تھا۔

حدیث ⑤ حدثنا الهيثم النهدي عن محمد بن الفضيل الصيرفي (قال دخلت) على أبي الحسن الرضا ع فسألته عن أشياء و أردت أن أسأله عن السلاح فأغفلته فخرجت (فدخلت الى منزل الحسين بن بشير)فإذا غلامه و معه رقعته و فيها بسم الله الرحمن الرحيم أنا بمنزلة أبي و وارثه و عندي ما كان عنده.

محمد بن فضیل صیرفی نے بیان کیا کہ میں امام ابوالحسن رضا علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس گیا تو آپؑ سے کچھ چیزوں کے متعلق پوچھا اور ارادہ کیا کہ آپؑ سے ہتھیار کے متعلق بھی پوچھوں مگر میں یہ بات پوچھنا بھول گیا پھر میں وہاں سے حسین بن بشیر کے گھر آیا پس وہاں آپؑ کا غلام تھا اس کے پاس امامؑ کا رقعہ بھی تھا اس میں لکھا تھا:۔

''بسم الله الرحمن الرحيم میں اپنے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مرتبہ پر ہوں اور اس کا وارث ہوں اور میرے پاس وہ سب کچھ ہے جو میرے والد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس تھا''۔

حدیث ⑥ حدثنا موسى بن عمر عن أحمد بن عمر الحلال قال سمعت الأخرس بمكة يذكر الرضا ع فنال منه قال فدخلت مكة فاشتريت سكينا

فرأيته فقلت و الله لأقتلنه إذا خرج من المسجد فأقمت على ذلك فما شعرت إلا برقعة أبي الحسن ع بسم الله الرحمن الرحيم بحقي عليك لما كففت عن الأخرس فإن الله ثقتي و هو حسبي.

احمد بن عمر حلال نے بیان کیا کہ میں نے ایک ایسے شخص سے جس کی زبان میں لکنت تھی مکہ میں امام رضا علیہ الصلوۃ والسلام کا ذکر کرتے ہوئے سنا وہ آپؑ کو برا بھلا کہہ رہا تھا۔ جب میں مکہ میں داخل ہوا تو میں نے ایک چھری خریدی اسے دیکھ کر کہا: اللہ کی قسم !جب وہ باہر آئے گا تو میں اسے مار ڈالوں گا۔ میں دروازہ پر کھڑا ہو گیا پس میں نے کچھ نہ دیکھا سوائے ابوالحسن علیہ الصلوۃ والسلام کا رقعہ جس میں درج تھا۔''بسم الله الرحمن الرحيم چونکہ میرا تم پر حق ہے جبکہ میں نے اِس شخص (جس کی زبان میں لکنت تھی) کا دفاع کیا کیونکہ اللہ پر ہی میرا اعتماد ہے اور وہ کافی ہے۔

حديث ۷ حدثني يعقوب بن يزيد عن الحسن بن علي الوشاء (عن عبد الله عن الكناني عن موسى بن بكر) عن عبد الله بن عطا المكي قال اشتقت إلى أبي جعفر ع و أنا بمكة فقدمت المدينة و ما قدمتها إلا شوقا إليه فأصابني تلك الليلة مطر و برد شديد فانتهيت إلى بابه نصف الليل فقلت ما أطرقه هذه الساعة و أنتظر حتى أصبح و إني لأفكر في ذلك إذ سمعته يقول يا جارية افتحي الباب لابن عطا فقد أصابه في هذه الليلة برد و أذى قال فجاءت ففتحت الباب فدخلت عليه ع.

عبداللہ بن عطا المکی نے بیان کیا کہ مجھے امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام سے ملنے کا شوق ہوا جبکہ میں مکہ میں تھا پس میں مدینہ آیا اس رات بارش ہو رہی تھی اور سخت سردی تھی، میں نصف رات کو آپؑ کے دروازے پر پہنچا اور سوچنے لگا کہ آپؑ کے پاس جاؤں یا صبح تک انتظار کروں میں اسی سوچ میں تھا کہ اچانک

میں نے سنا امامؑ فرما رہے تھے: اے کنیز ابن عطاء کے لیے دروازہ کھولو اسے رات کو بہت سردی اور تکالیف پہنچی ہے۔ پس وہ آئی اور دروازہ کھولا اور میں امامؑ کے پاس گیا۔

باب نمبر (۱۳)

اُس قدرت کا بیان جو نبیؐ اور ان کے بعد ائمہؑ کو دی گئی

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد و علي بن الحكم جميعا عن محمد بن أبي عمير عن حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال إن من الناس من يؤمن بالكلام و منهم من لا يؤمن إلا بالنظر إن رجلا أتى النبي ص فقال له أرني آية فقال رسول الله ص لشجرتين اجتمعا فاجتمعتا ثم قال تفرقا (فافترقا و رجع) كل واحدة منهما إلى مكانها قال فآمن الرجل.

حماد بن ابی عثمان نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا کہ امامؑ نے فرمایا: لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو صرف کلام کے ذریعے ایمان لے آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دیکھے بغیر ایمان نہیں لاتے۔ بے شک ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی نشانی دکھائیں۔ آپؐ نے دو درختوں کو حکم دیا تو وہ اکٹھے ہو گئے پھر آپؐ کے حکم پر الگ الگ ہو گئے اور ہر ایک اپنی اپنی جگہ پر آ گیا پس وہ شخص ایمان لے آیا۔

حدیث ② حدثنا عبد الله عن أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن علي بن حسان عن عبد الرحمن بن كثير عن أبي عبد الله ع قال نزل أبو جعفر ع بواد فضرب خباء ثم خرج أبو جعفر ع بشيء حتى انتهى إلى النخلة فحمد الله عندها بمحامد لم أسمع بمثلها ثم قال أيتها النخلة أطعمينا

مما جعل الله فيك قال فتساقط رطب أحمر و أصفر فأكل و معه أبو أمية الأنصاري فأكل منه و قال هذه الآية فينا كالآية في مريم إذ هزت إليها بجذع النخلة فتساقط عليها رطبا جنيا.

عبدالرحمن بن کثیر نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک وادی میں اترے تو ایک خیمہ لگایا پھر آپؑ کوئی چیز لے کر نکلے یہاں تک کہ ایک کھجور (کے تنے) تک جا پہنچے پس اس کے سامنے اللہ کی ایسی حمد بجا لائے کہ ایسی حمد کبھی نہیں سنی گئی پھر فرمایا: اے کھجور! جو کچھ اللہ نے تیرے اندر رکھا ہے اس سے ہمیں بھی کھلا تو تر و تازہ، سرخ، اور زرد رنگ کی کھجوریں گریں پس آپؑ کھانے لگے آپؑ کے ساتھ ابوامیہ انصاری بھی تھا اس نے بھی وہ کھجوریں کھائیں پھر امامؑ نے فرمایا: یہ آیت ہم سے متعلق نازل ہوئی جیسا کہ سورہ مریم میں ہے کہ اے مریم کھجور کے تنے کو حرکت دو تو تر و تازہ اور عمدہ کھجوریں گریں گی۔

حديث ③ حدثنا محمد بن أحمد عن سهل بن زياد عن عبد الله عن أبي الجارود عن القاسم بن الوليد الهمداني عن الحارث قال خرجنا مع أمير المؤمنين ع حتى انتهى إلى العاقول فإذا هو بأصل شجرة قد وقع لحاؤها و بقي عمودها فضربها بيده ثم قال ارجعي بإذن الله خضراء مثمرة فإذا هي تهتز بأغصانها حملها الكمثرى فقطعنا و أكلنا و حملنا معنا فلما كان من الغد غدونا فإذا نحن بها خضراء فيها الكمثرى.

حارث نے بیان کیا کہ ہم امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ نکلے یہاں تک کہ ہم عاقول تک پہنچے وہ ایک درخت کی جڑ ہے جس کے چھلکے اتار لیے گئے ہوں اور اس کا سیدھا تنا چھوڑ دیا گیا ہو پس مولاؑ نے اسے ہاتھ مارا پھر فرمایا: اللہ کے حکم سے سبز اور پھل دار ہو جا تو اس کی ٹہنیاں لہلہانے لگیں جس

کے ساتھ ناشپاتیاں لگ گئیں پھر ہم نے انہیں کاٹا اور کھایا اور کچھ اپنے ساتھ لے آئے جب دوسرا دن ہوا تو ہم وہاں گئے پس وہاں ناشپاتیاں موجود تھیں۔

حدیث ④ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن بعض أصحابه عن قاسم بن محمد عن إسحاق بن إبراهيم عن هارون عن أبي عبد الله ع قال قال أمير المؤمنين ع لأبي بكر هل أجمع بينك و بين رسول الله ص و الحديث طويل فأخبر أبو بكر عمر فقال له أما تذكر يوم كنا مع النبي فقال للشجرتين التقيا فالتقتا فقضى حاجته خلفهما ثم أمرهما فتفرقتا.

ہارون ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ابو بکر سے فرمایا: کیا میں تمہارے اور رسولؐ کے درمیان جمع کردوں؟۔(یہ حدیث لمبی ہے) تو ابو بکر نے عمر کو کہا: کیا تمہیں یاد نہیں جس دن ہم نبیؐ کے ساتھ تھے تو آپؐ نے دو درختوں کو حکم دیا تو وہ دونوں مل گئے پھر آپؐ نے ان کے پیچھے قضائے حاجت کرلی پھر انہیں حکم دیا تو وہ الگ الگ ہو گئے۔

حدیث ⑤ حدثنا موسى بن الحسن عن أحمد بن الحسين عن أحمد بن إبراهيم عن عبد الله بن بكير عن عمر بن توبة عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع قال كان أبو عبد الله البلخي معه فانتهى إلى نخلة خاوية فقال أيتها النخلة السامعة المطيعة لربها أطعمينا فيما جعل الله فيك قال فتساقط علينا رطب مختلف ألوانه فأكلنا حتى تضلعنا فقال البلخي جعلت فداك سنة فيكم كسنة مريم.

سلیمان بن خالد نے ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت کیا جبکہ ابو عبداللہ بلخی بھی ان کے ساتھ تھے پس وہ ایک کھجور کے درخت کے قریب پہنچے جو سوکھ چکا تھا۔آپؐ نے فرمایا: اے کھجور تو اپنے رب کا سننے

والا اور اُس کا حکم ماننے والا ہے ہمیں کچھ کھلا دے اس سے جو اللہ نے تجھے دیا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ ہم پر مختلف رنگوں کی تر کھجوریں گرتیں گئیں اور ہم انہیں کھاتے گئے حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔بلخی نے امامؑ سے کہا: میں آپؑ پر قربان جاؤں یہ آپؑ کی سنت ہے جس طرح مریمؑ کی سنت تھی۔

حدیث ⑥ حدثنا إبراهيم بن إسحاق عن محمد بن فلان الرافعي قال كان لي ابن عم يقال له الحسن بن عبد الله و كان (زاهدا و كان) من أعبد أهل زمانه و كان يلقاه السلطان و ربما استقبل السلطان بالكلام الصعب يعظه و يأمر بالمعروف و كان السلطان يحتمل له ذلك لصلاحه فلم يزل هذه حاله حتى كان يوما دخل أبو الحسن موسى ع المسجد فرآه فأومأ إليه ثم قال له يا أبا علي ما أحب إلي ما أنت فيه و أسرني بك إلا أنه ليست لك معرفة فاذهب فاطلب المعرفة قال جعلت فداك و ما المعرفة؟ فقال له اذهب و تفقه و اطلب الحديث قال عمن؟ قال عن أنس بن مالك و عن فقهاء أهل المدينة ثم اعرض الحديث علي قال فذهب (فتكلم معهم) ثم جاءه فقرأه عليه فأسقطه كله ثم قال له اذهب و اطلب المعرفة و كان الرجل معينا بدينه فلم يزل مترصدا أبا الحسن ع حتى خرج إلى ضيعة له فتبعه و لحقه في الطريق فقال له جعلت فداك إني أحتج عليك بين يدي الله فدلني على المعرفة قال فأخبره (بأمر امير المؤمنين ع) و قال (له) كان أمير المؤمنين ع بعد رسول الله ص و أخبره بأمر أبي بكر و عمر فقبل منه ثم قال فمن كان بعد أمير المؤمنين ع؟ قال الحسن ع ثم الحسين حتى انتهى إلى نفسه ثم سكت قال جعلت فداك فمن هو اليوم؟ قال إن أخبرتك تقبل؟ قال بلى جعلت فداك

قال أنا هو قال جعلت فداك فشيء أستدل به قال اذهب إلى تلك الشجرة و أشار إلى أم غيلان فقل لها يقول لك موسى بن جعفر أقبلي قال فأتيتها قال فرأيتها و الله تجب الأرض جبوبا حتى وقفت بين يديه ثم أشار إليها فرجعت قال فأقر به ثم لزم السكوت فكان لا يراه أحد يتكلم بعد ذلك و كان من قبل ذلك يرى الرؤيا الحسنة و ترى له ثم انقطعت عنه الرؤيا فرأى ليلة أبا عبد الله ع فيما يرى النائم فشكى إليه انقطاع الرؤيا فقال(لي) لا تغتم فإن المؤمن إذا رسخ في الإيمان رفع عنه الرؤيا.

محمد بن فلان الرافی نے بیان کیا کہ میرا ایک چچا زاد بھائی تھا جسے حسن بن عبداللہ کہا جاتا تھا اور وہ بڑا زاہد شخص تھا اپنے وقت کے بعض عبادت گزاروں میں سے تھا اور بادشاہ اس سے ملاقات کرتا تھا بعض اوقات وہ بادشاہ کا مشکل بات کے ساتھ استقبال کرتا پس وہ اسے نصیحت کرتا اور نیکی کا حکم دیتا۔ بادشاہ اس کی باتوں کو اپنے مفاد کی وجہ سے برداشت کرتا تھا ہمیشہ اس کی وہی حالت رہی حتیٰ کہ ایک دن ایسا آیا کہ ابوالحسن موسیٰ کاظم علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد میں تشریف لائے تو اسے دیکھ کر اشارہ کیا پھر فرمایا: اے ابوعلی! میرے پاس جو کچھ ہے تمھیں وہ محبوب ہونا چاہیئے اُس سے جس میں تم لگے ہوئے ہو میں اُس سے خوش نہیں ہوں مگر اتنی بات ہے کہ تجھے کچھ معرفت نہیں پس جا اور معرفت طلب کر۔ اس نے کہا میں قربان جاؤں معرفت کیا ہے۔ آپؑ نے فرمایا: جاؤ اور فقہ حاصل کرو اور حدیث طلب کرو۔ اُس نے کہا کس سے؟ ۔فرمایا: انس بن مالک اور فقہائے مدینہ سے پھر میرے سامنے وہ حدیث پیش کرو۔ پس وہ چلا گیا اور اُن حضرات کے ساتھ کلام کیا اور امامؑ کے پاس واپس آیا اور حدیث پیش کی لیکن امامؑ نے اسے رد کر دیا اور فرمایا: جا معرفت حاصل کر۔ یہ آدمی ایک خاص مذہب کا ماننے والا تھا یہ ابوالحسن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نگرانی کرتا رہا یہاں تک کہ جب امامؑ اپنے وطن واپس جانے کے

لیے نکلے تو یہ بھی آپؑ کے پیچھے پیچھے چل دیا اور راستے میں جا ملا اور کہنے لگا: میں آپؑ پر قربان جاؤں میں اللہ کے سامنے آپؑ پر حجت قائم کروں گا مجھے معرفت کی دلیل دیں۔ آپؑ نے اسے امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم سنایا اور فرمایا: امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام رسولؐ اللہ کے بعد آپؐ کے خلیفہ تھے ابوبکر اور عمر نہیں۔ اس نے پوچھا: امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد کون تھا؟۔ فرمایا حسن و حسین علیہ الصلوۃ والسلام یہاں تک کہ اپنی ذات تک پہنچے اور پھر خاموش ہو گئے۔ اس نے کہا: مجھے اللہ آپؑ پر فدا کرے۔ آج اللہ کی حجت کون ہے؟۔ آپؑ نے فرمایا: اگر میں تجھے بتا دوں تو کیا تو قبول کر لے گا۔ کہنے لگا کیوں نہیں میں آپؑ پر قربان جاؤں۔ آپؑ نے فرمایا: وہ میں ہوں۔ اس نے کہا: اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے یہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ساتھ میں دلیل طلب کرتا ہوں۔ آپؑ نے فرمایا: پھر جا اس درخت کے پاس (اشارہ کیا ام غیلان کی طرف) اسے کہہ کہ تجھے موسیٰ بن جعفر علیہ الصلوۃ والسلام کہتے ہیں آگے آؤ پس وہ اسکے پاس گیا اور اسے دیکھا کہ وہ زمین کو کاٹتا ہوا آرہا ہے حتیٰ کہ آپؑ کے سامنے آکر کھڑا ہو گیا پھر آپؑ نے اس کی طرف اشارہ کیا تو وہ اپنی جگہ پر واپس چلا گیا۔ (راوی کہتا ہے) پھر اس نے اسکا اقرار کر لیا اور اپنے اوپر خاموشی لازم کر لی پھر اسے کسی نے بھی اسکے بعد کلام کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اس سے پہلے وہ اچھے خواب دیکھتا تھا پس اسے وہ خواب آنا بند ہو گئے، اس نے ایک رات ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو دیکھا جیسے کہ آپؑ سو رہے ہیں پس آپؑ سے خوابوں کے ختم ہونے کی شکایت کی تو آپؑ نے فرمایا: کوئی غم نہ کرو۔ مومن جب ایمان میں راسخ ہو جاتا ہے تو اسے خواب آنا بند ہو جاتے ہیں۔

حدیث ۷ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن يحيى بن أبي عمران عن يونس عن حماد عن خالد بن عبد الله أنه سمع أبا عبد الله ع يقول من الناس من يؤمن بالكلام و منهم من لا يؤمن إلا بالنظر إن رجلا أتى رسول الله ص

فقال له أرني آية فقال رسول الله ص لشجرتين اجتمعا فاجتمعتا ثم قال تفرقا فرجعت كل واحدة منهما إلى مكانهما فآمن الرجل.

خالد بن عبداللہ نے بیان کیا کہ میں نے ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: لوگوں میں ایسے بھی ہیں جو صرف کلام کے ذریعے ایمان لے آتے ہیں اور ایسے بھی ہیں جو دیکھے بغیر ایمان نہیں لاتے۔ایک آدمی نبیؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا مجھے کوئی نشانی دکھائیں پس نبیؐ نے دو درختوں سے کہا: اکٹھے ہو جاؤ تو وہ اکٹھے ہو گئے پھر حکم فرمایا الگ الگ ہو جاؤ تو وہ الگ الگ ہو گئے اور اپنی اپنی جگہ پر لوٹ گئے پس وہ شخص ایمان لے آیا۔

حديث ⑧ حدثنا أحمد بن محمد عن الحسين بن سعيد عن أحمد بن محمد بن أبي نصر عن حماد بن عثمان عن خالد بن عبد الله مثله.

ہمیں احمد بن محمد نے حسین بن سعید سے بیان کیا کہ احمد بن محمد بن ابی نصیر نے حماد بن عثمان سے انہوں نے خالد بن عبداللہ سے اسی طرح روایت کیا۔

حديث ⑨ حدثنا محمد بن الحسين عن جعفر بن محمد عن يونس قال حدثني حماد بن عثمان عن أبي عبد الله ع قال إن النبي ص في مكان و معه رجل من أصحابه و أراد قضاء حاجة فقال (للرجل) ائت الاشاتين يعني النخلتين فقل لهما اجتمعا (بأمر رسول الله ص فقال لهما اجتمعا بأمر رسول الله فاجتمعتا) فاستتر بهما النبي ص فقضى حاجته ثم قام فجاء الرجل فلم ير شيئا.

حماد بن عثمان نے بیان کیا کہ ابو عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: نبیؐ ایک مکان میں تھے اور آپؐ کے ساتھ آپؐ کے اصحاب میں سے ایک آدمی تھا آپؐ نے قضائے حاجت کا ارادہ کیا تو اس آدمی سے کہا: ان

دو کھجور کے درختوں کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ تم نبیؐ کے حکم سے اکٹھے ہو جاؤ تو وہ دونوں اکٹھے ہو گئے پھر آپؐ نے ان کے ذریعے پردہ کیا اور قضائے حاجت کی۔ پھر کھڑے ہوئے تو وہ آدمی آئے مگر انہیں وہاں کچھ نظر نہ آیا۔

حدیث ⑩ حدثنا الهيثم النهدي عن إسماعيل بن مهران عن عبد الله الكناسي عن أبي عبد الله ع قال خرج الحسن بن علي بن أبي طالب ع في بعض عمرة و معه رجل من ولد الزبير كان يقول بإمامته قال فنزلوا في منهل من تلك المناهل قال نزلوا تحت نخل يابس فقد يبس من العطش قال ففرش الحسن تحت نخلة وللزبيري بحذائه تحت نخلة أخرى قال فقال الزبيري و رفع رأسه لو كان في هذا النخل رطب لأكلنا منه قال فقال له الحسن وإنك لتشتهي الرطب؟ قال نعم (قال) فرفع الحسن ع يده إلى السماء فدعا بكلام لم (يفهمه الزبيري) فاخضرت النخلة ثم صارت إلى حالها وفارقت وحملت رطبا قال فقال له الجمال الذي اكتروا منه سحر و الله قال فقال له الحسن ويلك ليس بسحر و لكن دعوة ابن النبي ص مجابة قال فصعدوا إلى النخلة حتى صرموا مما كان فيها (ما كفاهم).

عبداللہ کناسی نے بیان کیا کہ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: حسن بن علی بن ابو طالب علیہ الصلوٰۃ والسلام سفر پر نکلے اور آپؑ کے ساتھ زبیر کی اولاد سے ایک آدمی تھا جو آپؑ کی امامت کا قائل تھا (امامؑ فرماتے ہیں) وہ ایک گھاٹ پر اترے تو ایک خشک کھجور کے درخت کے نیچے ٹھہرے۔ حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کے درخت کے نیچے اور زبیری نے ایک اور کھجور کے درخت کے نیچے بستر بچھالیا پس زبیری نے اپنا سر اٹھایا اور کہا: اگر اس میں تر کھجوریں ہوتیں تو ہم اُنہیں کھاتے۔ امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُس

سے فرمایا: کیا تم تر کھجوریں کھانا چاہتے ہو۔اس نے کہا: ہاں۔پس امام حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر دعا کی اور دعا میں ایسی زبان میں کلام کیا جسے زبیری نہ سمجھ سکا، وہ کھجور اسی وقت سرسبز ہو گئی اور اس کے پتے نکل آئے جو تر کھجوریں اٹھائے ہوئے تھے۔(امامؑ فرماتے ہیں) پس اس اونٹ والے نے جس سے آپؑ نے اونٹ کرائے پر لیے تھے کہا: اللہ کی قسم! یہ جادو ہے۔ حسن علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: تیرے لیے ہلاکت ہو، یہ جادو نہیں نبیؐ کی اولاد کی دعا ہے جو قبول کی گئی ہے۔پس وہ کھجور کے درخت پر چڑھے حتیٰ کہ کھجوریں لے آئے جو اُن کیلئے کافی تھیں۔

حدیث ⑪ حدثنا أحمد بن محمد عن سليمان بن خالد عن أبي عبد الله ع (قال) و كان معه أبو عبد الله البلخي فانتهى ع إلى نخلة خاوية فقال أيتها النخلة السامعة الطيبة المطيعة لربها أطعمينا مما جعل الله فيك قال فتساقط رطب مختلف ألوانه فأكلنا حتى تضلعنا فقال إليكم سنة كسنة مريم.

سلیمان بن خالد نے بیان کیا کہ ابی عبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور ابو عبداللہ بلخی ایک کھجور کے درخت کے پاس پہنچے جو سوکھ چکا تھا۔آپؑ نے فرمایا: اے کھجور تُو اپنے رب کا حکم سننے والا اور اس کا حکم ماننے والا ہے ہمیں اس سے کھِلا جو اللہ نے تجھ میں پیدا کیا ہے۔پس اس نے مختلف رنگوں کی تر کھجوریں گرانی شروع کر دیں حتیٰ کہ ہم سیر ہو گئے۔(ابو عبداللہ بلخی) نے کہا یہ سنت ہے جیسے مریمؑ کی سنت تھی۔

باب نمبر ﴿۱۴﴾

ائمہؑ جانتے ہیں کہ کون اُن کے دروازے پر آتا ہے

حدیث ① حدثنی یعقوب بن یزید عن الحسن بن علی الوشاء عن عبد الله الکنانی عن موسی بن بکر عن عبد الله بن عطاء المکی قال اشتقت إلی أبی جعفر ع و أنا بمکة فقدمت المدینة ما قدمتها إلا شوقا إلیه فأصابتنی تلك اللیلة مطرة و برد شدید فانتهیت إلی بابه نصف اللیل فقلت (اطرقه هذه الساعة او انتظر) حتی أصبح؟ فإنی لأفکر فی ذلك إذ سمعته یقول یا جاریة افتحی الباب لابن عطا فقد أصابه برد شدید فی هذه اللیلة قال فجاءت ففتحت الباب فدخلت علیه.

عبداللہ بن عطاء مکی نے بیان کیا کہ مجھے ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کا شوق ہوا جبکہ میں مکہ میں تھا پس میں مدینے آیا اس رات بارش ہوئی اور سخت سردی پڑی میں آپؑ کے دروازے پر نصف رات کو پہنچا توسوچا آپؑ کے پاس جاؤں یا صبح تک انتظار کروں میں اسی سوچ میں تھا کہ میں نے آپؑ کو کہتے ہوئے سنا: اے کنیز! ابن عطاء کے لیے دروازہ کھولو وہ سخت سردی میں ہے، اس نے دروازہ کھولا اور میں آپؑ کے پاس گیا۔

حدیث ② حدثنا یعقوب بن یزید عن الحسین بن علی الوشاء عن علی بن أبی حمزة قال خرجت بأبی بصیر أقوده إلی أبی عبد الله ع قال فقال (لی) لا

تكلم و لا تقل شيئا فانتهيت به إلى الباب فتنحنح فسمعت أبا عبد الله ع يقول يا فلانة افتحي لأبي محمد الباب قال فدخلنا و السراج بين يديه و إذا سفط بين يديه مفتوح قال فوقعت على الرعدة فجعلت أرتعد فرفع رأسه إلى فقال أ بزاز أنت؟ فقلت نعم (جعلني الله) فداك (قال: فرمى الى بملاءة قوهية كانت على المرفقة، فقال اطو هذه، فطويتها، ثم قال: ابزاز انت؟ وهو ينظر في الصحيفة؟ قال: فازددرعدة، قال: فلما خرجنا قلت: يا ابا محمد، ما رايت كما مر بي الليلة، اني وجدت بين يدي ابي عبدالله عليه السلام سفطاً قد اخرج منه صحيفة فنظر فيها فكلما نظر فيها اخذتني الرعدة قال: فضرب ابو بصير يده على جبهته ثم قال: ويحك الا اخبرتني؟ فتلك والله الصحيفه التي فيها اسامي الشيعة ولو اخبرتني لسالته ان يريك اسمك فيها).

ابن ابی حمزہ نے بیان کیا کہ میں ابوبصیر کے ساتھ ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دروازے کی طرف چلا تو ابوبصیر نے مجھ سے کہا خاموش رہنا اور کوئی کلام نہ کرنا پس میں آپؑ کے ساتھ دروازے پر پہنچا تو ابوبصیر کھانسے پس ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اُن کی آواز سن کر فرمایا: اے فلاں! ابومحمد کے لیے دروازہ کھولو۔(ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) ہم اندر داخل ہوئے جبکہ چراغ آپؑ کے سامنے تھا اور آپؑ کے آگے ایک ٹوکری کھلی پڑی تھی (ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) مجھ پر کپکپی طاری ہوگئی اور میں کانپنے لگا۔ آپؑ نے اپنا سَر اٹھایا اور فرمایا: کیا تم بزاز ہو؟۔ میں نے کہا: جی ہاں! اللہ مجھے آپؑ پر قربان کرے۔آپؑ نے میری طرف قوہ کی بنی ہوئی چادر پھینکی جو آپؑ کی کہنی پر تھی پھر فرمایا: اسے لپیٹ لو پس میں نے چادر اپنے جسم پر لپیٹ لی۔ پھر فرمایا: کیا تم بزاز ہو اور وہ صحیفے کو دیکھ رہے تھے۔(ابن ابی حمزہ کہتے ہیں) میں اور زیادہ کانپنے لگا۔ جب ہم باہر نکلے تو میں نے ابوبصیر سے کہا: اے ابومحمد!

جس طرح مجھ پر آج رات پیش آیا اس طرح میرے ساتھ کبھی نہیں ہوا میں نے آپؑ کے آگے ایک ٹوکری دیکھی جس سے آپؑ نے ایک صحیفہ نکالا اور اس میں دیکھنے لگے پس آپؑ جب بھی اس میں دیکھتے میری کپکپی مزید بڑھ جاتی۔ ابوبصیر نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر مارا پھر کہا: تیرے لیے ہلاکت ہو مجھے کیوں نہیں بتایا اللہ کی قسم! یہی وہ صحیفہ ہے جس میں شیعوں کے نام ہیں اگر تم مجھے بتاتے تو آپؑ سے پوچھتا تا کہ تیرا نام بھی اس میں دیکھ کر بتاتے۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن أحمد عن أحمد بن هلال أو محمد بن الحسين عن الحسن بن فضال عن ابن أبي بكير عن أبي كهمس عن عبد الله بن عطا قال دخلت إلى مكة (في الليل) ففرغت من طوافي و سعيي و بقي على ليل فقلت أمضي إلى أبي جعفر ع فأتحدث عنده بقية ليلي فجئت إلى الباب فقرعته فسمعت أبا جعفر ع يقول إن كان عبد الله بن عطا فأدخله قال من هذا؟ قلت عبد الله بن عطا قال ادخل.

عبداللہ بن عطاء نے بیان کیا کہ میں رات کے وقت مکہ کی طرف گیا میں اپنے طواف اور سعی سے فارغ ہوا تو ایک رات باقی رہ گئی میں نے سوچا کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس جاتا ہوں وہیں باقی راتیں گزاروں گا پس میں آپؑ کے دروازے پر آیا اور دق الباب کیا، میں نے ابوجعفر علیہ الصلوۃ والسلام کی آواز سنی کہ اگر عبداللہ بن عطاء ہے تو اسے اندر آنے دو۔ پھر پوچھا کون ہے؟۔ میں نے کہا: عبداللہ بن عطاء۔ کہنے لگے اندر آجاؤ۔

باب نمبر (۱۵)

ائمہ آلِ محمدؑ جب غالب آتے ہیں تو داؤدؑ اور آلِ داؤدؑ جیسے فیصلے کرتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن ابن سنان عن أبان قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لا تذهب الدنيا حتى يخرج رجل مني رجل يحكم بحكومة آل داود و لا يسأل عن بينة يعطي كل نفس حكمها.

ابان نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا: دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک میری نسل سے ایک شخص (قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام) خروج نہیں کرے گا جو آلِ داؤد کی طرح حکومت کرے گا لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا اور ہر ایک کو اس کا حصہ دے گا۔

حدیث ② حدثنا محمد بن الحسين عن صفوان بن يحيى عن أبي خالد القماط عن حمران بن أعين قال قلت لأبي عبد الله ع أنبياء أنتم؟ قال لا قلت فقد حدثني من لا أتهم أنك قلت إنكم أنبياء قال من هو؟ أبو الخطاب؟ قال قلت نعم قال كنت إذا أهجر قال قلت فبما تحكمون؟ قال نحكم بحكم (داود و) آل داود (فإذا ورد علينا شيء ليس عندنا تلقانا به روح القدس).

حمران بن اعین نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا کیا: آپؑ انبیاء میں سے

نہیں؟۔آپؑ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: مجھے اس شخص نے بتایا جس پر میں جھوٹ کی تہمت نہیں لگا سکتا کہ آپؑ فرماتے ہیں ہم انبیاء ہیں۔آپؑ نے فرمایا: وہ کون ہے؟۔کیا وہ ابو الخطاب ہے۔ میں نے کہا ہاں۔آپؑ نے فرمایا: اگر میں ایسا کہوں تو بے شک بات صحیح نہیں ہوگی۔ میں نے کہا: پھر آپؑ فیصلے کیسے کرتے ہیں؟۔فرمایا: ہم داؤد اور آلِ داؤد کی طرح فیصلے کرتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن عيسى عن محمد بن إسماعيل عن منصور بن يونس عن فضيل الأعور عن أبي عبيدة عنه ع قال إذا قام قائم آل محمد حكم بحكم داود و سليمان لا يسأل الناس بينة.

ابو عبیدہ نے بیان کیا کہ جب آل محمد علیہ الصلوۃ والسلام کا قائم علیہ الصلوۃ والسلام قیام کرے گا تو داؤدؑ و سلیمانؑ کی طرح فیصلے کرے گا اور لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا۔

حدیث ③ حدثنا عبد الله بن جعفر عن محمد بن عيسى عن يونس عن حريز قال سمعت أبا عبد الله ع يقول لن تذهب الدنيا حتى يخرج رجل منا أهل البيت يحكم بحكم داود (و آل دائود) لا يسأل الناس بينة.

حریز نے بیان کیا کہ میں نے امام ابو عبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے سنا: دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ہم اہل بیت علیہ الصلوۃ والسلام سے ایک شخص (قائم علیہ الصلوۃ والسلام) خروج کرے گا وہ داؤد و آلِ داؤد کی طرح فیصلے کرے گا اور وہ لوگوں سے دلیل نہیں مانگے گا۔

حدیث ④ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن منصور عن فضيل الأعور عن أبي عبيدة الحذاء قال كنا زمان أبي جعفر ع حين قبض ع نتردد كالغنم لا راعي لها فلقينا سالم بن أبي حفصة فقال يا أبا عبيدة من

إمامك؟ قلت أئمتي من آل محمد فقال هلكت و أهلكت (أما سمعت انا و أنت معي أبا جعفر) و هو يقول من مات و ليس عليه إمام مات ميتة جاهلية (أما تعرف أنه قد خلف ولده جعفرا إماما على الأمة؟) قلت بلى لعمري (قد رزقني الله المعرفة) قال فقلت لأبي عبد الله ع (بعد ما لقيته) إن سالم (بن أبي حفصة) قال لي كذا و كذا قال لي يا أبا عبيدة (أما علمت) أنه لم يمت منا ميت حتى يخلف من بعده من يعمل مثل عمله و يسير بمثل سيرته و يدعو الى مثل الذي دعا إليه؟ يا أبا عبيدة إنه لم يمنع ما أعطي داود أن أعطي سليمان قال ثم قال يا أبا عبيدة إنه إذا قام قائم آل محمد ص حكم بحكم (داود و سليمان لا يسال الناس بينة).

ابوعبیدہ الحذاء نے بیان کیا کہ ہم ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئے تو بکریوں کی طرح اِدھر اُدھر پھرتے رہے جن کا کوئی چرواہا نہ ہو پس ہمیں سالم بن ابی حفصہ نے کہا: اے ابوعبیدہ! تمہارا امام کون ہے۔ میں نے کہا: ہمارا امام آلِ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ہے۔ اس نے کہا: تُو بھی ہلاک ہوا اور لوگوں کو بھی ہلاک کیا، کیا تُو نے نہیں سنا جب میں اور تُو امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے تو آپؑ نے فرمایا: جو شخص مر گیا اس حال میں کہ اُس کا کوئی امام نہ ہو پس وہ جاہلیت کی موت مرا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ امام ابوجعفر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے پیچھے امام جعفر صادق علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امام مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا: کیوں نہیں! میری عمر کی قسم! بے شک اس نے ہمیں معرفت عطاء کی۔ پس میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کے بعد کہا: سالم بن ابی حفصہ نے مجھ سے اِس اِس طرح کہا پس امامؑ نے مجھ سے فرمایا: اے ابوعبیدہ! ہم میں سے کوئی اس وقت تک نہیں مرتا حتیٰ کہ مرنے کے بعد ایسے شخص کو چھوڑے جو اس جیسا عمل کرے ویسی ہی سیرت اختیار کرے اور اس چیز کی دعوت دے جس

کی دعوت اس کے پیش رونے دی۔ آپؑ نے فرمایا: اے ابوعبیدہ! داؤدؑ کو بلند مرتبہ فضیلت عطاء ہوئی اور وہی سلیمانؑ کو عطاء ہوئی پھر فرمایا: اے ابوعبیدہ! جب آل محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائم علیہ الصلوٰۃ والسلام قیام کرے گا تو داؤد و سلیمانؑ کی طرح فیصلے کرے گا اور لوگوں سے کوئی دلیل نہیں مانگے گا۔

باب نمبر (۱۶)

ائمہؑ اپنے شیعوں کے حال سے واقف رہتے ہیں چاہے وہ بیمار ہوں یا غمگین ہوں

حدیث ① حدثنا الحسن بن علی بن النعمان عن أبیه قال حدثنی الشامی عن أبی داود السبیعی عن أبی سعید الخدری عن رمیلة قال وعكت وعكا شدیدا فی زمان أمیر المؤمنین ع فوجدت من نفسی خفة فی یوم الجمعة و قلت لا أعرف شیئا أفضل من أن) أفیض علی نفسی من الماء (و أصلی خلف أمیر المؤمنین ع ففعلت ثم جئت إلی المسجد فلما صعد أمیر المؤمنین ع المنبر أعاد علی ذلك الوعك فلما انصرف أمیر المؤمنین ع و دخل القصر دخلت معه فقال یا رمیلة رأیتك و أنت متشبك (بعضك فی بعض؟) فقلت نعم و قصصت علیه القصة التی كنت فیها و الذی حملنی علی الرغبة فی الصلاة خلفه فقال یا رمیلة لیس من مؤمن یمرض إلا مرضنا بمرضه و لا یحزن إلا حزنا بحزنه و لا یدعوا إلا آمنا لدعائه و لا یسكت إلا دعونا له فقلت له یا أمیر المؤمنین جعلنی الله فداك هذا لمن معك فی القصر أ رأیت من كان فی أطراف الأرض؟ قال یا رمیلة لیس یغیب عنا مؤمن فی شرق الأرض و لا

فی غربھا.

ابوسعید خدری نے رمیلہ سے بیان کیا کہ مجھے امیرؑ المومنین کے زمانے میں شدید بخار ہو گیا میں نے اپنے بخار میں جمعہ کے دن کچھ سستی محسوس کی اور سوچا میں اس سے بہتر اور کوئی چیز نہیں پاتا کہ اپنے آپ پر پانی بہاؤں اور امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیچھے نماز پڑھوں۔ پس میں یہ کام کر کے مسجد میں آیا جب امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام منبر پر جلوہ افروز ہوئے تو مجھے پھر بخار ہو گیا۔ جب آپؑ محل میں گئے تو میں بھی آپؑ کے ساتھ چلا گیا۔ آپؑ نے فرمایا: اے رمیلہ! میں نے تجھے دیکھا کہ تُو اپنے بعض حصے کو بعض کے ساتھ جوڑا ہوا تھا۔ میں نے کہا: جی ہاں اور آپؑ کے سامنے وہ واقعہ بیان کیا جو مجھ پر گزرا تھا اور وہ چیز جس نے مجھے آپؑ کے پیچھے نماز پڑھنے پر راغب کیا۔ پس آپؑ نے فرمایا: اے رمیلہ! کوئی مومن بیمار نہیں ہوتا مگر ہم اس کی بیماری سے بیمار ہو جاتے ہیں اسی طرح کوئی مومن غمگین نہیں ہوتا مگر ہم بھی اس کے غم سے غمزدہ ہو جاتے ہیں۔ جب کوئی مومن دعا کرتا ہے تو ہم اس پر آمین کہتے ہیں، جب وہ خاموش ہو جاتا ہے تو ہم اُس کے لیے دعا کرتے ہیں۔ (رمیلہ کہتا ہے) میں نے کہا اے امیرؑ المومنین! اللہ مجھے آپؑ پر فدا کرے یہ اُس کے لیے ہے جو آپؑ کے ساتھ محل میں ہے اور کیا آپؑ اُنہیں دیکھ سکتے ہیں جو زمین کے اطراف میں ہیں (یعنی آپؑ کی نظروں سے اوجھل ہیں) فرمایا: اے رمیلہ! ہم سے کوئی مومن چاہے وہ مشرق میں ہو یا مغرب میں چھپ نہیں سکتا۔

حدیث ۲ حدثنا إبراهيم بن هاشم عن الحسين بن سيف عن أبيه قال حدثني عبد الكريم بن عمرو عن أبي الربيع الشامي قال قلت لأبي عبد الله ع بلغني عن عمرو بن الحمق حديث فقال أعرضه قلت دخل على أمير المؤمنين ع فرأى صفرة في وجهه فقال ما هذه الصفرة؟ فذكر وجعا به فقال له علي ع إنا لنفرح لفرحكم و نحزن لحزنكم و نمرض لمرضكم و ندعو لكم

وتدعون فنؤمن قال عمرو قد عرفت ما قلت و لکن کیف ندعو فتؤمن؟ فقال إنا سواء علینا البادی و الحاضر فقال أبو عبد الله ع صدق عمرو.

ابو ربیع شامی نے بیان کیا کہ میں نے **ابو عبداللہ** علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہا: مجھے عمرو بن حمق سے ایک حدیث پہنچی ہے۔ آپؑ نے فرمایا: بیان کرو۔ میں نے کہا: وہ امیر المومنین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؑ کے چہرے پر کچھ زردی دیکھی تو کہنے لگا یہ زردی کیسی ہے؟ آپؑ نے اپنی بیماری کا ذکر کیا اور فرمایا: ہم تمہاری خوشی میں خوش ہوتے ہیں اور تمہارے غم میں غمگین ہو جاتے ہیں اور تمھاری بیماری پر بیمار ہو جاتے ہیں۔ ہم تمھارے لیے دعا کرتے ہیں اور تم دعا کرتے ہو تو ہم آمین کہتے ہیں۔ عمرو نے کہا جو آپؑ نے فرمایا ہم نے جان لیا لیکن ہم دعا کرتے ہیں تو آپؑ آمین کیسے کہتے ہیں (یعنی آپؑ کو کسطرح پتہ چلتا ہے کہ ہم نے دعا کی) آپؑ نے فرمایا: بے شک ہم سب جانتے ہیں۔ **ابو عبداللہ** علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: عمرو نے سچ کہا۔

باب نمبر (۱۷)

ائمہؑ اپنے شیعوں کو وہ باتیں بھی بتا دیتے ہیں جو وہ اپنے دلوں میں چھپا لیتے ہیں

حدیث ① حدثنا أحمد بن محمد عن محمد بن سنان عن ابن مسكان قال سمعت أبا بصير يقول قلت لأبي عبد الله ع من أين أصاب أصحاب علي ما أصابهم من علمهم بمناياهم و بلاياهم؟ قال فأجابني شبه المغضب مم ذلك إلا منهم قال قلت فما يمنعك جعلني الله فداك؟ قال ذك باب أغلق إلا أن الحسين بن علي ع فتح منه شيئا (يسيراً) ثم قال يا أبا محمد إن أولئك كانت على أفواههم أوكية.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا: اصحابِ علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے علمِ منایا اور علمِ بلایا سے جو بھی علم پایا وہ کہاں سے پایا۔ آپؑ نے جلال کے عالم میں جواب دیا: یہ چیز کہاں سے ہوسکتی ہے سوائے آپؑ کی طرف سے۔ میں نے کہا: آپؑ کو کون سی چیز مانع ہے۔ آپؑ نے فرمایا: یہ دروازہ بند ہے مگر حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے کچھ کھولا تھا۔ اے ابومحمد! اس بارے میں ہم خاموش ہیں۔

حدیث ② حدثنا عبد الله بن عامر عن محمد بن سنان عن إسحاق

بن عمار عن أبي بصير مثله.

ہمیں عبداللہ بن عامر نے محمد بن سنان سے بیان کیا کہ وہ اسحق بن عمار سے وہ ابی بصیر سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

حدیث ③ حدثنا محمد بن أحمد عن أحمد بن هلال عن ابن أبي عمير عن محمد بن حكيم عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع من لنا أن يحدثنا كما كان على أمير المؤمنين يحدث أصحابه بأيامهم و تلك المعضلات؟ فقال أما إن فيكم مثله أولئك كان على أفواههم أو كية.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا: ہمیں اس طرح کون بیان کرے گا جس طرح امیر المومنین علیہ الصلوۃ والسلام اپنے اصحاب کو اُن کے دلوں کی باتیں بیان کرتے تھے۔آپؑ نے فرمایا: تم میں بھی اُن کی مثل موجود ہے لیکن وہ اس بارے میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہے۔

حدیث ④ حدثنا الحجال عن الحسن بن حسين اللؤلؤي عن ابن سنان عن إسحاق بن عمار عن أبي بصير قال قلت لأبي عبد الله ع أصلحك الله من أين أصاب أصحاب على ما أصابوا في علمهم بمناياهم و بلاياهم؟ فأجابني شبه المغضب مم ذاك إلا منهم قال قلت فما يمنعك جعلني الله فداك؟ قال ذاك باب قد أغلق إلا أن الحسين بن علي ع فتح منه شيئا يسيرا ثم قال أبا محمد إن أولئك كانت على أفواههم أو كية.

اسحق بن عمار نے بیان کہ میں نے ابوعبداللہ علیہ الصلوۃ والسلام سے کہا: اللہ آپؑ کو اصلاح پر قائم رکھے اصحاب علی علیہ الصلوۃ والسلام نے جو علمِ منایا و بلایا کو پایا وہ کہاں سے پایا۔آپؑ نے عالمِ جلال میں فرمایا: بے شک یہ آپؑ ہی کی طرف سے تھا۔ میں نے کہا: آپؑ کو کون سی چیز مانع ہے۔آپؑ نے فرمایا: یہ دروازہ بند

ہو چکا تھا مگر حسین بن علی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تھوڑا سا کھولا پھر فرمایا: اے ابومحمد! ہم وہ لوگ ہیں جو اس معاملہ میں خاموشی اختیار کئے ہوئے ہیں۔

حدیث ⑤ حدثنا يعقوب بن يزيد عن ابن أبي عمير عن بكر بن محمد الأزدي عن أبي بصير (قال قلت لأبي عبد الله ع) ما لنا من يحدثنا بما يكون كما كان علي ع يحدث أصحابه؟ قال بلى والله وإن ذاك لكم ولكن هات حديثا واحدا (حدثتك به وكتمته) فسكت (فوالله ما وجدت حديثاً حدثني به إلا وقد حدثت به.

ابوبصیر نے بیان کیا کہ میں نے امام ابوعبداللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کہا: ہمارے لیے آئندہ ہونے والی خبروں کا بیان کیوں نہیں جس طرح علی علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے اصحاب کو بیان کرتے تھے۔ آپؑ نے فرمایا: کیوں نہیں یہ چیز تمھارے لیے بھی ہے ایک حدیث لاؤ جو میں نے تمھیں بیان نہ کی ہو اور اُسے چھپایا ہو۔ (ابوبصیر کہتے ہیں) میں خاموش رہا تو فرمایا: اللہ کی قسم! میں نے کوئی ایسی حدیث نہیں پائی جو انہوں نے مجھے بیان کی ہو اور میں نے تم سے چھپائی ہو۔

- - - - - - - - - - - - - - - -

گزارشِ ولایت مشن

الحمد ہے اللہ کے لئے جس نے ہمیں یہ توفیق عطا فرمائی کہ ہم اس مشہور و معروف کتاب "بصائر الدرجات (جلد اول)" کا ترجمہ کروا کے مومنین و مومنات کی خدمت میں پیش کر سکیں۔ اس کے لئے ہم ایک بار پھر اپنے امامِ زمانہؑ کے شکر گزار ہیں جن کی تائید و امداد کے بغیر ہم یہ کام سرانجام نہیں دے سکتے تھے۔ اس کتاب کی دوسری جلد کے لئے بھی ہم امام زمانہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امداد کے طلب گار ہیں۔ انشاءاللہ امامِ زمانہ کی تائید و امداد سے بہت جلد بصائر الدرجات کی جلد دوم بھی مارکیٹ میں دستیاب ہوگی۔

مطالعہ کے دوران اگر قاری کو کسی قسم کی پروف کی غلطی نظر آئی ہو تو وہ ہمیں بذریعہ **E-mail**

feedback@wilayatmission.com

یا بذریعہ فون

0346-3233151

مطلع کر سکتا ہے تا کہ اگلے ایڈیشن میں کتاب سے وہ غلطی نکال دی جائے۔

یہ کتاب ''ترجمہ (بصائر الدرجات (جلد اول)) اللہ کی توفیق اور حضرت صاحب الزمانؑ کی تائید و امداد سے آج ۱۹/جون ۲۰۱۲ء مطابق ۲۸ رجب المرجب ۱۴۳۳ھ بروزِ منگل بوقت ۵ بجے صبح پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی خاتم النبیین و آلہ الطیبین الطاہرین المعصومین المظلومین و لعنۃ اللہ علی اعداءھم اجمعین من یومنا ھذا الی یوم الدین۔

ولایت مشن کے زیر اہتمام شائع ہونے والی کتب

مشارق انوار الیقین فی اسرار امیر علیہ وسلم المومنین

(حافظ رجب البرسی)

❁

اسماء والقاب امیر علیہ وسلم المومنین

(عبدالرسول زین الدین زین)

❁

کامل الزیارات

(ابو القاسم جعفر بن محمد)

❁

بصائر الدرجات (جلد اول)

(ابو جعفر محمد بن حسن بن فروخ الصفار)

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁